پُراسرار حقائق

جن، جادو، آسیب اور نظرِ بد

حقیقت، بچاؤ اور عِلاج

دارُالسّلام
کتاب و سُنّت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاھور
لندن • ھیوسٹن • نیو یارک

ⓒ مكتبة دار السلام، ١٤٢٦ هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
دار السلام قسم ادب الاطفال والشباب
حقيقة السحر والعين: الوقاية والعلاج. / دار السلام قسم ادب. الاطفال والشباب. - الرياض، ١٤٢٦ هـ
ص: ١٦٨ مقاس: ١٤×٢١
ردمك: ١-٨٥-٧٣٢-٩٩٦٠
(النص باللغة الاردية)
١- السحر- علاج ٢- الادعية والاوراد ٣- الطب النبوي
ديوي: ٢١٤،٦١ ١٤٢٦/٤٧٨٥
رقم الإيداع: ١٤٢٦/٤٧٨٥
ردمك: ١-٨٥-٧٣٢-٩٩٦٠

نام کتاب: پُراسرار حقائق ترتیب و تدوین: دارُالسّلام سٹوڈیو شعبہ ادب الاطفال والشباب

منتظم اعلیٰ: عبدالمالک مجاہد

مجلس انتظامیہ: محمد طارق شاہد (انچارج شعبہ ادب الاطفال والشباب) حافظ عبدالعظیم اسد (منیجر دارالسلام لاہور)

مجلس مشاورت: حافظ صلاح الدین یوسف ڈاکٹر محمد افتخار کھوکھر اشتیاق احمد اشفاق احمد خاں
عرفان جمیل محمد امین ثاقب قاری طارق جاوید

ڈیزائننگ اینڈ السٹریشن: زاھد سلیم چودھری (آرٹ ڈائریکٹر)

معاونین: میاں خالد محمود احسن محمود فرید جمال تنویر الحسن حافظ کاشف ظہیر
احمد غنی صدیق احمد صدیقی خطاطی: اکرام الحق

سعودی عرب (ہیڈ آفس)
پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب
فون: 4043432-4033962 1 00966 فیکس: 4021659
Website: http://www.dar-us-salam.com E-mail: riyadh@dar-us-salam.com
❶ طریق مکہ - العلیا - الریاض فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945 ❸ جدہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270
❷ شارع العین - الملز - الریاض فون: 4735220 فیکس: 4735221 ❹ الخبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551

شارجہ فون: 5632623 6 00971 فیکس: 5632624 لندن فون: 5202666 208 0044 فیکس: 5217645 208
امریکہ ❶ ہوسٹن فون: 7220419 713 001 فیکس: 7220431 ❷ نیویارک فون: 6255925 718 001 فیکس: 6251511

پاکستان (ہیڈ آفس و مرکزی شوروم)
❶ 36 لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور فون: 0092 42 7240024-7232400-7111023-7110081 فیکس: 7354072
website: www.darussalampk.com e-mail: info@darussalampk.com
❷ غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703 ❸ مون مارکیٹ اقبال ٹاؤن، لاہور فون: 7846714
❹ F8 مرکز، اسلام آباد فون: 0092-51-2500237 ❺ نیو ٹاؤن (بالمقابل فری پورٹ شاپنگ مال) کراچی فون: 0092-21-4393936 فیکس: 4393937

فہرست

پیش لفظ

آج کا انسان جس طرح پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے، ایسی کیفیت شاید پہلے کبھی نہ ہو۔ پھر ان پریشانیوں کے حل کے لیے اس کے سامنے کوئی راہ متعین نہیں ہوتی۔ اور قرآن وسنت سے بے تعلقی کی وجہ سے بعض لوگ ایسی شاہراہ پر گامزن ہو جاتے ہیں جس کے چاروں طرف شعبدہ باز، بازی گر اور نام نہاد عامل باوے روحانیت کا لبادہ اوڑھے براجمان ہوتے ہیں۔ جو نہ صرف اس کے مال و دولت پر ڈاکا ڈالتے ہیں بلکہ اس کی عزت و وقار کو بھی مجروح کرتے ہیں۔ خوف الٰہی سے عاری یہ شاطر لوگ اپنا کام اس قدر مکاری اور ہوشیاری سے کرتے ہیں کہ مریض اپنی لاعلمی کی وجہ سے اسے قرآنی اور روحانی علاج سمجھ کر تعاون کرتا رہتا ہے، اور جب اسے ہوش آتا ہے، وہ دین و دنیا سے ہاتھ دھو چکا ہوتا ہے۔

کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کی جیب نام نہاد عاملوں کے مطالبات پورا کرنے سے قاصر ہوتی ہے۔ وہ بازار میں بکنے والی تعویذوں، مجربات اور پراسرار علوم پر مبنی کتب خرید کر اپنا مسئلہ حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ان میں سے اکثر کتب شرکیہ و کفریہ عملیات، فرضی نسخوں اور غیر شرعی اوراد و وظائف پر مشتمل ہوتی ہیں۔ جو سادہ دل انسان کو گمراہی کی طرف لے جاتی ہیں، یہاں تک کہ اسے اپنا ایمان بچانا مشکل ہو جاتا ہے۔

اسلام دینِ فطرت ہے۔ اس نے زندگی کے، ہر معاملے میں ہماری رہنمائی کی ہے۔ انسان کو درپیش مسائل میں سے کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے جس کا حل شریعتِ اسلامیہ میں موجود نہ ہو۔ لیکن افسوس کے ہم نے قرآن وحدیث کو صرف تبرک کے لیے گھروں میں سجا کر رکھا ہے۔ انھیں پڑھنے اور ان سے رہنمائی حاصل کرنے کے لیے ہم تیار نہیں ہیں وگرنہ قرآن کریم میں واضح الفاظ میں یہ اعلان ہے کہ وہ ایمان والوں کے لیے شفا اور

رحمت ہے۔اسی طرح نبی کریم ﷺ جیسے روحانی طبیب ہیں، ویسے جسمانی بھی ہیں۔ آپ نے انسانیت کی جہاں روحانی بیماریوں کے لیے علاج تجویز فرمایا ہے اسی طرح جسمانی بیماریوں کے لیے بھی رہنمائی فراہم کی ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام کے سامنے اس کو ایسے انداز میں پیش کیا جائے، جسے سمجھنا اور اس پر عمل کرنا آسان ہو۔

زیرِ نظر کتاب ''پُر اسرار حقائق'' انھی ضرورتوں کو پیشِ نظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔اور یہ کتاب اس لحاظ سے ممتاز ہے کہ اس میں جہاں جنات وشیاطین، جادوگروں، نام نہاد عاملوں کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے، وہاں شیاطین سے بچاؤ کے سنہرے اصولوں کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جن، جادو، آسیب اور نظرِ بد کا علاج صرف قرآن وحدیث کی روشنی میں ذکر کیا گیا ہے اور ایسے آسان اسلوب میں بیان کیا گیا ہے کہ قرآن وحدیث سے شناسائی رکھنے والا عام سا آدمی بھی ان پر عمل پیرا ہو کر جنات وشیاطین کے شر سے محفوظ ہو سکتا ہے۔اس موضوع کی عوامی ضرورت کے پیشِ نظر دارالسلام سٹوڈیو نے اس کتاب کو آڈیو کیسٹ، سی ڈی میں بھی پیش کیا ہے۔ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب اور کیسٹ، سی ڈی عام وخاص ہر ایک کے لیے یکساں مفید ہوں گی۔ان شاءاللہ

والسلام

عبدالمالک مجاہد

فسانے کیا کیا!

کیا آپ بے روزگار ہیں؟ کیا آپ بے اولاد ہیں؟ آپ نے نیا کاروبار کھولا ہے، تو کیا یہ چلے گا؟ آپ کے ہر کام میں رکاوٹ پڑتی ہے، رکاوٹ کون ڈالتا ہے؟ آپ بُری طرح مقدمے میں پھنسے ہوئے ہیں، اس میں کیسے جیت سکتے ہیں؟ آپ جہاں بیٹی کا رشتہ کرنا چاہتے ہیں، وہ لوگ خود رشتہ مانگنے کیوں نہیں آتے؟ آپ کی کمائی میں برکت نہیں رہی، گھر میں آئے دن چوری ہوتی رہتی ہے، ہر قدم الٹا پڑ رہا ہے۔ گھر بیٹھے بیٹھے بیٹیوں کے سروں میں سفیدی آ رہی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے آپ کے خاندان پر کچھ کر رکھا ہے۔ یہ بندش ہے، ہم اسے توڑ سکتے ہیں اسے کاٹ کر پلٹ بھی سکتے ہیں۔ جس نے آپ پر کچھ کرایا ہے، یہ بلائیں اسی کے گھر کا رُخ کریں گی۔ آپ بس ایک دفعہ ہمارے پاس آیئے اور من کی مراد پایئے۔

ان دعووں کے ساتھ آپ کو سیکڑوں اور ہزاروں اشتہارات ملیں گے۔ آپ کسی ویگن میں سفر کر رہے ہیں۔ جونہی سٹاپ پر ویگن رکتی ہے تو کھڑکی میں سے ایسے اشتہاروں کا پلندہ آپ کی گود میں پھینک دیا جاتا ہے۔ اخبارات اور خاص طور پر اتوار کی اشاعتِ خصوصی میں پورے پورے صفحات کے اشتہارات چھپے ہوتے ہیں میگزین کا پورا پورا صفحہ عامل پروفیسروں، کاٹ پلٹ کے ماہروں اور روحانی باباؤں نے بک کرایا ہوتا ہے۔ اس کے لیے تیس تیس ہزار روپے روزانہ کا خرچ کیا گیا ہوتا ہے۔ گھروں میں چھوٹے چھوٹے پمفلٹ بھی پہنچائے جاتے ہیں۔ کھمبوں اور دیواروں پر بھی ایسے اشتہار لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ جھوٹے دعویدار اتنا خرچہ اس

لیے کرتے ہیں کہ اس سے کئی گنا زیادہ ان کی کمائی ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ لوگ اتنی کمائی کیسے کرتے ہیں؟ آیئے ہم آپ کو بتاتے ہیں۔ دنیا کا ہر انسان خواہشیں رکھتا ہے، جائز بھی اور ناجائز بھی، جیسا کہ غالب کہتا ہے: ؎

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارماں لیکن پھر بھی کم نکلے

ناجائز خواہشیں یہ ہوتی ہیں کہ انسان اپنے کسی رشتہ دار، محلے دار، اپنے حریف یا دشمن کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے، اسے کاروبار میں نقصان، مال واولاد میں خسارہ، عہدے اور مرتبے میں کمی یا کسی جسمانی ضرر میں مبتلا دیکھنا چاہتا ہے۔ اپنی بے عزتی یا گھاٹے کا بدلہ لینے کے لیے اسے تڑپتے دیکھنے کا متمنی ہوتا ہے اور اپنے ہزاروں روپے کے نقصان کے بدلے، اسے لاکھوں کروڑوں روپے کا نقصان پہنچا کر بھی اس کے جذبۂ انتقام کی تسکین نہیں ہوتی۔

خواتین تو بعض اوقات اپنی بہو، ساس، دیورانی، جیٹھانی اور نند کے بارے میں بھی منفی جذبات رکھتی ہیں اور اس معاملے میں مردوں سے کہیں آگے ہوتی ہیں۔ وہ اپنے بیٹے، شوہر اور بھائی کے ہاتھوں سے پہنچنے والے نقصان کے لیے بھی کسی دوسری عورت ہی کو ذمے دار ٹھہراتی ہیں۔ یہ جملہ آپ نے بکثرت سنا ہوگا: ''میرا بیٹا تو بڑا اچھا ہے مگر بیوی کا غلام بن گیا ہے، میری پروا نہیں کرتا۔'' اسی طرح وہ شوہر کی بے التفاتی میں کسی دوسری عورت کا عکس دیکھتی ہے۔ بھائی کی غیر ذمہ داریوں میں اپنی بھابھی کی کارستانی تلاش کرتی ہے خواہ حقیقتاً ایسا ہو یا نہ ہو۔

دوسری جانب ہر شخص کی ذاتی ضروریات اور جائز خواہشات کا ایک طویل

سلسلہ ہے۔ ان میں رکاوٹیں بھی پڑ سکتی ہیں، تاخیر بھی ہو سکتی ہے اور زیادہ سے زیادہ کے حصول کی تمنا بھی کسی کو بے چین کر سکتی ہے۔ اولاد اگر ہے تب بھی مسئلہ ہوتا ہے اور اگر نہیں تو تب بھی۔ بے اولادی نہ صرف کسی خاتون کو شدید احساسِ محرومی میں مبتلا کر دیتی ہے بلکہ اس کے گھر بار اور عزت کو بھی داؤ پر لگا دیتی ہے۔ اگر مسلسل بیٹیاں ہی بیٹیاں پیدا ہو رہی ہوں تب بھی خاوند اور ساس نندوں کے طعنوں سے اس کا سینہ چھلنی ہوتا رہتا ہے۔ طلاق ملنے اور سوکن آ جانے کا خطرہ بھی سر پر منڈلاتا رہتا ہے۔ اولاد بڑی ہو کر بے راہ روی کا شکار ہو جائے یا روزگار نہ پا سکے تو خاندان انتشار و بدنظمی سے دوچار ہو جاتا ہے۔ کئی جسمانی عوارض اور بیماریاں ایسی ہیں جنہیں کسی دوسرے کی دشمنی اور جادو ٹونے کا نتیجہ قرار دیا جاتا ہے۔ ''کسی نے کچھ کرا دیا ہوگا'' وغیرہ تو عام طور پر سننے میں آتا ہے۔

ان سب منفی اور مثبت خواہشوں کے حصول کا آسان ترین ذریعہ، تیر بہ ہدف قسم کا نسخہ اور حلِ مشکلات مزاروں، پیروں، عاملوں، جوتشیوں، گنڈوں اور ٹونے ٹوٹکوں کی صورت میں آج شہر شہر اور قریے قریے میں پھیلا ہوا ہے۔ جو ایک سود مند تجارت بلکہ صنعت بن چکا ہے۔ اخبارات اور رسالوں میں لاکھوں روپے کے اشتہارات چھپ رہے ہیں اور بڑے دھڑلے سے جعل سازی ہو رہی ہے۔ پاکستان بننے کے بعد اگر کسی فن نے فی الواقع ترقی کی ہے تو وہ اس جعلی روحانیت نے کی ہے۔ اس جعل سازی کی چند جھلکیاں پیشِ خدمت ہیں:

اس وقت میرے سامنے چار اشتہار ہیں، جن میں سے دو روزنامہ جنگ کے سنڈے ایڈیشن میں چھپے ہیں۔ عام دنوں کی نسبت اتوار کے روز اخبارات کی اشاعت

سب سے زیادہ ہوتی ہے۔اس لیے اس دن شائع ہونے والا اخبار زیادہ لوگوں کی نظر سے گزرتا ہے۔ سمجھ دار اشتہار باز اس روز کی اشاعت سے خوب فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

پہلا اشتہار میگزین کے نصف صفحے پر محیط ہے اور اس کی قیمت تیس ہزار روپے ہے۔اس عامل نے جن پریشانیوں کے مداوے کے لیے اپنی خدمات پیش کی ہیں ان کی تعداد ایک درجن سے زائد ہے، مثلاً جادو ٹونہ۔ رشتوں میں رکاوٹ۔ من پسند شادی۔ کاروباری بندش۔ سنگدل محبوب قدموں میں۔ اولاد نہ ہونا۔ سسرال کے جھگڑے۔ بچھڑوں کو ملانا۔ مقدمات سے نجات۔ بیرونی سفر۔ نافرمان اولاد۔ امیگریشن اور پیچیدہ بیماریاں۔ اشتہار میں دو عورتوں اور ایک مرد کے فرضی خطوط بھی شائع کیے گئے ہیں جن میں مراسلہ نگاروں نے اظہارِ تشکر کیا ہے کہ جس جس کام کے لیے عامل صاحب کی خدمات حاصل کی گئی تھیں وہ سب نہ صرف پورے ہو گئے ہیں بلکہ بدرجہ اتم پورے ہو چکے ہیں۔

اس عامل پروفیسر نے ضعیف العقیدہ لوگوں کو مرعوب کرنے کے لیے خود کو (Hope) یونیورسٹی کا گریجویٹ ظاہر کیا ہے اور دوسرے عاملوں کے متوسلین کو بھی متوجہ کیا ہے کہ جن عاملوں، نجومیوں اور جادوگروں کے کام رکے ہوئے ہوں، ان کے سائل پریشان ہوں تو ہرگز نہ گھبرائیں' ہم سے رابطہ کریں، ان شاء اللہ وہ کام ہم کر دکھائیں گے۔ موصوف نے اپنا تجربہ چالیس سال بتایا ہے، گویا یہ عاملوں کا عامل نجومیوں کا نجومی اور جادوگروں کا استاد کامل ہے۔ اس کے دفتر میں دو ٹیلی فون ہیں اور تیسرا موبائل کا نمبر دیا گیا ہے۔ اشتہار کے اوپر یہ الفاظ بھی درج ہیں: ''نہ ہدیہ نہ نذرانہ، نہ آنے کی ضرورت، ہر کام فی سبیل اللہ۔'' اس سطر کے نیچے ایک طرف اُلو

کی تصویر اور دوسری جانب انسانی ہتھیلی کی تصویر ہے جس کے اندر انسانی کھوپڑی پنڈلی کی ہڈیاں اور ایک جلتے ہوئے چراغ کی تصویر ہے۔ جلی قلم سے یہ جملہ بھی لکھا گیا ہے: ''ایسی خواتین کے لیے، جو نام نہاد عاملوں اور شعبدہ بازوں سے خوفزدہ ہیں۔'' گویا یہ شخص ہر ہفتہ تیس ہزار روپے کا اشتہار چھپواتا ہے، دفتر کا بھاری کرایہ، بجلی کا خرچ اور تین ٹیلی فونوں کے بل بھی لِلّٰہ فی اللہ برداشت کر رہا ہے۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

دوسرا اشتہار بھی نصف صفحے کا ہے۔ یہ رنگین اشتہار ہے، جس کا مطلب ہے کہ یہ ساٹھ ہزار روپے دے کر چھپوایا گیا ہے۔ اس کے دائیں طرف انسانی کھوپڑی اور ٹانگوں کی ہڈیاں ہیں۔ اوپر ''پراسرار قوتیں'' لکھا گیا ہے۔ پہلی سطر میں لکھا ہے: ''ان شاء اللہ پہلا ہی تعویذ آپ کو پریشانی کے سمندر سے نکال دے گا۔'' دوسری سطر یہ ہے: ''کالے وسفلی علم کی کاٹ پلٹ کے ماہر، نیز ستاروں کے ملاپ اور بندش کے گرو استاد...... ایشیا کے مشہور روحانی عامل کا پیغام۔'' نیز یہ دعویٰ بھی کیا گیا ہے کہ کام نہ ہونے کی صورت میں آٹھ لاکھ روپے جرمانہ۔ ایک کونے میں یہ الفاظ ہیں: ''بے اولاد حضرات کے لیے نور کا کرشمہ۔'' پہلے اشتہار کی طرح اس میں بھی دو فرضی خطوط چھاپے گئے ہیں۔ ایک انگلینڈ سے آیا ہوا ظاہر کیا گیا ہے اور دوسرا اسلام آباد کے ایک بے اولاد جوڑے کی طرف سے اظہار تشکر کا خط ہے۔

اس دیدہ دلیری پر تقدس کا پردہ ڈالنے کے لیے یہ الفاظ لکھے گئے ہیں: ''بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے، فرمانِ الٰہی ہے کہ شیطان سے بچو اور اگر اس کے اثرات پڑ جاتے ہیں تو اس کا توڑ کرو...... کس طرح؟ یہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ اس کے لیے رہنما کی
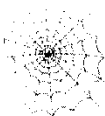
ضرورت ہے۔" روٹین کے اخبار میں چھپنے والے باقی دو اشتہار چھوٹے ہیں اور ان کی عبارت بھی کم وبیش یہی ہے۔

ان اشتہارات سے ان لوگوں کی خطیر آمدنیوں، دھوکا، فریب کے حربوں کی وسعت اور ان کی مکاریوں کی گہرائی کا اندازہ ہوتا ہے، اور ان ضرورت مند لوگوں کی عقل سے محرومی کا بھی پتا چلتا ہے کہ وہ "آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا" کے مصداق کیسے کیسے جالوں میں پھنستے ہیں، جن میں سے انھیں نکالنے کے لیے کوئی بھی موجود نہیں۔ حکومتیں ان چیزوں کو مذہبی معاملہ اور پرائیویٹ بزنس سمجھ کر قریب بھی نہیں پھٹکتیں۔ ان روحانی شکاریوں کے جال میں غریب ہی نہیں متوسط اور دولت مند طبقے کے افراد بھی آئے ہوئے ہیں، بالخصوص عورتیں ان کی عقیدت میں بُری طرح مبتلا پائی جاتی ہیں۔

جب عورتیں اپنے مسائل اور ضرورتوں کی فہرست لے کر عامل صاحب یا پیر صاحب کے درِ روحانیت پر قدم رکھتی ہیں تو انھیں ایک عجیب و پُراسرار دنیا سے واسطہ پڑتا ہے۔ عامل کا ایک خصوصی کمرہ ہوتا ہے جو دوسرے کمروں کے آخری کونے میں، یعنی طویل راہداری طے کر کے اس کی دہلیز تک رسائی ہوتی ہے۔ عود اور لوبان کی شمعیں ماحول کو معطر کیے رکھتی ہیں۔ انوکھی شکل صورت والے دربانوں کے کنٹھے اور مالائیں، طاقوں میں سجی ڈراؤنی کھوپڑیاں اور ہڈیاں، ریشمی پردے اور ہزار ہزار دانوں والی تسبیحیں، سائلوں کی عقل اڑا دینے کے لیے کافی ہوتی ہیں۔

جب عامل پروفیسر تک رسائی ہو جاتی ہے تو اس سے پہلے اس کے بالکے سائلہ سے بہت کچھ پوچھ چکے ہوتے ہیں۔ کچھ ملنگنیاں بھی عامل صاحب سے

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

اپنے فیض یاب ہونے کی کہانیاں اس کے گوش گزار کر دیتی ہیں اور ساتھ ہی اس کے مسئلے سے واقفیت پالیتی ہیں اور مسئلہ خفیہ طور پر عامل کے علم میں آچکا ہوتا ہے تو گویا اس کی فائل پہلے ہی ٹیبل پر پہنچ جاتی ہے۔ سوالی کے کچھ کہنے سے پہلے ہی عامل اپنے مخصوص انداز میں اس پر اس کے مسئلے کا انکشاف کر دیتا ہے۔ تو لیجیے! اس کی باقی ماندہ عقل بھی اڑ گئی۔ اب وہ کٹی ہوئی پتنگ کی طرح اس کے قدموں میں ڈھیر ہو جاتی ہے۔

عورتیں عموماً تنہا درگاہ پر حاضر نہیں ہوتیں۔ ساتھ ماں، بڑی بہن، خالہ دادی یا خاوند اور بھائی کو بھی لاتی ہیں، مگر یہ ساتھ کا اہتمام باہر تک ہی رہ جاتا ہے۔ اصل مقام تک سائلہ اکیلی ہی جاتی ہے تاکہ راز داری سے سب کچھ بتا سکے۔

عامل صاحب روتی بسورتی سائلہ سے روداد سننے کے بعد اس کی ہر مشکل کا حل پیش کرنے لگتا ہے۔ یہاں سے ایک نئی داستان جنم لیتی ہے، مثلاً تعویذ اُلو کے خون سے لکھا جائے گا یا کسی دوسری خوفناک چیز کے خون سے؟ کن کن جانوروں کی کھوپڑی درکار ہوگی؟ چونکہ پہلے تعویذ کی کاٹ ذرا مشکل کام ہوتا ہے، اس لیے سائلہ سے ایسی چیز لانے کی فرمائش کی جاتی ہے جس کا حصول مشکل ہو۔ اس سے آگے بھی ایک مرحلہ ہوتا ہے، یعنی یہ عمل کرنے کے لیے چاند کی تیرہویں یا چودھویں رات کو پرانی قبر پر بیٹھ کر چلہ کرنے کی ضرورت سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ پھر ایک ایسے بالکے کو پیش کر دیا جاتا ہے جو اس کی طرف سے قبر پر بیٹھنے کے لیے تیار رہتا ہے۔ اسی حساب سے فیس یا ہدیہ وصول کر لیا جاتا ہے۔ مسئلہ حصولِ اولاد کا ہو تو سائلہ کو آنے کے لیے کئی تاریخیں دی جاتی ہیں اور وہ معصوم و جاہل خاتون ہر جتن کو
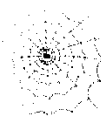
روحانی علاج کا حصہ سمجھ کر تعاون کرتی رہتی ہے۔ خاوند ہمراہ آیا ہوا ہو تو وہ مردانہ حصے میں بیٹھ کر دعائیں مانگ رہا ہوتا ہے۔

میاں بیوی، یہ علاج اپنے رشتہ داروں کو بے خبر رکھ کر کرواتے ہیں، لیکن کیا اس سے وہ اولاد والے ہو جاتے ہیں؟ یہ ذرا مختلف نوعیت کا مسئلہ ہے جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

جتنے لوگ بے اولاد ہوتے ہیں، ان میں سے تقریباً نصف تعداد ان جوڑوں کی ہوتی ہے جو شوہر کے کسی جسمانی نقص یا جنسی کمزوری کی وجہ سے اولاد سے محروم رہے ہوتے ہیں۔ جب بیوی ان عاملوں کے پاس پہنچتی ہے تو وہ معاملے کی تہہ تک پہنچ جاتے ہیں اور ان کے کرتوتوں کے نتیجے میں جب اس کی کوکھ ہری ہو جاتی ہے تو اسے ان کے خاص الخاص روحانی کمالات ہی کا مظاہرہ سمجھا جاتا ہے۔

پچاس فیصد جوڑوں کے بامراد ہو جانے کا نتیجہ عامل پروفیسر یا پیر کی شہرت ہی کی صورت میں برآمد ہوتا ہے۔ باقی جو پچاس فیصد کیس بوجہ عورت کے جسمانی نقص کے بارآور نہ ہو سکے ان کی کون سنتا ہے؟ انھیں روحانی عمل کے الٹ ہو جانے یا بڑے آسیب کے کھاتے میں ڈالنا ان کے لیے کوئی مشکل نہیں ہوتا۔ مثبت کیسوں یا کامیاب علاج کی اتنی تشہیر ہو چکی ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے سیکڑوں مزید جوڑے عامل کی جھولی میں آ گرتے ہیں۔

اس زمرے میں اختناق یا اٹھرا یعنی **Hysteria** کی مریضائیں اور وہ نوجوان لڑکیاں بھی شامل کی جاسکتی ہیں جن کی بعض وجوہ کی بنا پر بروقت شادیاں نہیں ہو پاتیں، یا فلموں، وی سی آر اور کیبل میں دکھائے جانے والے شہوانی مناظر

مسلسل دیکھنے کی وجہ سے بے تابیاں اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ چکی ہوتی ہیں اور وہ خللِ اعصاب میں مبتلا ہو کر علاج کے لیے نیم حکیموں اور عاملوں کے شفا خانوں میں پہنچ جاتی ہیں۔ ظاہر ہے وہ سب سے زیادہ ''فٹ کیسز'' (Fit Cases) ہوتی ہیں۔ یہاں کا ماحول ہی تو ان کا بہترین علاج ہوتا ہے۔ ان میں وہ لڑکیاں بھی ہوتی ہیں جو اپنے والدین کے انتخابِ رشتہ سے اختلاف کے باعث خود پر جن طاری کر لیتی ہیں...... عامل کو دل کی بات سے آگاہ کر دیتی ہیں، کیونکہ وہ جانتی ہیں کہ ان کا والد، بھائی اور ماں اس عامل کا مشورہ ضرور مانیں گے۔ چنانچہ جب تک وہ یہاں زیرِ علاج رہتی ہیں، عامل کی خوشنودی حاصل کرنے ہی کو اپنی نجات یا مراد پوری ہونے کا ذریعہ سمجھتی ہیں۔ یہ مکار معالج اپنی ہوس کی تکمیل کے ساتھ ساتھ اس کے لواحقین سے بھاری فیس بھی اینٹھتا رہتا ہے۔

شعبدہ بازیاں اور جعل سازیاں

یہ لوگ عجیب و غریب شعبدہ بازیاں دکھاتے ہیں، یہ بات بھی نہیں کہ کبھی پکڑے نہیں جاتے۔ اخبارات شاہد ہیں کہ بعض صورتوں میں معاملے کی بھنک لواحقین تک پہنچ گئی، جس کی وجہ سے متعدد عامل اور پیر عقیدت مندوں کے انتقام کا نشانہ بن چکے ہیں۔ بعض پیروں اور عاملوں نے تو بھاگ کر جان بچائی اور کسی دور دراز بستی میں اپنا نام اور حلیہ تبدیل کر کے دھندا شروع کیا۔

اس باب میں ہم آپ کو بتائیں گے کہ جھوٹے پیر، جعلی فقیر، جن نکالنے والے فریب کار اور فرضی عامل کس کس طرح لوگوں کو لوٹتے ہیں، انھیں لوٹنے کے لیے

کیا کیا جال پھیلاتے ہیں۔ کن کن حیلوں سے ان کی جیبیں خالی کراتے ہیں۔

شہر کے ایک بڑے دولت مند کا بیٹا اچانک غائب ہو گیا، تھانے میں رپورٹ درج کرائی گئی، معاملہ دولت مند باپ کے بیٹے کا تھا، لہٰذا پولیس نے خوب بھاگ دوڑ کی، لیکن پوری کوشش کے باوجود کھوج نہ لگا سکی۔ کسی نے رئیس کو ایک عامل کا پتا بتایا۔ غرض مند دیوانہ فوراً اس کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ ملنگ قسم کے لوگوں کے حلیے والا کالا بھجنگ آدمی عامل کے روپ میں تھا۔ رئیس نے اپنی کہانی اسے سنائی۔ عامل صاحب نے چند منٹ کے لیے آنکھیں بند کر لیں۔ جو صاحب رئیس کو لے کر آئے تھے، انھوں نے اشارے سے بتایا کہ بالکل خاموش بیٹھے رہیں، یہ جنات کے ذریعے سے پتا لگا رہے ہیں کہ آپ کا بیٹا کہاں ہے۔

رئیس کے چہرے پر رونق دوڑ گئی، لگے انتظار کرنے۔ آخر عامل بابا نے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھوں میں سرخ ڈورے تیر رہے تھے۔ گھن گرج والی آواز میں بولے:

"بچہ کب گم ہوا تھا، تین ماہ پہلے؟"

"جی ہاں!"

"پہلے میرے پاس کیوں نہیں آئے؟"

"پہلے کسی نے آپ کے بارے میں بتایا ہی نہیں تھا۔"

"اچھا خیر! ہم نے پتا لگا لیا ہے، وہ کہاں ہے۔ کالو! تم نے انھیں فیس بتا دی ہے؟"

"دس ہزار نقد انھوں نے ادا کر دیے ہیں، عامل بابا۔"

"ٹھیک ہے، ان کا بیٹا پشاور شہر کے فلاں محلے کے فلاں مکان نمبر میں قید ہے، اگر یہ وقت پر وہاں پہنچ گئے تو ان کا بیٹا انھیں مل جائے گا، ورنہ جرائم پیشہ لوگ اسے منتقل یا قتل کر دیں گے اور پھر بہت بڑی رقم کا مطالبہ ان سے کریں گے۔"

"ہم ابھی روانہ ہو جاتے ہیں عامل بابا۔" رئیس نے فوراً کہا اور باہر کی راہ لی۔ پولیس کو ساتھ لیے رئیس صاحب اس مکان تک پہنچا، لیکن وہ خالی ملا، البتہ اس مکان کے بارے میں لوگوں نے بتایا کہ یہ آسیب زدہ ہے اور کوئی بھی اسے کرائے پر نہیں لیتا، یہ لوگ واپس پلٹ گئے۔

رئیس صاحب نے پھر عامل بابا سے رابطہ کیا۔ اس نے پھر آنکھیں بند کر لیں اس بار اس نے ایک لاکھ روپے بطور فیس لیے، ساتھ ہی کہا:

"اب بچے کو وہ خود چھڑا کر لائے گا اور یہ کام جنات کے ذریعے سے کرے گا...... لیکن اس کی فیس ادا کرنی ہوگی۔"

غم کے مارے باپ نے اس کا ہر مطالبہ پورا کیا، تین دن بعد اس کا بیٹا گھر پہنچ گیا، باپ نے ساری کہانی پولیس کو جا سنائی، اس نے عامل کی نگرانی شروع کر دی۔ جلد ہی اسے گرفتار کر لیا گیا، اس نے خود یہ بات اگل دی کہ لڑکے کو اغوا کرنے میں اس کا ہاتھ تھا۔

ایک نوجوان لڑکی کو ایک عامل کے پاس لایا گیا۔ اس عامل کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ جن نکال دیتا ہے اور اس لڑکی کے بارے میں سب گھر والوں کو یقین تھا کہ اس پر جنات کا سایہ ہے۔ وہ اکثر پورے گھر کو سر پر اُٹھا لیتی تھی، شور مچا دیتی

تھی، گھر کی چیزوں کو چکنا چور کر دیتی تھی...... دوسروں پر چڑھ دوڑتی تھی، انھیں جھنجھوڑ ڈالتی تھی۔ اب ظاہر ہے وہ ہسٹیریا کا کیس تھا، لیکن علاج معالجہ کرنے والوں نے ماں باپ اور دوسرے رشتے داروں کو یقین دلایا کہ اس پر جن آتا ہے۔

عامل نے بھی لڑکی دیکھ کر فوراً کہہ دیا: ''اس پر جن آتا ہے، اس کو نکالنا ہوگا اور کوئی صورت نہیں۔''

اس طرح عامل کو لمبی چوڑی فیس دی گئی۔ علاج شروع ہوا، عامل صاحب لڑکی کو مارتے پیٹتے رہے۔ آخر ایک ہفتہ علاج کے بعد اس نے کہا:

''لڑکی اب تندرست ہے، جن نکل چکا ہے، لیکن احتیاط کی ضرورت ہے، وہ پھر آسکتا ہے، جن بہت طاقت ور ہے، اس سے مقابلہ کرنے کے لیے مجھے خون پسینہ ایک کرنا پڑا ہے۔''

خیر! گھر والے لڑکی کو لے آئے، گھر آتے ہی اسے پھر دورہ پڑ گیا، اب تو وہ سب پریشان ہوئے۔ ایک ہفتہ کی محنت برباد گئی تھی اور پیسے الگ ضائع ہوئے تھے۔

وہ دوسرے دن اسے پھر عامل کے پاس لے گئے۔ پوری بات سن کر اس نے کہا:

''میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ جنّ بہت طاقت ور ہے، مقابلہ بہت سخت ہے اور وہ پھر آسکتا ہے...... بہرحال آپ لوگ فکر نہ کریں۔ اب جن کو جلا کر راکھ کرنا ہوگا، تبھی پیچھا چھوڑے گا لیکن اس کے لیے آپ کو بھاری فیس ادا کرنی ہوگی، کیونکہ یہ زندگی اور موت کا مقابلہ ہوگا، اس میں میری جان بھی جاسکتی ہے...... اور بچی کی جان بھی جاسکتی ہے، بہرحال جنّ سے اس کی جان چھوٹ جائے گی۔'' بچی کے والدین دولت مند تھے۔ عامل کا ہر مطالبہ پورا کیا گیا۔ ایک بار پھر علاج شروع ہوا۔

اس بار عامل صاحب نے بچی کو اس بری طرح سے مارا کہ بچی بے چاری اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی۔

بچی کی لاش دیکھ کر ماں باپ کے دل پر بجلی گری لیکن اب کیا ہو سکتا تھا عامل صاحب نے تو پہلے کہہ دیا تھا کہ بچی کی بھی جان جا سکتی ہے۔ بہر حال اس طرح اس عامل نے بچی کی جان جن سے ضرور چھڑا دی۔

یہ تو بالکل فرضی قسم کے عاملوں کی مثالیں تھیں۔ جو جادوگر قسم کے عامل ہیں ان کا حال اس سے بھی خطرناک ہے۔ یہ دونوں ہاتھوں سے لوٹتے ہیں۔ کوئی شخص کسی لڑکی کی شادی کرنا چاہتا ہے، لیکن اس کی شادی کسی اور سے ہو گئی ہے، اب یہ شخص جادوگر صاحب کی خدمات حاصل کرتا ہے، اس کا کام یہ ہے کہ وہ اس رشتے کو تڑوا دے اور رشتہ اس نوجوان سے کرا دے۔ اس قسم کے کاموں میں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ جنات کے ذریعے سے کام کرایا جاتا ہے۔ دونوں فریقوں سے خوب پیسے بٹورے جاتے ہیں۔

ایک لڑکی کے ماں باپ نے اس کی منگنی برادری کے ایک نوجوان سے کر دی۔ لڑکی اس رشتے سے بہت خوش تھی، لیکن جلد ہی لڑکے نے وہ منگنی ختم کر دی اور برادری کی ایک اور لڑکی سے شادی کر لی۔ اس لڑکی کا رو رو کر برا حال ہو گیا۔ آخر باپ نے ایک جادوگر عامل کی خدمات حاصل کیں۔ جادوگر عامل نے لمبی چوڑی فیس بتائی، اپنی شرائط گنوائیں اور بہت سی چیزیں منگوائیں جن پر اسے جھاڑ پھونک کرنی تھی۔ جب تمام چیزیں جمع ہو گئیں تو جادوگر عامل نے کہا:

''میں آپ لوگوں کے سامنے ہی جن کو طلب کروں گا، آپ کو اپنے

خاص کمرے میں لے چلتا ہوں، آپ ڈریے گا نہیں، سب کچھ آپ کے سامنے ہوگا۔"

پھر وہ انھیں ایک عجیب وغریب کمرے میں لے آیا۔ دیواروں پر عجیب قسم کی تصاویر بنی ہوئی تھیں۔ کمرے میں آگ روشن تھی۔ اس پر نہ جانے کس چیز کی دھونی دی گئی۔ ساتھ میں جادوگر انھیں بتا رہا تھا:

"میں ایک نہایت طاقت ور جن کو حاضر کروں گا۔ اس کے ذمے یہ کام لگاؤں گا کہ وہ اس نوجوان کی بیوی کی شکل ایسی بھیانک بنا دے گا کہ خاوند اسے فوراً چھوڑنے پر تیار ہو جائے۔ اب رہی یہ بات کہ جن یہ کام کیسے کرے گا، وہ اس لڑکی میں داخل ہو جائے گا، بس اس کے بعد اس کا چہرہ بدصورت نظر آئے گا، وہ پاگلوں کی طرح چیخے گی، چلاّئے گی اور خاوند اس سے پیچھا چھڑاتا نظر آئے گا، کیا خیال ہے، یہ طریقہ ٹھیک رہے گا۔"

"بالکل باباجی۔" گھر کے افراد خوش ہو گئے۔

اب جادوگر عامل نے منہ سے عجیب وغریب آوازیں نکالیں۔ آخر کمرے میں ایک بھیانک سی آواز گونجی۔ جادوگر عامل خوش ہو کر بولا:

آخر ہوگیا نا حاضر............ آپ لوگ لڑکی کا بال لائے ہیں، میں نے ہدایت کی تھی۔

"جی ہاں! لائے ہیں، یہ لیجیے۔"

جادوگر عامل نے بال لے لیا اور بولا:

''یہ لو کالے جن! لڑکی کا بال، تمہیں اس کی شکل صورت بگاڑنی ہوگی۔ یہاں تک کہ اس کا خاوند اس سے نفرت کرنے لگے اور اسے طلاق دینے پر تل جائے۔''

کمرہ چونکہ تاریک تھا اور جو آگ جلائی گئی تھی، اس کی مدھم سی روشنی اردگرد تک ہی محدود تھی، اس لیے گھر والوں کو کچھ نظر نہ آ سکا۔ انھوں نے سنا، جادوگر عامل کہہ رہا تھا:

''اگر ایک ہفتہ کے اندر اندر یہ کام نہ ہوا تو میں تمہیں جلا کر راکھ کر دوں گا۔''

اب وہ لڑکی کے گھر والوں کی طرف یہ کہتے ہوئے مڑا۔

''آپ نے سن لیا، ایک ہفتہ تک اگر لڑکی کو طلاق ہو جائے تو ٹھیک، ورنہ پھر آپ لوگ میرے پاس آ سکتے ہیں۔''

پھر ایک ہفتہ سے بھی پہلے لڑکے نے لڑکی کو طلاق دے دی اور اس نے اس گھرانے سے دوبارہ رشتہ کر لیا۔

ایک بزرگ کے بارے میں بتایا گیا کہ پرائز بانڈ کا نمبر بتاتے ہیں اور جو نمبر وہ بتاتے ہیں، بس وہی نکل آتا ہے۔ ایک صاحب کی بیوی کو یہ خبر ملی، اس نے مجبور کر کے خاوند کو اس کے پاس بھیجا۔ اس طرح اس کے بتائے ہوئے نمبرز خریدنے کا سلسلہ شروع ہوا، تین سال تک یہ سلسلہ جاری رہا، لیکن ایک بار بھی نمبر نہ نکلا۔ وہ صاحب تباہ ہو کر رہ گئے۔

بعض بیماروں کو ایسے لوگوں کے پاس لایا جاتا ہے۔ وہ ان سے نہ جانے کیا کیا الابلا منگواتے ہیں۔ کالے بکرے ذبح کر دیے جاتے ہیں، ان کی سریاں دریا میں بہا
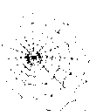
دی جاتی ہیں۔ مریض کو اس دریا کے پانی سے نہلایا جاتا ہے، بے شمار احتیاطی تدابیر بتائی جاتی ہیں۔ بھاری فیسیں وصول کی جاتی ہیں۔ مریض ٹھیک نہ ہو تو کہہ دیا جاتا ہے، تم نے یہ نہیں کیا ہوگا، وہ نہیں کیا ہوگا۔ غرض اس قسم کے لوگوں نے دوسروں کو لوٹنے کے عجیب وغریب طریقے ایجاد کر رکھے ہیں اور لوگ ہیں کہ ان کے جال میں پھنستے ہی چلے جاتے ہیں اور یہ صرف اور صرف اس لیے کہ ہم دین سے بہت دور ہیں۔ ہمیں معلوم ہی نہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے قرآنِ کریم اور اپنے فرامین کی رو سے ان تمام مصائب کا کس قدر آسان علاج بتا دیا ہے۔

شعبدہ بازوں اور جعل سازوں کے چند بڑے ہتھکنڈوں کی تفصیل اس طرح سے ہے:

عمل کا الٹا پڑ جانا

عمل کا اثر الٹا پڑ جانا دراصل عامل پروفیسروں اور جعل سازوں کی اپنی مشکل دور کرنے، یعنی روٹھے محبوب کا دل نہ پسیجنے کی صورت میں کام آتا ہے۔ جب مراد پوری نہ ہو رہی ہو اور سائل یا سائلہ کو مایوس ہونے سے بھی بچانا ہو تو کہہ دیا جاتا ہے کہ سایہ یا جن زیادہ طاقتور تھا...... اور تمہیں ہم نے پڑھنے کو جو کچھ بتا رکھا تھا تم نے اس میں کوتاہی کی ہے۔ بے وضو یا بے غسل حالت میں اسے پڑھا ہے۔ چلو چالیس دن اور اسے دہراؤ۔ ان چالیس دنوں کے دوران میں وہ اپنی جیسی کئی دوسری ضرورت مندوں کو ترغیب دے دے کر اس دربار میں لا چکی ہوتی ہے اور ہر نئی آنے والی مزید حاجت مندوں کو یہاں لانے کا باعث بنتی ہے۔ گویا چراغ سے چراغ جلتا رہتا ہے۔

ہانڈی الٹنا

ہانڈی الٹنا بھی ایک خاص عمل ہوتا ہے۔ سائلہ سے کہہ دیا جاتا ہے کہ وہ صبح اندھیرے منہ ہانڈی دریا پار پہنچایا کرے۔ مختلف قسم کی ہانڈیاں ان کے پاس پہلے سے پڑی ہوتی ہیں۔ ان میں گوشت کے ٹکڑے یا کوئی اور چیز پکا کر دریا پار، چیلوں کے آگے ڈالنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ یہ عمل دس دن، پندرہ دن یا چالیس دن کرنا ہوتا ہے۔ مراد بر نہ آنے پر نقص کی نشان دہی کرنا کوئی مشکل نہیں ہوتا۔

بیماریوں سے یقینی شفا

بعض عاملوں نے اپنے پاس سٹیرائیڈز کا سٹاک رکھا ہوا ہوتا ہے۔ مستند معالج تو مریضوں کو سٹیرائیڈز کا استعمال مخصوص حالات میں یعنی جب مرض کا اور کوئی علاج باقی نہ رہے، ایک نپی تلی خوراک میں استعمال کراتے ہیں تاکہ مریض کی زندگی ممکن حد تک بہتر ہو سکے۔ مگر عطائی ڈاکٹر اور جعلی حکیم شروع ہی سے مریض کو ان کا عادی بنا دیتے ہیں۔ عامل بھی ان کی پیروی کرتے ہوئے اپنے تعویذوں کے ہمراہ سٹیرائیڈز، گولیوں یا لیکوئیڈ کی صورت میں کھلانا یا پلانا شروع کرا دیتے ہیں۔ مریض چند دن میں افاقہ پا کر دل میں خود کو خوش نصیب سمجھنے لگتا ہے۔ مگر اس کے جسمانی نظام کی دفاعی قوت رفتہ رفتہ تباہ ہونے لگتی ہے۔ اس طرح سائل ایسے راستے پر چل نکلتا ہے کہ اس کا جسم اس نشے کا عادی ہو جاتا ہے۔ اس عرصہ میں وہ ہزاروں روپے اس مزار یا اس علاج گاہ روحانیت کی بھینٹ چڑھا چکا ہوتا ہے۔

مقدمے سے براءت اور بے روزگاری سے نجات

ان لوگوں نے چونکہ اپنے متوسلین کا ایک بڑا جال پھیلایا ہوا ہوتا ہے، اس لیے ان کی مدد کے لیے ہر شعبے میں کارندے موجود ہوتے ہیں۔ ان میں عدالتی ٹاؤٹ بھی ہوتے ہیں اور دفتری اہلکار بھی۔ سائل سے نذر نیاز یا فیس کے طور پر وصول کی ہوئی رقم میں سے انھیں حصہ بھی ملتا ہے اور آئندہ کے لیے امیدیں بھی بندھتی ہیں۔ نوخیز لڑکیاں لڑکے فلم میں چانس کے لیے ان کے درِ دولت پر حاضری دیتے ہیں تو انھیں وہ راہ بھی دکھا دی جاتی ہے جو سٹوڈیوز کے پیچیدہ ماحول میں جا نکلتی ہے۔ ایک آدھ یا چند مواقع دینے کے دوران میں، شوقین مزاج لڑکے لڑکیوں سے کیا کچھ وصول کرلیا جاتا ہے اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ فلم ساز اپنی فلموں کی کامیابی کے لیے ان سفلی علوم کے ماہرین کی خدمات بھی حاصل کرتے رہتے ہیں۔ جو لوگ انتہائی فحش فلموں کا افتتاح بھی تلاوت سے کراتے ہیں تو وہ ''شبھ گھڑی'' اور ''اصل نمبر'' لینے کے لیے بھی سفلی عملیات سے مدد لیتے ہیں۔ ساری فلمیں فلاپ تو نہیں ہوتیں، جو فلاپ ہونے سے بچ جائیں ان کے فلمساز روحانی عاملوں کی جیبیں بھر دیتے ہیں۔

یہ عامل پروفیسر جو اپنے کیرئیر کا آغاز فٹ پاتھ یا کسی مزار کے کونے سے کرتے ہیں، چند سالوں میں شاندار دفاتر کے مالک بن جاتے ہیں۔ پھر انھیں ایک چھوٹا بورڈ سامنے رکھ کر بیٹھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اخبارات میں بڑے بڑے اشتہارات چھپوا کر، لاکھوں افراد کو اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں۔ یہ کہنا کوئی مبالغہ

نہیں کہ یہ لوگ اپنے مذموم کاروبار کی خاطر ضعیف العقیدہ سائلوں کی جیبوں پر ڈاکے ڈالتے ہیں۔ ان کے جسموں کو بھی غارت کرتے ہیں۔ ساس بہو کی لڑائیاں کروا کر گھروں میں فساد برپا کرتے ہیں اور نوخیز نسل کو کج روی کی عادتیں بھی ڈالتے ہیں۔

یہ تمام باتیں دراصل اس لیے پیش آتی ہیں کہ ہمارے ایمان بہت کمزور ہیں۔ ہم دین سے بہت دور ہیں۔ ورنہ جادوگروں' شعبدہ بازوں اور دجالوں کے کبھی جال میں نہ آئیں۔ اس دور میں ان کی بہت کثرت ہے۔ اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ لوگ دین سے دور ہیں۔ دین کے بارے میں وہ کچھ بھی نہیں جانتے۔ وہ خیال کرتے ہیں، دین تو بس پانچ وقت نماز پڑھ لینے' ایک ماہ کے روزے رکھ لینے اڑھائی فیصد زکوٰۃ ادا کر دینے اور طاقت ہونے کی صورت میں زندگی میں ایک بار حج کر لینے کا نام ہے۔ جی نہیں! دین تو ہماری زندگی کے تمام تر معاملات کو سمیٹے ہوئے ہے۔ ہر معاملے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ آج کتنے لوگ اس قسم کے مکروفریب میں پھنس کر اپنا دین' ایمان اور مال کھو رہے ہیں۔ کچھ صحیح عقیدے کے مالک ہوتے ہوئے جادو وغیرہ کے ذریعے سے ذہنی نفسیاتی اور جسمانی امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کو قرآنی آیات اور دعاؤں کے ذریعے سے صحیح طریقِ علاج جاننے کی اشد ضرورت ہے، تاکہ ہم اپنے دین، ایمان کو محفوظ رکھ سکیں اور ساتھ میں ان امراض کا علاج بھی کر سکیں، جادوگروں کے شر اور فتنے سے محفوظ رہیں۔ اپنی اور اپنے گھر کے افراد کی حفاظت کر سکیں۔

دورِ حاضر میں خود کو ترقی یافتہ کہلانے والے کچھ لوگ عقل و شعور کو بالائے طاق رکھتے ہوئے صرف یہ کہہ کر جادو کا انکار کر دیتے ہیں کہ یہ سب محض خیالی باتیں یا فرضی افسانہ ہیں۔ آج زمانہ کہاں سے کہاں تک ترقی کر گیا ہے لیکن نہ اس کی کوئی مضبوط دلیل پیش کی جا سکی اور نہ اب تک اس کی کوئی قابلِ قبول منطقی تشریح ہی پیش کی جا سکی۔ لہٰذا اس قسم کی فضول اور جہالت پر مبنی باتوں کی طرف متوجہ ہونے کی بالکل ضرورت نہیں۔

لیکن وہ لوگ جو سائنس کی بتدریج ترقی کی تاریخ سے آگاہ ہیں، ان پر یہ بات بالکل واضح اور عیاں ہے کہ سائنس کی رو سے کسی چیز کا عدم اثبات یا عدم توجیہ اس کے عدمِ وجود کی دلیل نہیں ہوتی۔ ہوسکتا ہے کہ جو چیز آج ایک ناقابلِ فہم معمہ بنی ہوئی ہے، کل اس کا کوئی معقول حل مل جائے۔

ہمارے معاشرے کا ایک بڑا طبقہ جو جادو اور اس کے اثرات نیز جنوں اور شیطانوں کی ایذا رسانی پر یقین رکھتا ہے، وہ بھی مختلف قسم کی غیر شرعی باتوں، توہمات اور خرافات میں مبتلا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ اس مسئلہ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کر دیا جائے، تاکہ معلوم ہو جائے کہ جادو ایک حقیقت ہے نہ کہ خیالی باتیں یا فرضی افسانہ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۚ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى

الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴾

''اور وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین سلیمان کی حکومت میں پڑھتے تھے۔ سلیمان نے تو کفر نہ کیا تھا، بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا، وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور بابل میں ہاروت ماروت دو فرشتوں پر جو اُتارا گیا تھا، وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تُو کفر نہ کر، پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند اور بیوی میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ بغیر اللہ کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے، یہ لوگ وہ سیکھتے ہیں جو انھیں نقصان پہنچائے اور نفع نہ پہنچائے اور وہ بالیقین جانتے ہیں کہ اس کے لینے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اور وہ بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں کاش کہ یہ جانتے ہوتے۔'' (البقرۃ:102)

سورۂ یونس میں اللہ تعالیٰ کا فرمان موسیٰ علیہ السلام کی زبانی یوں ذکر ہوا ہے:

﴿ قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴾

''موسیٰ نے کہا: کیا تم حق کے بارے میں جب وہ تمہارے پاس آیا، یہ کہتے ہو کہ یہ جادو ہے۔ حالانکہ جادوگر کامیاب نہیں ہوا کرتے۔''
(یونس:77)

اسی سورت کے ایک دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے:

﴿فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ﴾

''پھر جب انھوں نے ڈالا تو موسیٰ نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے۔ یقینی بات ہے کہ اللہ ابھی اس کو درہم برہم کیے دیتا ہے، اللہ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا، اور اللہ حق کو اپنے فرمان سے ثابت کر دیتا ہے، گو مجرم لوگ بُرا ہی مانیں۔'' (یونس:82,81)

اللہ تعالیٰ سورۂ طٰہٰ میں فرماتا ہے:

﴿فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ○ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى﴾

''تو موسیٰ نے اپنے دل ہی دل میں ڈر محسوس کیا۔ ہم نے کہا: کچھ خوف نہ کر، یقیناً تو ہی غالب اور برتر رہے گا۔ اور تیرے دائیں ہاتھ میں جو ہے اسے ڈال دے کہ ان کی تمام کاری گری کو وہ نگل جائے، انھوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر کہیں سے

بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا۔" (طٰہٰ :67-69)

سورۂ اعراف میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۝ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۝ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴾

"اور ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ اپنا عصا ڈال دیجیے! چنانچہ عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے اس کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کر دیا۔ پس حق ظاہر ہو گیا اور انھوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا۔ لہٰذا وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر پھرے، اور وہ جو جادوگر تھے سجدے میں گر گئے۔ کہنے لگے کہ ہم ایمان لائے رب العالمین پر۔ جو موسیٰ اور ہارون کا بھی رب ہے۔" (اعراف :117-122)

سورۃ الفلق میں جادو کا اثبات واضح الفاظ میں موجود ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴾

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

"آپ کہہ دیجیے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے
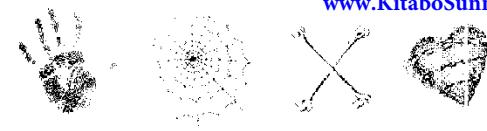
جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔ اور گرہ لگا کر ان میں پھونکنے والیوں کے شر سے بھی۔ اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔"

امام قرطبی رحمہ اللہ ﴿وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وہ جادوگر عورتیں جو دھاگوں کی گرہیں بنا کر ان پر دم کرتی اور پھونکتی ہیں۔"①

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

مجاہد، عکرمہ، حسن، قتادہ اور ضحاک نے ﴿النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ﴾ سے جادوگر عورتیں مراد لی ہیں۔②

یہی بات ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے کہی ہے۔③ علامہ قاسمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مفسرین نے اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔④

غرض! جادو اور جادوگروں کے متعلق دیگر بہت سی آیات موجود ہیں اور مشہور ہیں۔ اسلام کے متعلق تھوڑی بہت معلومات رکھنے والا شخص بھی ان سے واقف ہے۔

اب ہم اس سلسلے میں احادیثِ نبوی سے چند دلائل پیش کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بنو زُریق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا۔ اس شخص کا نام لبید بن اَعْصَم تھا۔ آپ اس کے جادو سے متاثر ہوئے، چنانچہ آپ کا خیال ہوتا تھا کہ فلاں کام میں نے کر لیا ہے

---

① تفسیر القرطبی: 258/20 ② تفسیر ابن کثیر (دارالسلام): 745/4
③ تفسیر طبری: 459/15 ④ تفسیر القاسمی: 303/17

حالانکہ آپ نے نہیں کیا ہوتا تھا۔ یہ معاملہ ایسے ہی چلتا رہا' یہاں تک کہ آپ ایک دن میرے پاس تھے اور بار بار اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے تھے۔ اس کے بعد مجھ سے فرمانے لگے:

«أَشَعَرْتِ أَنَّ اللهَ أَفْتَانِي فِيمَا فِيهِ شِفَائِي، أَتَانِي رَجُلاَنِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ: أَحَدُهُمَا لِلآخَرِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ، قَالَ فِيمَا ذَا؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَ مُشَاقَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ»

(اے عائشہ!) کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جو بات میں پوچھ رہا تھا اس نے اس کا جواب مجھے دے دیا ہے۔ میرے پاس دو آدمی آئے۔ ان میں سے ایک میرے سر اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا: اس شخص کو کیا ہوا ہے؟ (دوسرے نے) کہا: ان پر جادو کیا گیا ہے؟ اس نے پھر پوچھا: جادو کس نے کیا ہے؟ جواب دیا: لبید بن اَعْصَمْ نے۔ پوچھا: جادو کس چیز میں کیا گیا ہے؟ جواب دیا: کنگھی' دورانِ کنگھی جھڑنے والے بالوں اور کھجور کے خشک خوشے کے غلاف میں۔ پوچھا: جس چیز میں اس نے جادو کیا ہے' وہ کہاں ہے؟ جواب دیا: ذَرْوَان کنویں میں۔"

چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ اس کنوئیں پر گئے۔

واپس آئے اور فرمایا:

«يَا عَائِشَةُ، كَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَأَنَّ رُؤُسَ نَخْلِهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِينِ»

"عائشہ! اس کا پانی ایسا (سرخ) تھا جیسے مہندی کا نچوڑ ہوتا ہے اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر (اوپر کا حصہ) شیطان کے سروں کی طرح تھے۔یعنی وہ انتہائی بدشکل تھیں۔"

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:

اللہ کے رسول! آپ نے اس جادو کو باہر کیوں نہیں کر دیا؟

آپ نے فرمایا:

«قَدْ عَافَانِي اللهُ فَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا، فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ»

"اللہ نے مجھے عافیت دی اور میں نہیں چاہتا کہ لوگ کسی شر اور فتنے میں مبتلا ہو جائیں۔" پھر اس کے بعد وہ کنواں پاٹ دیا گیا۔①

اس واقعہ کی تفصیل اس طرح ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس مدینہ تشریف لائے تو خیبر سے یہودیوں کا ایک وفد مدینے آیا اور مشہور جادوگر لبید بن اعصم سے ملا۔ اس کا تعلق قبیلہ بنوزریق سے تھا۔ یہودی لبید بن اعصم سے مخاطب ہو کر کہنے لگے:

① صحيح البخاري، بدءالخلق، باب صفة ابليس وجنوده، حديث: 3268 والطب، باب السحر، حديث: 5763 وصحيح مسلم، السلام، باب السحر، حديث: 2189 ومسند احمد: 62,57/6

''محمد (ﷺ) نے جو کچھ ہمارے ساتھ کیا ہے وہ تمھیں معلوم ہے، ہم نے ان پر جادو کرنے کی بہت کوشش کی، مگر کامیابی نہ ملی۔ اب ہم تمھارے پاس آئے ہیں کیونکہ تم ہمارے بڑے جادوگر ہو۔ لو! یہ تین اشرفیاں حاضر ہیں، انھیں قبول کرو اور محمد (ﷺ) پر ایک زور کا جادو کردو۔ اس زمانے میں نبی کریم ﷺ کے ہاں ایک یہودی لڑکا خدمت گزار تھا۔ اس سے ساز باز کر کے ان لوگوں نے رسولِ اکرم ﷺ کی کنگھی کا ایک ٹکڑا حاصل کرلیا جس میں آپ کے بال مبارک تھے۔ انھی بالوں اور کنگھی کے دندانوں پر جادو کیا گیا۔ لبید بن اعصم نے اس جادو کو ایک نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں رکھ کر بنو زریق کے ذروان نامی کنویں کی تہہ میں ایک پتھر کے نیچے رکھ دیا۔ ①

ایک روایت میں ہے کہ اس جادو کے اثر سے آپ کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ نے ازواجِ مطہرات میں سے کسی کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کیے ہیں، حالانکہ آپ نے کیے نہیں ہوتے تھے۔ ②

غرض اس جادو کا اثر آپ کے بعض خیالات پر ہوا۔ باقی وحی اور تبلیغِ رسالت میں اس کا کوئی اثر نہ ہو سکا۔ اس سے جو اثر ہوا اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی کچھ مصلحت تھی۔

اس جادو کی مدت میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے چالیس دن اور بعض نے کوئی اور مدت بیان کی ہے۔ لیکن ہم اس کی مدت کے

---

① تفهيم القرآن: 554/6

② صحيح البخاري، الطب، باب هل يستخرج السحر، حديث: 5765

بارے میں یہی کہہ سکتے ہیں کہ صحیح مدت کا علم اللہ ہی کو ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ، قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ، وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلاَتِ»

''سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچو! صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول! وہ (سات کام) کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، کسی شخص کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیر لینا اور پاک دامن، ایمان والی بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔''①

اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جادو سے بچنے کا حکم دیا ہے اور اس کو ہلاک کر دینے والے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے اور یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے، محض خام خیالی نہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ»

---

① صحيح البخاری، الوصايا، باب قول الله تعالى: ان الذين ياكلون اموال اليتامى حديث : 2766

''جس نے ستاروں کا علم سیکھا، گویا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا، پھر وہ ستاروں کے علم میں جتنا آگے جائے گا، اتنا اس کے جادو کے علم میں اضافہ ہوگا۔''①

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے علمِ نجوم کو جادو سیکھنے کا ایک راستہ بتایا ہے تاکہ مسلمان اس راستے سے بچ سکیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جادو ایک فن ہے۔ اس کو باقاعدہ طور پر حاصل کیا جا سکتا ہے اور یہی بات اللہ کے اس فرمان سے بھی معلوم ہوتی ہے:

﴿ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ﴾

''پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند اور بیوی میں جدائی ڈال دیں۔'' (البقرہ:102)

مذکورہ حدیث اور آیت دونوں جادو کا علم حاصل کرنے کی برائی کے ذیل میں آتی ہیں، اس سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ جادو دیگر علوم کی طرح ایک علم ہے اور اس کے چند اصول ہیں، جن پر اس کی بنیاد ہے۔

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبیِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

«لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ أَوْ تُطُيِّرَ لَهُ، أَوْ تَكَهَّنَ أَوْ تُكُهِّنَ لَهُ، أَوْ سَحَرَ أَوْ سُحِرَ لَهُ، وَمَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ»

''وہ شخص ہم میں سے نہیں، جو بدفالی کرے' یا اس کے لیے بدفالی کی

① سنن ابی داؤد، الطب، باب فی النجوم، حدیث: 3905

جائے، یا جو کہانت کرے یا اس کے لیے کہانت کی جائے، یا جو جادو کرے یا اس کے لیے جادو کیا جائے۔ اور جو شخص کسی نجومی کے پاس گیا اور جو کچھ اس نے کہا، اس نے اس کی تصدیق کی، تو اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ شریعت سے کفر کیا۔"①

اس حدیث میں نبیٔ اکرم ﷺ نے جادو سیکھنے اور جادوگر کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے اور نبی کسی ایسی چیز ہی سے منع فرماتا ہے جو حقیقت میں موجود ہو۔

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا:

«ثَلاَثَةٌ لاَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ خَمْرٍ، وَقَاطِعُ رَحِمٍ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ»

"تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے: شراب پینے والا، قطع رحمی کرنے والا، (اللہ کے حکم کے بغیر) جادو (کی تاثیر) پر یقین رکھنے والا۔"②

گویا نبیٔ اکرم ﷺ نے یہ عقیدہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کہ جادو بذات خود اثر انداز ہوتا ہے۔ لہٰذا ہر مومن پر یہ عقیدہ رکھنا لازم ہے کہ جادو یا کوئی اور چیز اللہ کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کرسکتی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾

"اور دراصل وہ بغیر اللہ کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔"

---

① صحيح الترغيب والترهيب للالباني، حديث: 3041 ومجمع الزوائد: 117/5

② مسند احمد: 399/4 ومسند ابي يعلى، حديث: 7248 ومجمع الزوائد: 74/5

«مَنْ أَتَى عَرَّافًا أَوْ سَاحِرًا أَوْ كَاهِنًا، فَسَأَلَهُ فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ»

”جو شخص کسی قیافہ شناس، کاہن یا جادوگر کے پاس گیا اور اس سے کچھ پوچھا اور اُس نے جو کچھ کہا، اس نے اس کی تصدیق کی، تو اس نے نبی اکرم ﷺ پر اتارے گئے دین سے کفر کیا۔“[1]

---

① صحیح الترغیب والترھیب للالبانی، حدیث : 3048 ومسند ابی یعلٰی حدیث : 5408 ومسند البزار ، حدیث : 1873 ومجمع الزوائد : 118/5

علم غیب کیا ہے؟

علم غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے، اسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ علمِ غیب کو اللہ تعالیٰ سے مخصوص رکھنا اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ الوہیت اور علم غیب ماننے میں گہرا تعلق ہے۔ قدیم زمانے سے لے کر آج تک انسان نے جس ہستی میں الوہیت کے کسی شائبہ کا گمان کیا ہے، اس کے متعلق یہ ضرور خیال کیا ہے کہ اس پر سب کچھ روشن ہے اور کوئی چیز اس پر پوشیدہ نہیں ہوتی۔ آپ نے اکثر اولیاء اللہ کے تذکروں میں پڑھا یا سنا ہوگا کہ پیر اپنے مریدوں کے حالات سے آگاہ ہوتا ہے، پھر ایسے بے شمار واقعات بھی ان تذکروں میں پائے جاتے ہیں۔ ایسے سب قصے اس لیے گھڑ لیے جاتے ہیں کہ ان پیروں میں الوہیت کی صفات کو تسلیم کیا اور کرایا جائے، اگرچہ زبان سے ان کا اقرار نہ کیا جائے۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں، انبیاء و رسل کو بھی اتنا ہی علم ہوتا ہے، جتنا اللہ تعالیٰ وحی والہام کے ذریعے سے انھیں بتا دیتا ہے اور جو علم کسی کے بتانے سے حاصل ہو اس کے جاننے والے کو عالم الغیب نہیں کہا جاتا۔ عالم الغیب تو وہ ہے جو بغیر کسی واسطے اور ذریعے کے اور بغیر حواس خمسہ کے ذاتی طور پر ہر چیز کا علم رکھے، ہر حقیقت سے باخبر ہو اور مخفی سے مخفی چیز بھی اس کے دائرۂ علم سے باہر نہ ہو۔ یہ صفت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اس لیے صرف وہی عالم الغیب ہے اس کے سوا کائنات میں کوئی عالم الغیب نہیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

«وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُخْبِرُ بِمَا يَكُونُ فِي غَدٍ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ، وَاللهُ يَقُولُ»

''اور جو شخص یہ گمان رکھتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کل کو پیش آنے والے حالات کا علم رکھتے ہیں، اس نے اللہ پر بہت بڑا بہتان باندھا، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾

''کہہ دیجیے کہ آسمان والوں میں سے اور زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا۔'' (النمل:65) ①

قرآنِ مجید اور صحیح احادیث میں اس مضمون کو بصراحت ذکر کیا گیا ہے، جن سے ہر صاحبِ عقل وشعور بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب کا علم نہیں جانتا اور یہ صرف اللہ کا خاصہ ہے چند آیات اور احادیث ہم ذکر کیے دیتے ہیں، سورۃ الانعام میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴾

''اور اسی کے پاس غیب کی چابیاں ہیں، جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور اسے جنگلوں اور دریاؤں کی سب چیزوں کا علم ہے اور کوئی پتا

---

① صحیح مسلم ، الایمان ، باب معنی قول اللّٰہ عزوجل ''ولقد رءاہ نزلۃ اخری'' حدیث: 177

نہیں جھڑتا مگر وہ اس کو جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں میں دانہ اور کوئی ہری یا سوکھی چیز نہیں ہے مگر کتاب روشن میں (لکھی ہوئی) ہے۔'' (الانعام:59)

سورۃ الاحقاف میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو حکم دیا ہے کہ آپ تمام لوگوں کو آگاہ کر دیں کہ مجھے اس بارے کوئی علم نہیں کہ روزِ قیامت میرے اور تمہارے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِىْ مَا يُفْعَلُ بِىْ وَلَا بِكُمْ ﴾

''کہہ دیجیے کہ میں کوئی انوکھا رسول نہیں آیا اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔'' (الاحقاف:9)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی مشہور حدیث میں ہے کہ جب جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا:

«مَا الْمَسْؤُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ»

''اس بارے میں جواب دینے والا پوچھنے والے سے زیادہ کچھ نہیں جانتا۔''①

سورۂ ھود میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّه ﴾

---

① صحیح البخاری، الایمان ، باب سوال جبریل النبی ﷺ عن الایمان حدیث: 50 و مسلم ، الایمان، حدیث : 8

''آسمانوں اور زمین کا علمِ غیب اللہ ہی کو ہے، تمام کاموں کا رجوع بھی اسی کی جانب ہے۔'' (ھود: 123)

اسی طرح سورۃ الکہف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَ اَسْمِعْ ﴾

''آسمانوں اور زمین کا غیب صرف اسی کو حاصل ہے، کیا ہی خوب دیکھنے والا اور کیا ہی خوب سننے والا ہے۔'' (الکہف: 26)

ان آیات اور احادیث سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ علمِ غیب صرف اور صرف اللہ کا خاصہ ہے، اللہ کے سوا کوئی ہستی ایسی نہیں ہے جسے علمِ غیب ہو، حتیٰ کہ انبیاء و رسل کو بھی اتنا ہی علم تھا جتنا کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے انھیں الہام کر دیا جاتا تھا، اس کے سوا انھیں کچھ بھی علم نہ تھا، جیسا کہ قرآنِ مجید میں کئی ایک انبیاء کی زبانی اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے۔

بعض لوگ جنات کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ انھیں غیب کا علم ہے، حالانکہ جس طرح انسان سمیت دیگر مخلوقات اس علم سے بے بہرہ ہیں، اسی طرح جنات بھی اس علم سے ناواقف ہیں۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام کے زمانے کے لوگوں کا خیال تھا کہ جنات غیب داں ہیں، اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اس کی نفی فرمائی بلکہ عملی طور پر انھیں باور کرایا کہ جنات علم غیب نہیں رکھتے۔ ہوا یوں کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام نے جنات کو بیت المقدس کی تعمیر پر معمور کیا، جنات آپ کے فرمان کے تحت کام کاج میں مصروف ہو گئے۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام ان کی نگرانی کرتے، آپ اپنی چھڑی کے سہارے کھڑے ہو جاتے اور انھیں دیکھتے رہتے۔ معمول کے مطابق چھڑی پر ٹیک

لگائے آپ ان کی نگرانی کر رہے تھے کہ آپ کا انتقال ہوگیا۔ انتقال کے بعد بھی آپ لکڑی کے سہارے پر کھڑے ہی رہے اور جنات انھیں زندہ سمجھتے ہوئے سر جھکائے اپنے اپنے سخت کاموں میں مشغول رہے۔ تقریباً سال اسی طرح گزر گیا چونکہ دیمک آپ کی لکڑی کو چاٹ رہی تھی، سال گزرنے پر وہ اسے کھا گئی ، اور سیدنا سلیمان علیہ السلام گر پڑے، تب جنوں کو پتا چلا کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ اس وقت تمام انسانوں اور جنوں پر واضح ہوگیا کہ جنات غیب داں ہرگز نہیں ہیں۔ اگر وہ غیب داں ہوتے تو کبھی اتنی ذلت کی مشقت میں مبتلا نہ رہتے۔ سورۂ سبا میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴾

”جب وہ (سلیمان علیہ السلام) گر پڑے، تو اس وقت جنوں نے جان لیا کہ اگر وہ غیب داں ہوتے تو اس ذلت کی مصیبت میں مبتلا نہ رہتے۔“ (سبا: 14)

لہٰذا ثابت ہوا کہ علمِ غیب صرف اللہ ہی کا خاصہ ہے، مخلوق میں سے کسی کو یہ علم حاصل نہیں۔

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

جنات اور شیاطین

گزشتہ بحث میں ہم نے جادو کے وجود کو ثابت کیا ہے۔ اب ہم جنوں اور شیطانوں کا ذکر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ مخلوق فرشتوں اور انسانوں سے مختلف وجود رکھتی ہے، انسانوں، جنوں اور شیاطین کے درمیان مشترکہ بات یہ ہے کہ انسانوں کی طرح ان میں بھی عقل ہے، سوجھ بوجھ ہے، خیر اور شر کے راستوں کے اختیار کرنے کی قدرت ان میں موجود ہے۔ اب چونکہ یہ مخلوق انسانوں کی نظروں سے پوشیدہ ہے، اس لیے اسے جن کہا جاتا ہے۔

علامہ ابنِ عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زبان اور کلام کا علم رکھنے والوں کے نزدیک جنوں کے کئی مراتب ہیں، جب خالصتاً جنّ کا ذکر مقصود ہو تو اسے جنی یا جنّ کہا جاتا ہے۔ اس کے برعکس وہ جن مراد ہوں جو انسانوں کے ساتھ رہتے ہیں تو انھیں عامر کہا جاتا ہے، اس کی جمع عُمَّار ہے۔ اگر وہ جن مقصود ہوں جو بچوں پر آتے ہیں تو انھیں ارواح کہا جاتا ہے، اگر ان میں خباثت اور ستایا جانا پایا جائے تو انھیں شیطان کہا جاتا ہے، اور اگر ان میں ان امور (خباثت اور ستانے) کی زیادتی ہو تو وہ مَارِد کہلاتے ہیں۔ اگر ان کا معاملہ بہت زیادہ قوی اور سنگین ہو تو ان کو عِفْرِیت کہا جاتا ہے، اس کی جمع عَفَارِیت ہے۔

سیدنا ابوثعلبہ خُشَنِی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْجِنُّ عَلٰی ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ: صِنْفٌ كِلَابٌ وَحَيَّاتٌ وَصِنْفٌ يَطِيرُونَ فِي الْهَوَاءِ وَصِنْفٌ يَحُلُّونَ وَيَظْعَنُونَ»
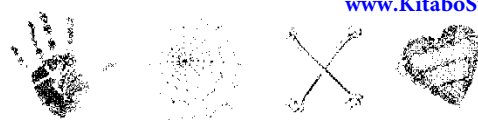
''جنوں کی تین قسمیں ہیں: پہلی وہ جو سانپوں اور کتوں کی شکل میں ہوتے ہیں، دوسری وہ جو ہوا میں اُڑتے ہیں، تیسری وہ جو اترتے اور کوچ کرتے ہیں (یعنی کسی کو ستاتے نہیں)۔''①

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جن اور شیطان انتہائی خوفناک اور بدشکل ہوتے ہیں، لیکن اس بارے میں کوئی قطعی علم موجود نہیں۔ البتہ قرونِ وسطیٰ کے عیسائی شیطان کی تصویر ایک گھنی ڈاڑھی والے موٹے تازے مرد کی شکل پر بناتے تھے، اس کے ہونٹوں سے دھوئیں کے لہریے نکل رہے ہوتے تھے، بکرے کی طرح اس کے سم، دم اور سینگ بھی ہوتے تھے۔

جنوں اور شیطانوں کے دل، کان اور آنکھ کا ہونا سورۂ اعراف کی آیت 179 سے واضح ہے۔ جہاں تک شیطان کے دو سینگوں کا تعلق ہے تو ایک حدیث میں پوری وضاحت سے یہ بات موجود ہے، سیدنا عمرو بن عَبَسَہ سُلَمِی رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

«صَلِّ صَلاَةَ الصُّبْحِ ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلاَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَي شَيْطَانٍ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ، ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلاَةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ... ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلاَةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ، فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَي شَيْطَانٍ ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ»

① صحيح ابن حبان (بترتيب ابن بلبان) حديث : 6156
ومجمع الزوائد : 136/8 والمستدرك للحاكم : 456/2

''صبح کی نماز پڑھو، پھر سورج نکلنے اور بلند ہو جانے تک نماز سے رکے رہو، کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔ اس وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد نماز پڑھ سکتے ہو، اس لیے کہ نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں...... پھر سورج ڈوبنے کے وقت نماز نہ پڑھو، کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ڈوبتا ہے اور کافر اس وقت اسے سجدہ کرتے ہیں۔'' ①

اس کے علاوہ بعض دوسری احادیث میں بھی شیطان کے دو سینگوں کا ذکر ملتا ہے۔

جنوں اور شیطانوں کا کھانا پینا اور بعض دیگر صفات

شیاطین بھی جنوں ہی میں سے ہیں، یہ کھاتے اور پیتے بھی ہیں، ان کی غذا کبھی انسانوں جیسی اور کبھی انسانوں سے مختلف ہوتی ہے، مگر ان کے کھانے پینے کے طور طریقے عام طور پر انسانوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لاَ تَسْتَنْجُوا بِالرَّوْثِ وَلاَ بِالْعِظَامِ ، فَإِنَّهُ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ»

''گوبر اور ہڈیوں سے استنجا نہ کرو، اس لیے کہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی غذا ہے۔'' ②

اسی طرح صحیح مسلم کی حدیث ہے، سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنات کا ایک نمائندہ بلا کر لے گیا، میں نے

---

① صحيح مسلم، صلاة المسافرين، باب اسلام عمرو بن عبسة، حديث :832

② جامع الترمذي ، الطهارة، باب ماجا، في كراهية ما يستنجى به، حديث :18

انھیں قرآن پڑھ کر سنایا، پھر جنوں نے مجھ سے کھانا طلب کیا تو میں نے کہا:

«لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ، أَوْفَرَ مَا يَكُونُ لَحْمًا، وَكُلُّ بَعْرَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ»

''تمھاری غذا ہر وہ ہڈی ہے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو، وہ تمھارے ہاتھوں میں آتے ہی پہلے سے زیادہ گوشت سے بھر جائے گی اور ہر اونٹ کی مینگنی اور گوبر تمھارے جانوروں کا چارا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

«فَلاَ تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُم»

''لہٰذا تم ان دونوں چیزوں سے استنجا نہ کرو، کیونکہ وہ تمھارے (جن) بھائیوں کا کھانا ہے۔''

بعد میں نبیٔ اکرم ﷺ ہمیں اس جگہ لے گئے، اور ہمیں ان کے نشانات اور آتشیں علامات دکھائیں۔''②

یہاں ہم یہ بھی واضح کر دیں کہ بعض امور پر جنوں اور شیطانوں کو قدرت حاصل ہے، مثلاً وہ بہت تیزی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکتے ہیں، اس سلسلے میں ایک مشہور واقعہ ہے کہ جنوں میں سے ایک مشہور جنّ عفریت نے سیدنا سلیمان علیہ السلام کے پاس ملکۂ یمن کا تخت مجلس برخاست ہونے سے پہلے پہلے بیت المقدس حاضر کر دینے کا کہا تھا۔ سورۂ نمل میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ

---

② صحیح مسلم، الصلاة، باب الجهر بالقراءة في الصبح والقراءة على الجن، حديث: 450

وَاِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ﴾

''ایک قوی ہیکل جن کہنے لگا: وہ میں آپ کو لا دیتا ہوں، اس سے پہلے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں اور بلاشبہ میں اس کی طاقت رکھتا ہوں اور امین بھی ہوں۔'' (النمل:39)

اسی طرح جنات فضا میں پرواز کر سکتے ہیں۔ نبیٔ اکرم ﷺ کی بعثت سے قبل یہ آسمانوں تک چڑھتے تھے اور آسمانوں پر ہونے والی گفتگو میں سے کچھ خبریں چرا لاتے تھے، لیکن جب رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی تو آسمانوں کی نگرانی اور پہرے داری میں اضافہ کر دیا گیا، اس کا تذکرہ سورۃ الجن میں یوں ہے:

﴿ وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِیْدًا وَّ شُهُبًا وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ یَّسْتَمِعِ الْاٰنَ یَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ﴾

''اور ہم نے آسمان کو ٹٹول کر دیکھا تو اسے سخت چوکیداروں اور سخت شعلوں سے پُر پایا۔ اس سے پہلے ہم باتیں سننے کے لیے آسمان میں جگہ جگہ بیٹھ جایا کرتے تھے، اب جو بھی کان لگاتا ہے، وہ ایک شعلے کو اپنی تاک میں پاتا ہے۔'' (الجن:9,8)

اسی طرح جنات اور شیاطین کے اندر انسانوں اور حیوانوں کی شکلیں اختیار کرنے کی قدرت پائی جاتی ہے۔ چنانچہ غزوۂ بدر کے دن مشرکین کے پاس ایک شیطان کا سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کی شکل میں آنا اور ان کی نصرت کا وعدہ کرنا ایک مشہور تاریخی واقعہ ہے۔ یہی موقع تھا جب سورۂ انفال کی درج ذیل آیت نازل ہوئی:

﴿وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ﴾

''اور جب کہ شیطان ان کے اعمال انھیں خوشنما کر کے دکھا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ لوگوں میں سے کوئی بھی آج تم پر غالب نہیں آسکتا اور میں خود بھی تمہارا حمایتی ہوں۔'' (الانفال:48)

جنّ وشیاطین کا وجود

(قرآن وسنت کی روشنی میں)

یہ بات بھی آپ کے احاطۂ علم میں ہونی چاہیے کہ جن' شیطان اور جادوگر کے درمیان بہت گہرا تعلق ہے جبکہ جادو کی بنیاد ہی جنات اور شیاطین ہیں۔ بعض لوگ جنات کے وجود ہی کا انکار کرتے ہیں۔ اسی بنیاد پر جادو کی تاثیر کے قائل نہیں۔ لہٰذا پہلے جنات اور شیاطین کے وجود پر دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔ سب سے قبل ہم قرآنِ کریم سے دلائل پیش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ﴾

''اور یاد کرو! جب کہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں۔'' (احقاف:29)

اسی طرح اللہ تعالیٰ سورۂ انعام میں فرماتا ہے:

﴿ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ﴾

''اے جنوں اور انسانوں کی جماعت! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے، جو تم سے میرے احکام بیان کرتے اور تمہیں آج کے اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے۔'' (الانعام:131)

سورۂ جن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا

قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴾

"(اے محمد ﷺ) آپ کہہ دیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔" (جن: 1)

اسی سورت میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ﴾

"بات یہ ہے کہ چند انسان بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے۔" (جن: 6)

سورۂ مائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴾

"شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض واقع کرادے اور اللہ کی یاد اور نماز سے تم کو باز رکھے، لہٰذا اب بھی باز آجاؤ۔" (المائدہ: 91)

سورۃ النور میں اللہ تعالیٰ کا فرمان اس طرح ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ﴾

"اے ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم نہ چلو، جو شخص شیطانی قدموں

کی پیروی کرے تو وہ تو بے حیائی اور برے کاموں ہی کا حکم کرے گا۔'' (النور 21)

اس کے علاوہ بھی قرآنِ مجید کی بہت ساری آیات اس بارے میں موجود ہیں بلکہ جنات کے متعلق ایک مکمل سورت قرآنِ مجید میں موجود ہے۔ لفظ جن قرآنِ مجید میں 22 مرتبہ آیا ہے۔ لفظ الجانّ سات مرتبہ اور لفظ شیطان 68 مرتبہ اور لفظ شیاطین 17 مرتبہ ذکر کیا گیا ہے۔ اسی سے اس موضوع کے متعلق قرآنی دلائل کی کثرت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

احادیث میں بھی اس مسئلے کو صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، چند احادیث ہم بیان کیے دیتے ہیں:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات ہم سے اچانک غائب ہو گئے، چنانچہ ہم آپ کو وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کرنے لگے۔ ہم نے آپس میں کہا' شاید آپ کو اغوا کر لیا گیا ہے یا پھر قتل کر دیا گیا ہے۔ ہماری وہ رات انتہائی پریشانی کے عالم میں گزری۔ صبح ہوئی تو ہم نے آپ کو غار حرا کی طرف سے آتے دیکھا۔ ہم نے آپ کو بتایا کہ رات آپ اچانک ہم سے غائب ہو گئے تھے۔ ہم نے آپ کو بہت تلاش کیا' لیکن آپ کے نہ ملنے پر رات بھر پریشان رہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ، فَذَهَبْتُ مَعَهُ، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ»

''میرے پاس جنات کا ایک نمائندہ آیا تھا تو میں اس کے ساتھ چلا گیا اور جا کر انھیں قرآن سنایا۔''

پھر نبی کریم ﷺ ہمیں لے کر اس جگہ پر گئے اور ہمیں ان کے نشانات اور ان کی آتشیں علامات دکھائیں اور آپ نے یہ بھی بتایا کہ جنوں نے آپ سے کچھ مانگا تو آپ نے فرمایا:

«لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْفَرَ مَايَكُونُ لَحْمًا، وَكُلُّ بَعْرَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ»

"ہر ایسی ہڈی تمہاری غذا ہے جس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہو، وہ تمہارے ہاتھوں میں آتے ہی پہلے سے زیادہ گوشت سے بھر جائے گی، اور ہر اونٹ کی مینگنی اور گوبر تمہارے جانوروں کا چارہ ہے۔"

پھر نبی ﷺ ہم سے کہنے لگے:

«فَلاَ تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُم»

"لہٰذا تم ان دونوں (گوبر اور ہڈی) کے ساتھ استنجا نہ کیا کرو، کیونکہ وہ تمہارے (جن) بھائیوں کا کھانا ہے۔"①

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

«إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ لِلصَّلاَةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لاَ يَسْمَعُ مَدَىٰ صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلاَ إِنْسٌ وَلاَ شَيْءٌ إِلاَّ شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

① صحيح مسلم، الصلاة، باب الجهر بالقراءة فى الصبح والقراءة على الجن، حديث: 450 و مسند احمد: 436/1

''میرا خیال ہے کہ تمھیں بکریاں اور دیہاتی ماحول بہت پسند ہے۔ لہٰذا جب تم اپنی بکریوں یا اپنے دیہات میں ہو اور اذان کہو تو اپنی آواز بلند کر لیا کرو، کیونکہ مؤذن کی آواز کو جن، انسان اور جو چیز بھی سنتی ہے، وہ قیامت والے دن اس کے حق میں گواہی دے گی۔''

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ ①

اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند ساتھیوں کو لے کر نکلے، آپ کا ارادہ عکاظ کے بازار میں جانے کا تھا۔ ادھر شیاطین اور آسمان سے آنے والی خبروں کے درمیان رکاوٹیں پیدا کر دی گئی تھیں اور ان شیطانوں پر ستارے ٹوٹنے لگ گئے تھے، چنانچہ جب وہ اپنی قوم کے پاس خالی واپس آتے تو آکر انھیں بتاتے کہ ہمیں کئی رکاوٹوں کا سامنا ہے اور ہمیں شہابِ ثاقب کی مار پڑنے لگ گئی ہے، وہ آپس میں کہنے لگے ضرور کوئی خاص بات پیش آئی ہے، لہٰذا مشرق و مغرب میں پھیل جاؤ اور دیکھو کہ یہ رکاوٹیں کیوں پیدا ہو رہی ہیں۔

چنانچہ تہامہ کا رخ کرنے والے شیاطین یعنی جنات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنکلے۔ آپ اس وقت نخلہ میں تھے اور عکاظ میں جانے کا ارادہ فرما رہے تھے۔

---

① صحیح البخاری، الاذان، باب رفع الصوت بالنداء، حدیث: 609 وسنن النسائی، الصلاۃ، باب رفع الصوت بالاذان، حدیث: 645 وسنن ابن ماجہ، الاذان والسنۃ فیھا، باب فضل الاذان وثواب المؤذنین، حدیث: 723 والموطا، ص: 22 (حدیث: 155)

نبی کریم ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی تو ان جنات کے کانوں میں قرآن کی آواز پڑی وہ اسے غور سے سننے لگے اور کہنے لگے:

«هٰذَا وَاللهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ»

''اللہ کی قسم! یہی وہ چیز ہے جو ہمیں آسمان کی خبریں سننے سے روک رہی ہے۔'' پھر یہ اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے کہا:

﴿اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا﴾

''ہم نے عجیب وغریب قرآن سنا ہے جو کہ بھلائی کا راستہ دکھاتا ہے، لہٰذا ہم تو اس پر ایمان لے آئے ہیں اور ہم ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہیں بنائیں گے۔''

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر سورۂ جن نازل فرمائی اور آپ کو جنوں کی بات چیت کے بارے میں بذریعہ وحی آگاہ کر دیا۔ ①

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ»

''فرشتوں کو نور سے، جنات کو آگ کی لو سے اور آدم علیہ السلام کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جو تمہارے لیے بیان کر دی گئی ہے۔ یعنی مٹی سے۔'' ②

---

① صحیح البخاری، الاذان، باب الجهر بقراءة صلاة الصبح، حدیث: 773 وصحیح مسلم، الصلاة، باب الجهر بالقراءة فی الصبح والقراءة علی الجن، حدیث: 449

② صحیح مسلم، الزهد، باب فی احادیث متفرقة، حدیث: 2996 ومسند احمد: 153/6

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّم»

''بے شک شیطان انسان (کے جسم) میں خون کی مانند گردش کرتا ہے۔''①

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَاأَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ ،وَ إِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ»

''تم میں سے جب کوئی کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پانی پیے تو دائیں ہاتھ سے پیے، کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔''②

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ إِلاَّ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ ، غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُوهُرَيْرَةَ : ﴿ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴾

''ہر ایک بنی آدم جب پیدا ہوتا ہے تو پیدائش کے وقت شیطان اسے چھوتا ہے اور بچہ شیطان کے چھونے سے زور سے چیختا ہے، سوائے مریم اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کے۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (اس کی

---

① صحیح مسلم، السلام ، باب بیان انه یستحب لمن رؤی خالیا بامراۃ ، حدیث : 2174، 2175 ومسند احمد :156/3 ومسند ابی یعلی، حدیث :3470

② صحیح مسلم، الاشربة ، باب آداب الطعام والشراب واحکامها ، حدیث :2020

وجہ مریم علیہا السلام کی والدہ کی یہ دعا ہے کہ اے اللہ!) میں اسے (مریم کو) اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔''①

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایسے شخص کا ذکر کیا جو صبح ہونے تک سویا رہا، تو آپ نے فرمایا:

«ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ»

''یہ وہ شخص ہے جس کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔''②

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْهُ وَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ فَإِنَّهَا لاَ تَضُرُّهُ»

''اچھا خواب اللہ کی طرف سے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ لہٰذا جو شخص خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ (تین مرتبہ) اپنی بائیں طرف تھوک دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔ ایسا کرنے سے بُرا خواب اس کے لیے نقصان دہ نہیں ہوگا۔''③

---

① صحیح البخاری، احادیث الانبیاء، باب قول اللّٰہ تعالٰی (واذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اھلھا مکانا شرقیا)، حدیث : 3431 وصحیح مسلم الفضائل ، باب فضائل عیسٰی علیہ السلام ، حدیث : 2366

② صحیح البخاری، بدء الخلق، باب صفة ابلیس وجنودہ، حدیث : 3270 وصحیح مسلم، صلاة المسافرین ، باب الحث علی صلاة اللیل وان قلت حدیث : 774 ومسند احمد : 375/1 ومسند ابی یعلٰی، حدیث : 5091

③ صحیح البخاری، التعبیر، باب الرؤیا الصالحة جزء من ستة واربعین جزءًا من النبوة، حدیث : 6986 و صحیح مسلم، الرؤیا ، باب فی کون الرؤیا من اللّٰہ وانھا جزء من النبوة ، حدیث : 2261

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ، فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فَمِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ»

"تم میں سے جب بھی کوئی جمائی لے تو اپنے ہاتھ کو منہ کے اوپر رکھ لے کیونکہ ایسا نہ کرنے کی وجہ سے شیطان (منہ میں) داخل ہو جاتا ہے۔"①

اس موضوع سے متعلقہ احادیث کثرت سے ہیں' مثال کے طور پر چند احادیث بیان کردی گئی ہیں۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اگر کسی پر جنوں اور ان کی گفتگو کی کیفیت واضح نہ ہو تو وہ محض اپنی لاعلمی کی بنا پر ان کے وجود کا انکار نہ کرے، خاص طور پر ایسی صورت میں جبکہ ان کا وجود کتاب و سنت کے دلائل کے علاوہ اور بہت سے ذرائع سے ثابت ہے۔ مثال کے طور پر بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے ان کو بچشمِ خود دیکھا ہے۔ اور وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے ان کو دیکھا ہے جنہوں نے جنوں کو دیکھا۔ ان کے علاوہ ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے جنوں سے بات چیت کی ہے، یا جنوں نے ان سے بات کی ہے۔ ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے جنوں کو نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع کیا ہے اور ان میں نیک اور برے ہر طرح کے لوگ شامل ہیں۔"②

ان دلائل سے واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ جنات اور شیاطین کا وجود کوئی وہم نہیں' حقیقت ہے' اس حقیقت کو وہم وہی شخص کہہ سکتا ہے جو ضدی اور مغرور ہو۔

① صحیح مسلم، الزهد، باب تشميت العاطس، وكراهة التثاؤب، حديث:2995 و سنن الدارمي، حديث: 1382 ومسند احمد: 37/3

② مجموعة الفتاوى: 232/4

جنات کہاں رہتے ہیں؟

انسانوں کی طرح جن بھی اسی زمین پر رہنے والی مخلوق ہے لیکن وہ عام طور پر اندھیری جگہوں، بوسیدہ اور غیر آباد مکانوں، بے آب و گیاہ میدانوں، لق دق صحراؤں بیابان جنگلوں، پہاڑوں، وادیوں، قبرستانوں، ویران مساجد، کنوئیں سمندروں، کھیتوں کھلیانوں، گھاس پھوس کے گوداموں، بلوں اور سوراخوں ، مکان کی چھتوں اور دراڑوں، درختوں، غاروں، خندقوں، گھاٹیوں، اونٹوں کے باڑوں اور نجاست کے مقامات، مثلاً حمامات وغیرہ میں رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

''ان جگہوں میں سے بیشتر مقامات جنوں کے ٹھکانے اور جگہیں ہیں۔''[1]

لیکن اس کے ساتھ ساتھ بعض جن اُن دکانوں اور مکانوں میں بھی بستے ہیں جن میں انسان مقیم تو ہوں، لیکن اللہ کا نام لینے، اللہ کا ذکر، تلاوت قرآن کریم، نماز اور دعاؤں سے غافل ہوں۔

غروب آفتاب کے ساتھ اندھیرا ہوتے ہی شیاطین بکثرت پھیل جاتے ہیں اس دوران میں اپنے بچوں کو گھروں سے باہر نکلنے سے روک کر رکھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

«إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ ـ أَوْ أَمْسَيْتُمْ ـ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ . فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَحُلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ

---

① مجموعة الفتاویٰ: 41,40/19

لاَ يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا»

''رات کی جب ابتدا ہو یا (آپ نے فرمایا) جب شام ہو تو اپنے بچوں کو روک لو (اور گھر سے باہر نہ نکلنے دو) کیونکہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں، پھر جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے تو انھیں چھوڑ دو اور دروازے بند کر لو اور اس وقت اللہ کا نام لو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا۔''①

بعض احادیث میں مروی ہے کہ شیاطین دھوپ اور چھاؤں کے درمیان بیٹھنا پسند کرتے ہیں، چنانچہ سیدنا ابو عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَجْلِسَ بَيْنَ الضِّحِّ وَالظِّلِّ وَقَالَ: مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ»

''نبی کریم ﷺ نے ایسی جگہوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے جہاں انسان کے جسم کے کچھ حصے پر دھوپ اور کچھ پر سایہ ہو اور فرمایا کہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔''②

اسی طرح جن اور شیاطین ان مقامات پر جمع ہونا زیادہ پسند کرتے ہیں جہاں وہ آسانی کے ساتھ فتنہ و فساد پھیلا سکیں، مثلاً بازار وغیرہ۔ چنانچہ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض اصحاب کو وصیت فرمائی تھی:

---

① صحیح البخاری، بدء الخلق، باب تغطیة الانا‌ء، حدیث: 5623
وصحیح مسلم، الاشربة، باب استحباب تخمیر الانا‌ء وهو تغطیته وایکا‌ء السقا‌ء، واغلاق الابواب ...... حدیث: 2013,2012

② سلسلة الاحادیث الصحیحة للالبانی، حدیث: 838

«لاَ تَكُونَنَّ، إِنِ اسْتَطَعْتَ، أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلاَ آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا، فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهُ»

''اگر ممکن ہو تو بازار میں داخل ہونے والا پہلا شخص اور بازار سے نکلنے والا آخری شخص بننے سے بچو، کیونکہ یہ شیاطین کا میدانِ جنگ ہے اور وہیں اس کا جھنڈا کھڑا ہوتا ہے۔'' ①

اسی طرح ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل خانے اور اونٹوں کے باڑوں میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ غسل خانے میں نماز کی ممانعت کا سبب نجاست کے ساتھ اس میں شیطانوں کا ٹھکانا ہونا بھی ہے۔ اونٹوں کے باڑوں میں نماز کی ممانعت کے بارے میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لاَ تُصَلُّوا فِي مَبَارِكِ الإِبِلِ، فَإِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِينِ، وَسُئِلَ عَنِ الصَّلاَةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَقَالَ: صَلُّوا فِيهَا، فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ»

''اونٹوں کے باڑوں میں نماز نہ پڑھو، کیونکہ اونٹ شیطانوں میں سے ہیں، بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھنے کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھ لو، کیونکہ وہ باعثِ برکت ہیں۔'' ②

ایک روایت میں عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے اونٹوں کا شیاطین سے پیدا ہونا صراحت کے ساتھ مروی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

① صحیح مسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل ام سلمة ام المومنین رضی اللہ عنہا حدیث : 2451

② سنن ابی داود، الصلوة، باب النهی عن الصلاة فی مبارك الابل، حدیث :493

«صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلاَ تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ فَإِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ»

''بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھو لیکن اونٹوں کے باڑوں میں نماز نہ پڑھو کیونکہ انھیں شیطانوں سے پیدا کیا گیا ہے۔''①

ایک روایت میں رسول اللہ ﷺ کے یہ الفاظ بیان ہوئے ہیں:

«إِنَّ الإِبِلَ خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ، وَإِنَّ وَرَاءَ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانًا»

''بے شک اونٹ کو شیطانوں سے پیدا کیا گیا ہے اور ہر اونٹ کے پیچھے ایک شیطان ہوتا ہے۔''②

اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کی ممانعت کے علاوہ یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ صرف اونٹ ہی ایسا حلال جانور ہے جس کا گوشت کھا کر وضو کرنا ضروری ہے چنانچہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹ کے گوشت سے وضو کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

«تَوَضَّؤُا مِنْهَا» ''اس سے وضو کرو۔''

پھر جب بکری کے گوشت کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا:

«لاَ تَوَضَّؤُا مِنْهَا» ''اس سے وضو نہ کرو۔''③

اسی طرح جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ''ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے

---

① سنن ابن ماجه، الصلوة، باب الصلوة فى اعطان الابل ومراح الغنم، حديث :769

② صحيح الجامع، حديث :1579

③ سنن ابى داود، الطهارة، باب الوضوء من لحوم الابل، حديث : 184

سوال کیا کہ کیا ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کریں؟ تو آپ نے فرمایا:

«إِنْ شِئْتَ، فَتَوَضَّأْ، وَإِنْ شِئْتَ، فَلاَ تَوَضَّأْ»

''اگر چاہو تو وضو کرلو، اور اگر نہ چاہو تو وضو نہ کرو۔''

پھر سوال کیا کہ کیا ہم اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«نَعَمْ، فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ»

''ہاں اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو۔''①

بعض احادیث میں ہے کہ ابلیس اپنا تخت پانی پر (اور بعض روایات کے مطابق سمندر پر) سجاتا ہے، جہاں سے وہ اپنی فوج کے کارندوں کو لوگوں کو فتنہ فساد میں مبتلا کرنے کے لیے روانہ کرتا ہے۔ چنانچہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

«إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً، يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا، قَالَ: ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ: فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ: نِعْمَ أَنْتَ»

''بے شک ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے، پھر اپنی فوج کو روانہ کرتا ہے...... پھر ان میں سے ایک فوجی واپس آ کر کہتا ہے: میں نے ایسا اور ویسا کیا، تو ابلیس کہتا ہے: تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر ان میں سے دوسرا

① صحیح مسلم، الحیض، باب الوضوء من لحوم الإبل، حدیث: 360

فوجی آ کر کہتا ہے: میں نے اس شخص کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہ ڈال دی۔ ابلیس اسے اپنے قریب کر کے کہتا ہے: تو ہے کام کا آدمی (جس نے یہ بڑا کارنامہ انجام دیا ہے)''

راوی کہتا ہے، میرا خیال ہے آپ نے اس کے بعد فرمایا:

''شیطان اس کو اپنے ساتھ چمٹا لیتا ہے۔''①

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابلیس کے عرش کا سمندر پر ہونا بھی مروی ہے، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا تھا:

«تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ»

''تو ابلیس کا تخت سمندر پہ دیکھتا ہے۔''②

بعض روایات میں شام کے ایک ثقہ تابعی یزید بن یزید بن جابر رحمہ اللہ سے منقول ہے، وہ فرماتے ہیں:

''بعض مسلمانوں کے گھروں کی چھتوں میں مسلمان جن بسے ہوئے تھے۔ جب گھر والے اپنا دوپہر کا کھانا لگاتے تو وہ بھی نیچے اُترتے اور ان کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھاتے اور اسی طرح جب رات کا کھانا لگایا جاتا تو بھی وہ اُترتے اور ان کے ساتھ رات کا کھانا کھاتے تھے۔''③

---

① صحیح مسلم، صفات المنافقین، باب تحریش الشیطان، وبعثه سرایاه لفتنة الناس وان مع کل انسان قرینا، حدیث: 2813

② صحیح مسلم، الفتن، باب ذکر ابن صیاد، حدیث: 2925

③ فتح الباری (دارالسلام): 416/6

جہاں تک جنوں اور شیطانوں کی سواریوں کا تعلق ہے، تو اس بارے میں قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ ﴾

''ان میں سے جسے بھی تو اپنی آواز سے بہکا سکے بہکا لے اور ان پر اپنے پیادے اور گھوڑے (سوار) چڑھالا۔'' (بنی اسرائیل: 64)

اس آیت سے پتا چلتا ہے کہ شیطان کے پاس بھی گھوڑے اور سواریاں ہوتی ہیں۔

جادو کیا ہے؟

جادو کے لیے عربی زبان میں سحر کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ علماء اس کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:

''سحر وہ عمل ہے جس میں پہلے شیطان کا قرب حاصل کیا جاتا ہے، پھر اس سے مدد لی جاتی ہے۔''①

جادو کی ایک اور تعریف یہ بیان کی جاتی ہے: ''سحر دراصل کسی چیز کو اس کی حقیقت سے پھیر دینے کا نام ہے۔''

کیونکہ جادوگر باطل کو حق بنا کر پیش کرتا ہے اور کسی چیز کو اس کی حقیقت سے ہٹا کر سامنے لاتا ہے، گویا وہ اس کو اصل حقیقت سے پھیر دیتا ہے۔②

شمر، ابنِ ابی عائشہ سے بیان کرتے ہیں: ''عربوں نے جادو کا نام سحر اس لیے رکھا ہے کہ یہ تندرستی کو بیماری سے اور بغض کو محبت سے بدل دیتا ہے۔''③

امام راغب اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''سحر کا لفظ مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ اوّل، دھوکا اور بے حقیقت تخیلات پر بولا جاتا ہے۔''④

سحر کی ایک تعریف یہ بھی کی گئی ہے کہ سحر باطل کو حق کی شکل میں پیش کرنا ہے۔⑤

---

① تاج العروس:502/6 وکشاف اصطلاحات الفنون : 344/2
② الموسوعة الفقهية : 259/24 وکشاف اصطلاحات الفنون: 344/2
③ تاج العروس : 503/6 والموسوعة الفقهية : 259/24
④ مفردات القرآن : 461/1 ⑤ مقاييس اللغة : 589/1

سحر کی تعریف بعض علماء نے یہ کی ہے: ''سحر وہ ہوتا ہے، جس کی بنیاد لطیف اور انتہائی باریک ہو۔'' ①

ایک قول یہ بھی ہے: ''کسی چیز کو بہت خوب صورت بنا کر پیش کیا جائے تا کہ لوگ اس سے حیرت زدہ ہو جائیں۔'' ②

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ سحر کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں: ''سحر ہر اس کام کے ساتھ خاص ہے جس کا سبب پوشیدہ ہو اور اس کو اس کی اصل حقیقت سے ہٹ کر پیش کیا جائے اور اس میں دھوکا دہی کا عنصر نمایاں ہو۔'' ③

امام ابنِ قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ''جادو ایسی گرہوں اور ایسے دم اور الفاظ کا نام ہے، جن میں بولا یا لکھا جائے، یا جادوگر ایسا عمل کرے، جس سے اس شخص کا بدن یا دل یا عقل متاثر ہو جائے جس پر جادو کرنا مقصود ہو اور جادو واقعتاً اثر رکھتا ہے، چنانچہ جادو سے کسی شخص کو قتل بھی کیا جا سکتا ہے، بیمار بھی کیا جا سکتا ہے بیوی کے قرب سے عاجز بھی کیا جا سکتا ہے۔ جادو بیوی اور خاوند کے درمیان جدائی بھی ڈال سکتا ہے، ایک دوسرے کے دل میں نفرت یا محبت بھی پیدا کر سکتا ہے۔'' ④

حافظ ابنِ قیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ''جادو خبیث روحوں کے اثر و نفوذ سے مرکب ہوتا ہے۔ اس سے انسانی طبیعتیں متاثر ہوتی ہیں۔'' ⑤

غرض سحر جادوگر اور شیطان کے درمیان ہونے والے ایک معاہدے کا نام ہے

---

① لسان العرب : 348/4 والموسوعة الفقهية : 259/24

② لسان العرب : 348/4 ③ التفسير الكبير : 205/3

④ المغني والشرح الكبير : 104/10 ④ زاد المعاد : 126,125/4

اس کے لیے جادوگر کچھ حرام اور شرکیہ کام انجام دیتا ہے اور شیطان ان کاموں کے بدلے جادوگر کی مدد کرتا ہے اور اس کے مطالبات پورے کرتا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جادوگر شیطان کو راضی کرنے کے لیے اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے کیا کرتا ہے؟ وہ مختلف وسائل کو بروئے کار لاتا ہے چنانچہ بعض جادوگر اس مقصد کے لیے (نعوذ باللہ) قرآنِ مجید کو پاؤں سے باندھ کر بیت الخلا میں جاتے ہیں اور بعض قرآنِ مجید کی آیات کو گندگی سے لکھتے ہیں۔ بعض ان کو حیض کے خون سے لکھتے ہیں۔ کچھ وضو کے بغیر نماز پڑھتے ہیں، کچھ ہمیشہ حالتِ جنابت میں رہتے ہیں، یعنی غسل کرتے ہی نہیں۔ کچھ جادوگر شیطان کے لیے جانور ذبح کرتے ہیں اور انھیں بسم اللہ پڑھے بغیر ذبح کرتے ہیں، پھر ان جانوروں کو ایسی جگہوں پر پھینکا جاتا ہے، جو شیطان خود مقرر کرتا ہے، وہ خود بتاتا ہے کہ ان جانوروں کو فلاں جگہ پھینک آؤ۔

بعض جادوگر ستاروں کو سجدہ کرتے ہیں، ان سے مخاطب ہوتے ہیں، بعض اپنی ماں یا بیٹی سے زنا کرتے ہیں۔ استغفراللہ! کچھ جادوگر عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں کفریہ الفاظ لکھتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا، شیطان جادوگر سے، پہلے کوئی حرام کام کرواتا ہے پھر کہیں جا کر اس کی مدد اور خدمت کرتا ہے، اس طرح جادوگر جتنا بڑا کفریہ کام کرے گا شیطان اتنا زیادہ اس کا فرماں بردار ہوگا، اس کے مطالبات کو پورا کرنے میں جلدی کرے گا۔ اور جب جادوگر شیطان کے بتائے ہوئے کفریہ کاموں کو بجالانے میں کوتاہی کرے گا تو شیطان بھی اس کی خدمت کرنے سے رُک جائے گا اور اس کا

نافرمان بن جائے گا۔

مطلب یہ کہ شیطان اور جادوگر ایسے ساتھی ہیں جو اللہ کی نافرمانی کرنے ہی پر آپس میں ملتے ہیں۔ جب آپ کسی جادوگر کے چہرے کی طرف دیکھیں گے تو آپ کو یہ تمام باتیں یقیناً درست معلوم ہوں گی، کیونکہ اس کے چہرے پر کفر کا اندھیرا اس طرح چھایا ہوتا ہے جیسے وہ سیاہ بادل ہو۔

اگر آپ کسی جادوگر کو قریب سے جانتے ہیں تو یقیناً اسے پریشانیوں میں گھرا ہوا پائیں گے۔ وہ اپنی بیوی، اپنی اولاد حتیٰ کہ اپنے آپ سے بھی تنگ آیا ہوا ہوگا۔ اسے سکون کی نیند نصیب نہیں ہوتی۔ ستم بالائے ستم یہ کہ شیطان خود اس کی بیوی بچوں کو اکثر و بیشتر تکالیف پہنچاتا رہتا ہے اور ان کے درمیان شدید اختلاف پیدا کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا ﴾

''اور ہاں جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی۔''(طٰہٰ: 124)

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

جادو کی اقسام

قرآن و حدیث کی روشنی میں جادو، جنات اور شیاطین کے وجود کو ثابت کرنے کے بعد اب ہم آتے ہیں جادو کی اقسام کی طرف۔

امام رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جادو کی آٹھ قسمیں ہیں:

پہلی قسم: ان لوگوں کا جادو جو ستاروں کی پوجا کرتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ ستارے ہی کائنات کے امور کی تدبیر کرتے ہیں اور خیر و شر کے مالک بھی ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے، جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا تھا۔

دوسری قسم: اصحاب اوہام اور نفسِ قویہ کا جادو، امام رازی نے اس بات کی دلیل کہ وہم کی تاثیر ہوتی ہے، یہ پیش کی ہے کہ ایک درخت کا تنا جب زمین پر پڑا ہو تو انسان اس پر چل سکتا ہے، لیکن اگر اس تنے کو نہر پر پل بنا کر گاڑ دیا جائے تو وہ اس پر نہیں چل سکتا۔ اسی طرح ڈاکٹروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس شخص کے ناک سے خون بہہ رہا ہو، وہ سرخ رنگ کی چیزوں کی طرف نہ دیکھے اور جس شخص کو مرگی کا دورہ پڑ گیا ہو، وہ چمکیلی اور گھومنے والی چیزوں کی طرف نہ دیکھے، یہ سب تصورات صرف اس لیے اختیار کیے گئے ہیں کہ انسانی نفس فطری طور پر ان وہموں کو قبول کر لیتا ہے۔

تیسری قسم: گھٹیا ارواح یعنی شیطان قسم کے جنات سے مدد حاصل کر کے جادو کا عمل کرنا، کیونکہ شرکیہ و کفریہ جھاڑ پھونک اور چلّوں جیسے غیر شرعی کاموں کے ذریعے سے جنات کو قابو میں لایا جا سکتا ہے۔

چوتھی قسم: شعبدہ بازی اور چند کام برق رفتاری سے کر کے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کرنا۔ چنانچہ ایک ماہر شعبدہ باز ایک عمل کر کے لوگوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے اور جب لوگ مکمل طور پر اپنی نظریں اس عمل پر ٹکائے ہوتے ہیں، وہ اچانک اور انتہائی تیز رفتاری سے ایک عمل کرتا ہے جس کی لوگوں کو ہرگز امید نہیں ہوتی، لہٰذا وہ حیران رہ جاتے ہیں اور لوگوں کی ایسی حیرت کے عالم میں وہ اپنا کام کر جاتا ہے۔

پانچویں قسم: وہ عجیب وغریب چیزیں جو بعض اوقات آلات کی فٹنگ سے سامنے آتی ہیں، مثلاً وہ بگل جو ایک گھڑ سوار کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور وقفے وقفے سے خود بخود بجنے لگتا ہے، اسی طرح ٹائم پیس وغیرہ جو مقررہ وقت پر خود بخود بجنے لگتے ہیں۔ امام رازی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ دراصل اس قسم کو جادو میں شمار نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ یہ ایک خاص طریقہ ہوتا ہے اور جو بھی شخص اس کو معلوم کر لیتا ہے، وہ ایسی اور چیزوں کو ایجاد کر سکتا ہے۔ ہمارا خیال بھی یہی ہے کہ سائنسی ترقی کے بعد اس زمانے میں تو یہ چیزیں عام ہو گئی ہیں، لہٰذا اس کو جادو کا حصہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

چھٹی قسم: بعض دواؤں کے خواص سے مدد لے کر عجیب وغریب بیماریوں کے علاج دریافت کرنا، مثلاً کسی کے کھانے میں ایسی دوائی ڈال دینا جس سے اس کی عقل زائل ہو جائے، جیسے گدھے کا دماغ اگر انسان تناول کر لے تو وہ کند ذہن اور بے وقوف بن جاتا ہے اور اس کی ذہانت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

ساتویں قسم: دل کی کمزوری، یہ اس وقت ہوتی ہے جب کوئی جادوگر یہ دعویٰ کرے کہ اسے اسمِ اعظم معلوم ہے اور جنات اس کے تابع ہیں اور اس کی ہر بات پر عمل کرتے ہیں۔ اس کا یہ دعویٰ جب کمزور دل والا انسان سنتا ہے تو اس کو درست مان

لیتا ہے اور بلاوجہ اس سے ڈرنے لگتا ہے، ایسی حالت میں جادوگر جو چاہتا ہے کر گزرنے کی پوزیشن میں آجاتا ہے۔

آٹھویں قسم: جادوگر چغل خوری کر کے لوگوں کے درمیان نفرت کے جذبات کو بھڑکا دیتا ہے اور ان میں سے کچھ کو اپنے قریب کر لیتا ہے اور ان سے اپنے مطلب کا کام نکالتا ہے۔ یہ چیز اب لوگوں میں بہت عام ہے۔

امام رازی رحمہ اللہ ان آٹھ قسموں کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

ان اقسام میں سے کچھ کو میں نے فنِ جادو میں اس لیے شامل کر دیا ہے کہ ان کو سمجھنے کے لیے انتہائی باریک عقل درکار ہوتی ہے اور سحر عربی میں ایسی چیز کو کہا جاتا ہے جو باریک ہو اور اس کا سبب پوشیدہ ہو۔ ①

امام راغب رحمہ اللہ کہتے ہیں: سحر کا لفظ مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے، اوّل: دھوکا اور بے حقیقت تخیلات پر بولا جاتا ہے، جیسا کہ شعبدہ باز اپنے ہاتھ کی صفائی سے نظروں کو حقیقت سے پھیر دیتا ہے۔ دوم: شیطان سے کسی طرح کا تقرب حاصل کر کے اس سے مدد چاہنا۔ اس کے تیسرے معنی وہ ہیں جو عوام مراد لیتے ہیں، یعنی سحر وہ علم ہے جس کی قوت سے صورتوں اور طبیعتوں کو بدلا جا سکتا ہے، مثلاً انسان کو گدھا بنا دیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت شناس علماء کے نزدیک ایسے علم کی کچھ حقیقت نہیں ہے۔ کسی چیز کو سحر (جادو) کہنے سے کبھی اس چیز کی تعریف مقصود ہوتی ہے، جیسا کہ فرمانِ نبوی ہے: ''بعض بیان جادو اثر ہوتا ہے۔'' کبھی سحر سے کسی چیز کے عمل کی لطافت مراد ہوتی ہے، چنانچہ اطباء طبیعت کو ساحرہ اور غذا کو سحر سے موسوم

---

① التفسیر الکبیر: 3/206-213

کرتے ہیں کیونکہ ان کی تاثیر نہایت ہی لطیف اور باریک ہوتی ہے۔ ①

امام راغب رحمہ اللہ نے سحر کی دوسری قسم کے تحت جو یہ فرمایا ہے کہ ''سحر، شیطان سے کسی طرح کا تقرب حاصل کر کے اس سے مدد چاہنا ہے۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ جادوگر اور شیطان کے درمیان اکثر و بیشتر ایک معاہدہ طے پاتا ہے، اس کے مطابق جادوگر کو کچھ شرکیہ یا کفریہ کام چھپ کر کرنے ہوتے ہیں، ان کے بدلے میں شیطان کو جادوگر کی خدمت کرنی ہوتی ہے یا اس کے لیے کچھ خدمت گار مہیا کرنے ہوتے ہیں، اس لیے کہ جس شیطان کے ساتھ جادوگر معاہدہ کرتا ہے، وہ جنوں اور شیطانوں کے کسی ایک قبیلے کا سردار ہوتا ہے، چنانچہ وہ اپنے قبیلے کے کسی بے وقوف کو حکم جاری کرتا ہے کہ وہ اس جادوگر کا ساتھ دے اور اس کی ہر بات تسلیم کرے، چاہے وہ واقعات کی خبریں لانے کا کہے یا دو آدمیوں میں جدائی ڈالنے کا یا ان میں محبت پیدا کرنے کا حکم دے یا خاوند کو اس کی بیوی سے الگ کر دینے کا آرڈر جاری کر دے۔

اس طرح جادوگر اس جن کو اپنی پسند کے بُرے کاموں کے لیے استعمال کرتا ہے۔ اگر جن اس کی نافرمانی کرے، تو وہ جادوگر اس کے قبیلے کے سردار سے رابطہ کرتا ہے اور مختلف تحائف پیش کر کے اس کے سامنے یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ اس سردار کی تعظیم کرتا ہے اور اسی کو اپنا مددگار تصور کرتا ہے۔ چنانچہ وہ سردار اس جن کو سزا دیتا ہے اور اسے جادوگر کی خدمت کرنے یا اس کے لیے خدمت مہیا کرنے کا حکم صادر کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جادوگر اور اس کی خدمت کے لیے مقرر کیے گئے اس جن

① مفردات القرآن : 462,461/1

کے درمیان نفرت ہوتی ہے اور یہ جن خود جادوگر کو یا اس کے گھر والوں کو پریشان کیے رکھتا ہے، چنانچہ جادوگر ہمیشہ سردرد اور بے خوابی کا شکار رہتا ہے اور رات کے وقت اس پر گھبراہٹ طاری رہتی ہے، بلکہ گھٹیا قسم کے جادوگر تو اولاد سے بھی محروم ہوجاتے ہیں، اس لیے کہ ان کے خدمت گار جن ان کی اولاد کو ماں کے پیٹ ہی میں مار دیتے ہیں اور یہ بات خود جادوگر اچھی طرح جانتے ہیں اور کئی جادوگر تو صرف اس لیے جادو کا پیشہ چھوڑ دیتے ہیں کہ انھیں اولاد نصیب ہو۔

جنات کیسے حاضر کیے جاتے ہیں؟

اس کے بہت سے طریقے ہیں اور ہر ایک میں شرک یا واضح کفر موجود ہوتا ہے۔ ہم یہاں آٹھ طریقے بیان کریں گے۔ ہر طریقے میں کس طرح کفر یا شرک موجود ہے، اس کی وضاحت بھی کریں گے۔ البتہ اس ضمن میں ہم بہت اختصار سے کام لیں گے، پوری تفصیل ہرگز بیان نہیں کریں گے تاکہ کوئی یہ تجربات نہ شروع کردے۔

ہر طریقے میں جو کفر و شرک موجود ہوتا ہے، اس کی وضاحت کرنے کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کہ کئی لوگ قرآنی علاج اور جادو میں فرق نہیں کرپاتے۔ حالانکہ پہلا طریقِ علاج، ایمانی اور دوسرا شیطانی ہے۔ اس سلسلے میں مزید شکوک وشبہات اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب کئی جادوگر اپنے کفریہ تعویذات آہستہ آواز میں اور قرآنی آیات اونچی آواز میں پڑھتے ہیں، چنانچہ مریض خیال کرتا ہے کہ اس کا علاج قرآن کے ذریعے سے ہورہا ہے، حالانکہ حقیقت میں بات

اس کے الٹ ہوتی ہے۔غرض مندرجہ ذیل طریقوں کے بیان سے مقصود یہ ہے کہ مسلمان بھائی گمراہی اور شر کے راستوں سے بچ جائیں اور مجرم پیشہ لوگوں کا راستہ کھل کر سامنے آجائے۔

اس سلسلے میں پہلا طریقہ یہ ہے کہ جادوگر ناپاکی کی حالت میں ایک تاریک کمرے میں بیٹھ جاتا ہے، پھر اس میں آگ جلاتا ہے اور اس پر ایک دھونی رکھ دیتا ہے۔اگر اس کا مقصد میاں بیوی میں جدائی ڈالنا ہو تو یہ بدبودار دھونی آگ پر رکھ دیتا ہے اور اگر اس کا مقصد محبت پیدا کرنا ہو یا جن میاں بیوی پر جادو کیا گیا تھا اور وہ ایک دوسرے کے قریب نہیں جاسکتے تھے، ان سے جادو کے اثر کو ختم کرنا ہو تو وہ آگ پر خوشبو دار دھونی رکھتا ہے، پھر شرکیہ تعویذات کو پڑھنا شروع کرتا ہے۔ یہ جادوگر کے خاص قسم کے منتر ہوتے ہیں، پھر جنوں کو ان کے سردار کی قسم دیتا ہے اور اس کا واسطہ دے کر ان سے مختلف مطالبات کرتا ہے، اسی دوران میں اسے کتے کی شکل یا اژدھے کی یا کسی اور شکل میں ایک خیالی تصویر نظر آتی ہے۔ جادوگر اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے اسے احکام جاری کرتا ہے اور کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ اسے کوئی چیز نظر نہیں آتی بلکہ اس کے کانوں میں ایک خاص قسم کی آواز پڑتی ہے، اور کبھی کبھار یوں ہوتا ہے کہ اسے کوئی آواز بھی سنائی نہیں دیتی۔ ایسی صورت میں جادوگر کو جس شخص پر جادو کرنا ہوتا ہے، اس کے بال یا اس کا کوئی کپڑا منگواتا ہے، جس سے اس شخص کے پسینے کی بو آرہی ہوتی ہے اور پھر اسے جو کچھ کرنا ہوتا ہے، اس کے متعلق وہ جنوں کو حکم جاری کر دیتا ہے۔

اس طریقے میں درج ذیل باتیں نمایاں ہیں:

- جنّ تاریک کمروں کو پسند کرتا ہے۔
- جنوں کو ایسی دھونی کی بو سے غذا ملتی ہے جس پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو۔
- جنّ ناپاکی کو پسند کرتے ہیں اور شیطان ناپاک لوگوں کے بہت قریب ہوتے ہیں۔

دوسرا طریقہ: جادوگر کوئی پرندہ مثلاً فاختہ یا کوئی اور جانور مرغی وغیرہ جنوں کی طرف سے بتائی گئی خاص شکل صورت کے مطابق منگواتا ہے، اس کا رنگ عام طور پر سیاہ ہوتا ہے، کیونکہ جن سیاہ رنگ کو دوسرے رنگوں پر فوقیت دیتا ہے، پھر وہ اسے بسم اللہ پڑھے بغیر ذبح کرتا ہے اور اس کا خون مریض کے جسم پر ملتا ہے پھر اسے کھنڈرات، کنوؤں یا غیر آباد جگہوں میں پھینک دیتا ہے۔ ایسی جگہیں عام طور پر جنوں کے گھر ہوتے ہیں۔ ان جگہوں میں پھینکتے ہوئے بھی بسم اللہ نہیں پڑھتا، پھر اپنے گھر چلا جاتا ہے اور شرکیہ تعویذات پڑھنے کے بعد جو چاہتا ہے جنوں کو اس کا حکم جاری کرتا ہے۔

اس طریقے میں دو طرح سے شرک پایا جاتا ہے:

1: تمام علماء کا اتفاق ہے کہ جنوں کے لیے جانور ذبح کرنا حرام بلکہ شرک ہے کیونکہ یہ ذبح غیر اللہ کے لیے ہے، چنانچہ ایسے جانور کا گوشت کھانا بھی مسلمان کے لیے جائز نہیں، کجا یہ کہ اسے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا جائے، جب کہ جاہل لوگ ایسا ناپاک فعل ہر زمانے اور ہر جگہ پر کرتے رہتے تھے۔

یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے وہب نے بیان کیا ہے کہ کسی خلیفۂ وقت کے دور میں ایک چشمہ دریافت ہوا' اس نے اس کو عام لوگوں کے لیے کھول دینے کا

ارادہ کیا اور اس پر جنوں کے لیے جانور ذبح کیا کہ جن اس پانی کو گہرائی تک نہ پہنچا دیں، پھر اس کا گوشت لوگوں کو کھلا دیا۔ یہ بات امام ابنِ شہاب زہری رحمہ اللہ تک پہنچی انھوں نے سن کر فرمایا:

''خبر دار! ذبح شدہ جانور حرام ہے اور خلیفۂ وقت نے لوگوں کو حرام کھلا دیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے جانور کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے جسے جنوں کے لیے ذبح کیا گیا ہو۔''

صحیح مسلم میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ»

''اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جس نے غیر اللہ کے لیے کوئی جانور ذبح کیا۔''①

2: شرکیہ کلمات جنھیں جادوگر جنوں کو حاضر کرنے کے لیے پڑھتا ہے، ان میں واضح طور پر شرک موجود ہوتا ہے۔ اس کی وضاحت شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کئی کتابوں میں کی ہے۔

تیسرا طریقہ: یہ طریقہ جادوگروں میں انتہائی گھٹیا طریقے سے مشہور ہے اور اس طریقے کو اپنانے والے جادوگر کی خدمت کے لیے اور اس کے احکام پر عمل کرنے کے لیے شیطانوں کا بہت بڑا گروہ اس کے پاس موجود رہتا ہے، کیونکہ ایسا جادوگر کفر والحاد کے اعتبار سے بہت بڑا جادوگر تصور کیا جاتا ہے، اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

---

① صحيح مسلم، الاضاحى ، باب تحريم الذبح لغير اللّٰه تعالىٰ ولعن فاعله ، حديث: 1978

یہ طریقہ مختصر طور پر کچھ یوں ہے کہ جادوگر، اس پر اللہ کی ڈھیروں لعنتیں ہوں قرآنِ مجید کو جوتا بنا کر اپنے قدموں میں پہن لیتا ہے، پھر بیت الخلا میں جا کر کفریہ منتر پڑھتا ہے۔ پھر باہر آ کر اپنے کمرے میں بیٹھ جاتا ہے اور جنوں کو احکام جاری کرتا ہے، چنانچہ جنّ بہت جلد اس کی فرماں برداری کرتے ہیں اور اس کے احکام نافذ کرتے ہیں، کیونکہ وہ مندرجہ بالا طریقے پر عمل کر کے کافر اور شیطانوں کا بھائی بن چکا ہوتا ہے، اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

یاد رہے، ایسا جادوگر مندرجہ بالا کفریہ کام کرنے کے علاوہ دوسرے بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب بھی کرتا ہے، مثلاً محرم عورتوں سے زنا، اغلام بازی اور دینِ اسلام کو گالیاں دینا وغیرہ۔ جادوگر یہ سب اس لیے کرتا ہے کہ شیطان اس سے راضی ہو جائے۔

چوتھا طریقہ: ملعون جادوگر قرآنِ مجید کی کوئی سورت حیض کے خون سے یا کسی اور ناپاک چیز سے لکھتا ہے، پھر شرکیہ منتر پڑھتا ہے اور اس طرح جنوں کو اپنی فرماں برداری کے لیے حاضر کر لیتا ہے اور جو چاہتا ہے اس کا حکم دیتا ہے۔

اس طریقے میں بھی کفر اور شرک واضح موجود ہے، کیونکہ قرآنِ مجید کی ایک آیت کے ساتھ استہزا کرنا بھی کفر ہے کجا یہ کہ اس کو ناپاک چیز سے لکھا جائے۔

پانچواں طریقہ: ملعون جادوگر قرآنِ مجید کی کوئی سورت الٹے حروف میں لکھتا ہے، پھر شرکیہ تعویذ پڑھ کر جنوں کو حاضر کر لیتا ہے۔ ایسا کرنا بھی حرام ہے، کیونکہ قرآنِ مجید کو الٹے حروف میں لکھنا کفر اور شرکیہ تعویذات کو پڑھنا شرک ہے۔

چھٹا طریقہ: جادوگر ایک خاص ستارے کے طلوع ہونے کا انتظار کرتا ہے اور

جب وہ طلوع ہو جاتا ہے تو جادوگر اس سے مخاطب ہوتا ہے اور جادو والے ورد پڑھتا ہے۔ جن میں کفر اور شرک موجود ہوتا ہے۔ پھر چند ایسی حرکتیں کرتا ہے کہ اس کے خیال میں ان حرکتوں سے اس پر برکتیں نازل ہوتی ہیں' حالانکہ حقیقت میں وہ اپنی ان حرکات سے اس ستارے کی پوجا کر رہا ہوتا ہے اور جب وہ غیر اللہ کی پوجا کرر ہا ہوتا ہے تو شیطان اس ملعون کے احکام پر لبیک کہتا ہے، جب کہ جادوگر یہ سمجھتا ہے کہ اس ستارے نے اس کی مدد کی ہے، حالانکہ ستارے کو تو اس کی کسی حرکت کا علم ہی نہیں ہوتا۔

جادوگر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مندرجہ بالا طریقے سے کیا گیا جادو اس وقت تک ختم نہیں ہوتا جب تک کہ یہ ستارہ دوبارہ طلوع نہ ہو اور ایسے ستارے بھی ہیں جو سال میں صرف ایک بار طلوع ہوتے ہیں، چنانچہ وہ سال بھر اس ستارے کے طلوع ہونے کا انتظار کرتے ہیں پھر ایسے ورد پڑھتے ہیں جن میں اس ستارے کو مدد کے لیے پکارا جاتا ہے تاکہ جادو کا اثر ختم ہو جائے۔

بہر حال یہ تو جادوگروں کا خیال ہے جب کہ قرآنی علاج کرنے والے لوگ اس ستارے کا انتظار کیے بغیر کسی وقت بھی اس جادو کا توڑ کر سکتے ہیں۔ اس طریقے میں بھی شرک واضح طور پر موجود ہے، کیونکہ اس میں غیر اللہ کی تعظیم اور غیر اللہ کو مدد کے لیے پکارنا جیسے قبیح افعال موجود ہیں۔

ساتواں طریقہ: جادوگر ایک نابالغ بچے کو جو بے وضو ہوتا ہے، اپنے سامنے بٹھا لیتا ہے، پھر اس کی بائیں ہتھیلی پر ایک مربّع بناتا ہے اور اس کے ارد گرد چاروں طرف جادو والے منتر لکھتا ہے، پھر اس کے بالکل درمیان میں تیل اور نیلگوں پتے یا

تیل اور روشنائی رکھ دیتا ہے، پھر ایک لمبے کاغذ پر مفرد حروف کے ساتھ جادو والے چند منتر لکھتا ہے اور اس کو بچے کے چہرے پر رکھ کر سر پر ٹوپی پہنا دیتا ہے تا کہ وہ کاغذ گرنے نہ پائے، پھر بچے کو ایک بھاری چادر کے ساتھ ڈھانپ دیتا ہے۔

اس کے بعد وہ اپنے کفریہ وِرد پڑھتا ہے اور بچے کو ہدایت دیتا ہے، وہ اپنی ہتھیلی کی طرف دیکھے، حالانکہ اندھیرے کی وجہ سے اسے کچھ بھی نظر نہیں آ رہا ہوتا۔ اچانک بچہ محسوس کرتا ہے کہ روشنی پھیل گئی ہے اور اس کی ہتھیلی میں کچھ شکلیں حرکت کرتی نظر آتی ہیں، چنانچہ جادوگر بچے سے ڈراؤنی آواز میں پوچھتا ہے:

''تم کیا دیکھ رہے ہو؟'' جواب میں بچہ کہتا ہے: میں اپنے سامنے ایک آدمی کی شکل دیکھ رہا ہوں۔ جادوگر اس سے کہتا ہے: جس کی شکل تم دیکھ رہے ہو اس سے کہو جادوگر تم سے یہ یہ مطالبہ کر رہا ہے۔

لہٰذا اس طرح وہ شکلیں جادوگر کے احکام کے مطابق حرکت میں آ جاتی ہیں۔

یہ طریقہ عموماً گم شدہ چیزوں کی تلاش کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس میں جو کفر وشرک پایا جاتا ہے، وہ بالکل واضح ہے۔

آٹھواں طریقہ: جادوگر مریض کے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا مثلاً رومال، پگڑی یا قمیص وغیرہ منگواتا ہے جس سے مریض کے پسینے کی بو آ رہی ہوتی ہے، پھر اس کپڑے کے ایک کونے کو گرہ لگاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی چار انگلیوں کے برابر کپڑا مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے، پھر اونچی آواز کے ساتھ سورۂ کوثر یا کوئی چھوٹی سی سورت پڑھتا ہے، اس کے بعد آہستہ آواز میں اپنے شرکیہ ورد پڑھتا ہے اور پھر جنوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتا ہے:

"اگر اس مریض کے مرض کا سبب جنّ ہیں تو کپڑے کو چھوٹا کر دو اور اگر اسے نظر لگ گئی ہے تو اس کو لمبا کر دو اور اگر اسے کوئی دوسری بیماری ہے تو اس کپڑے کو اتنا ہی رہنے دو جتنا یہ اس وقت ہے۔"

پھر وہ اس چار انگلیوں کے برابر کپڑے کو دوبارہ ناپتا ہے، اگر وہ چار انگلیوں سے بڑا ہو چکا ہو تو مریض سے کہتا ہے، تمہیں نظر لگ گئی ہے، کپڑا چھوٹا ہو چکا ہو تو کہتا ہے کہ تم آسیب زدہ ہو اور اگر وہ کپڑا اتنا ہی رہے تو اس سے کہتا ہے: تمہیں کوئی بیماری ہے، لہٰذا تم ڈاکٹر کے پاس جاؤ۔

اس طریقے میں تین باتیں قابل غور ہیں۔

1: مریض کو دھوکا دیا جاتا ہے، چنانچہ وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا علاج قرآنِ کریم کے ذریعے کیا جا رہا ہے جب کہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا بلکہ اس کے علاج کا اصل مدار ان شرکیہ اوراد پر ہوتا ہے جن کو جادوگر آہستہ آواز میں پڑھتا ہے۔

2: اس طریقے میں جنوں کو مدد کے لیے پکارا جاتا ہے جو کہ صریح شرک ہے۔

3: جن اکثر و بیشتر جھوٹ بولتے ہیں اور خود جادوگر کو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ جن سچا ہے یا جھوٹا۔ لہٰذا اس کی بات پر کس طرح اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

جادوگر کی علامات

اب ہم جادوگر کی چند علامات ذکر کرتے ہیں، ان میں سے کوئی ایک علامت بھی اگر کسی علاج کرنے والے میں پائیں تو سمجھ لیں، وہ ڈاکٹر یا طبیب نہیں بلکہ

جادوگر ہے۔

جادوگر مریض سے اس کا اور اس کی ماں کا نام پوچھتا ہے اور مریض سے اس کے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا منگواتا ہے۔کبھی کوئی جانور طلب کرتا ہے اور اسے بسم اللہ پڑھے بغیر ذبح کرتا ہے، پھر اس کا خون مریض کے جسم پر ملتا ہے اور اس جانور کو غیر آباد جگہ پھینکوا دیتا ہے۔ جادوگر نہ صرف جادو والے منتر لکھتا ہے، بلکہ جادو والا منتر پڑھتا ہے جو کسی کی سمجھ میں نہیں آتا۔ مریض کو ایسا حجاب دیتا ہے جس میں مربع شکل کے ڈبے بنے ہوتے ہیں، ان ڈبوں میں چند حروف یا نمبر لکھے ہوتے ہیں۔ مریض کو یہ حکم دیا جاتا ہے کہ وہ لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر ایک مقررہ مدت تک کسی ایسے کمرے میں چلا جائے جہاں سورج کی روشنی نہ پہنچتی ہو۔کبھی وہ مریض سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایک مقررہ مدت تک پانی کو ہاتھ نہ لگائے۔ یہ مدت عام طور پر چالیس دن کی ہوتی ہے۔اس کا یہ کہنا اس بات کی علامت ہے کہ وہ جادوگر جس جن سے خدمت لیتا ہے، وہ عیسائی ہے۔ جادوگر مریض کو کچھ ایسی چیزیں دیتا ہے جن کو زمین میں دفن کرنا ہوتا ہے۔کبھی وہ مریض کو ایسے کاغذات دیتا ہے جن کی دھونی لینی ہوتی ہے۔ جادوگر عام طور پر ایسے کلام کے ساتھ بڑبڑاتا ہے جسے سمجھا نہ جا سکے۔کبھی وہ مریض کو اس کا نام، اس کے شہر کا نام خود بتا دیتا ہے، یا وہ اس مرض کے بارے میں بتا دیتا ہے جس کے سلسلے میں مریض اس کے پاس آتا ہے، اس طرح وہ اسے حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ جادوگر مریض کو ایک کاغذ میں پکی ہوئی مٹی کی پلیٹ میں چند حروف لکھ کر دیتا ہے، جن کو پانی میں ملا کر پینے کے لیے کہتا ہے۔

آپ کو اگر ان میں سے کوئی ایک علامت کسی شخص میں نظر آئے تو یقین کر لیں

کہ وہ جادوگر ہے۔ اس کے پاس نہ جائیں، ورنہ! آپ پر نبیٔ کریم ﷺ کا یہ فرمان صادق آجائے گا:

«مَنْ أَتَى كَاهِنًا أَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ»

''جو شخص کسی نجومی یا قیافہ شناس کے پاس گیا، پھر اس کی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل کیے گئے دین سے کفر کیا۔''[1]

---

① مسند احمد: 429/2

جادوگر کی سزا

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جادوگر جو جادو کا عمل کرتا ہو اور کسی نے اس پر جادو کا عمل نہ کیا ہو، اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

﴿ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴾

''اور وہ بالیقین جانتے ہیں کہ اس کے لینے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' (البقرہ:102)

لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ جب وہ جادو کا عمل کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔ ①

امام ابنِ منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کوئی شخص جب اس بات کا اعتراف کر لے کہ اس نے ایسے کلام کے ساتھ جادو کیا ہے، جس میں کفر پایا جاتا ہے اور وہ اس سے توبہ نہیں کرتا تو اسے قتل کر دینا واجب ہے۔ اسی طرح اگر دلیل سے بات ثابت ہو جائے کہ اس نے واقعتاً کفریہ کلام کے ساتھ جادو کا عمل کیا ہے تو اسے قتل کر دینا ضروری ہوگا۔

اگر اس نے ایسے کلام کے ساتھ جادو کیا ہو جس میں کفر نہیں پایا جاتا تو اسے قتل کرنا جائز نہیں ہوگا۔ ہاں اگر جادوگر نے جادو کا عمل کر کے جان بوجھ کر دوسرے شخص کو ایسا نقصان پہنچایا جس سے قصاص واجب ہو جاتا ہے تو اس سے قصاص لیا جائے گا اور اگر نقصان سے قصاص لازم نہیں آتا تو اس سے دیت وصول کی جائے گی۔ ②

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا ﴾

① المؤطا، ص: 341 ② تفسیر القرطبی: 48/2

''اگر یہ لوگ صاحب ایمان متقی بن جاتے۔'' (البقرہ:103)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیت سے ان علماء نے دلیل لی ہے جو جادوگر کو کافر کہتے ہیں، یہ امام احمد بن حنبل اور سلف صالحین کا ایک گروہ ہے۔ سلف کے ایک دوسرے گروہ کا موقف یہ ہے کہ جادوگر کافر تو نہیں ہوتا، البتہ واجب القتل ہوتا ہے۔ ①

امام ابنِ قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''جادوگر کی سزا قتل ہے'' یہی قول سیدنا عمر، عثمان بن عفان ، ابن عمر، حفصہ ، جندب بن عبداللہ ، جندب بن کعب قیس بن سعد، عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔ امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کا بھی یہی قول ہے۔ البتہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطلق جادو کی وجہ سے قتل کے قائل نہیں ہیں۔ امام ابنِ منذر کا بھی یہی قول ہے اور ایک روایت کے مطابق امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔'' ②

بجالۃ بن عبدۃ فرماتے ہیں کہ میں احنف بن قیس کے چچا جزبن معاویہ کا کاتب تھا۔ اسی دوران میں ہمارے پاس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان پہنچا، جسے انھوں نے اپنی وفات سے ایک سال قبل لکھا تھا کہ ہر جادوگر کو قتل کردو، لہٰذا ہم نے ایک ہی دن میں تین جادوگروں کو قتل کیا۔ ③

امام ابن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ''اور یہ بات مشہور ہوگئی، مگر کسی نے اس پر انکار نہیں کیا، چنانچہ اس بات پر اجماع امت ہوگیا۔'' ④

① تفسیر ابن کثیر (دارالسلام): 201/1 ② المغنی والشرح الکبیر: 111/10
③ سنن ابی داود، الخراج ، باب فی اخذ الجزیۃ من المجوس ، حدیث:3034 ومسند احمد: 191,190/1 ④ المغنی والشرح الکبیر: 112/10

سیدنا جندب بن کعب رضی اللہ عنہ نے ولید بن عقبہ کے پاس ایک جادوگر کو کرتب دکھاتے دیکھا۔ جادوگر نے ایک آدمی کو ذبح کر کے اس کا سرتن سے جدا کر دیا اور پھر اسے سر کے ساتھ جوڑ دیا۔ سیدنا جندب بن کعب رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اس جادوگر کو قتل کر دیا۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴾

''کیا وجہ ہے کہ تم آنکھوں دیکھتے جادو میں آ جاتے ہو؟'' (الانبیاء: 3) ①

اسی طرح سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول ہے کہ انھوں نے اُس لونڈی کے قتل کا حکم دیا تھا جس نے اُن پر جادو کیا تھا، لہٰذا اسے قتل کر دیا گیا۔ ②

مجدد الدعوۃ امام محمد بن عبدالوھاب فرماتے ہیں: ''امام احمد رحمہ اللہ نے تین صحابہ سے جادوگروں کو قتل کرنے کا حکم نقل کیا ہے۔ ③

معلوم ہوا کہ جادوگر کا قتل کرنا صحیح اور ثابت ہے اور وہ تین صحابہ کرام جن سے جادوگروں کا قتل منقول ہے، سیدنا عمر، جندب اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہم ہیں، اور یہی بات صحیح ہے۔

---

① المعجم الکبیر للطبرانی: 177/2 والتاریخ الکبیر: 222/2 وسیر اعلام النبلاء: 176,175/3

② المؤطا، حدیث: 1672 ص: 341

③ کتاب التوحید اُردو (دارالسلام) ص: 104

کاہن کے پاس جانے والے کا حکم

آج کے دور میں جھاڑ پھونک کرنے والے کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ مستقبل کا حال تک بتاتے ہیں، گویا علمِ غیب کا دعویٰ کرتے ہیں۔ سادہ لوح لوگ بے دھڑک ان کے پاس جاتے ہیں۔ ان سے قسمت کا حال معلوم کرتے ہیں، جبکہ انھیں اپنی قسمت کا حال معلوم نہیں ہوتا۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں:

«مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً»

”جو شخص کسی نجومی کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا، تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔“①

اسی طرح مسند احمد میں نبیٔ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

«مَنْ أَتَى كَاهِنًا أَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ»

”جو شخص کسی نجومی یا قیافہ شناس کے پاس گیا اور اس نے اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر اُتاری گئی شریعت کا انکار کیا۔“②

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ أَوْ تُطُيِّرَ لَهُ، أَوْ تَكَهَّنَ أَوْ تُكُهِّنَ لَهُ أَوْ سَحَرَ أَوْ سُحِرَ لَهُ، وَمَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ

---

① صحيح مسلم، السلام، باب تحريم الكهانة واتيان الكهان، حديث: 2230

② مسند احمد: 429/2

فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ»

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو بدفالی کرے، یا اس کے لیے بدفالی کی جائے، یا جو کہانت کرے یا اس کے لیے کہانت کی جائے یا جو جادو کرے یا اس کے لیے جادو کیا جائے، اور جو شخص کسی کاہن کے پاس گیا اور اس نے اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ شریعت کا انکار کیا۔'' ①

ان احادیث سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ایسے لوگوں کے پاس جانا صرف منع ہی نہیں بلکہ شریعت کا انکار کرنے کے برابر ہے۔ اس سلسلے میں الجھن یہ آ پڑتی ہے کہ بعض اوقات ان لوگوں کی کچھ باتیں بالکل درست نکلتی ہیں، اس بنا پر لوگ انھیں نہ جانے کیا کچھ خیال کرنے لگتے ہیں اور ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔

ہوتا دراصل یہ ہے کہ جو لوگ ان کے پاس جاتے ہیں، وہ عام طور پر کم علم اور عام قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ دینی شعور بھی عام طور پر انھیں نہیں ہوتا۔ یہ بات بھی انھیں معلوم نہیں ہوتی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایسے لوگوں کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں، کافر ہیں۔ اس قسم کے لوگ اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے جنات کی خدمات حاصل کرتے ہیں، اس غرض کے لیے یعنی جنوں کو اپنا تابع کرنے کے لیے، اللہ کو چھوڑ کر جنات کی عبادت کرتے ہیں، جب کہ ایسا کرنا اللہ کے ساتھ شرک اور کفر کرنا ہے۔

---

① صحيح الترغيب والترهيب للالباني، حديث: 3041 وصحيح الجامع حديث: 5435 و مجمع الزوائد: 117/5

اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی جان لینی چاہیے کہ علم غیب کا دعویٰ کرنے والے اور اس کی تصدیق کرنے والے دونوں برابر ہیں اور ہر وہ شخص جس نے ایسے لوگوں سے جادوگری وغیرہ سیکھی، اللہ اور اللہ کا رسول ﷺ اس سے بری ہیں۔ مطلب یہ کہ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ ان کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرے، جو شخص ان کے طریقے پر رضامند ہوا، وہ ان کے کفر میں ان کا معاون ہوگا۔ لہٰذا مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ کاہنوں، نجومیوں یا قیافہ شناسوں کے پاس جائے، ان سے کچھ پوچھے یا ان سے علاج کروائے۔

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین کر لیں کہ جادو بذات خود نفع نقصان پر اثر انداز نہیں ہوتا، بلکہ اللہ کی مشیت سے اثر کرتا ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے خیر اور شر کو پیدا کیا ہے۔ جو لوگ جادو سیکھتے ہیں، گویا وہ ایسے علوم سیکھتے ہیں جو انھیں نقصان پہنچاتے ہیں، نفع نہیں پہنچا سکتے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے لیے کوئی خیر اور اچھائی نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِۦٓ أَنفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ﴾

”اور وہ بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں، کاش کہ یہ جانتے ہوتے۔“ (البقرہ:102)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی خاص رحمت سے ایسے وظائف عطا فرمائے ہیں کہ اگر ہم ان کو پڑھ لیں تو جادو کے اثر سے پہلے ہی محفوظ ہو سکتے ہیں اور اگر جادو کیے جانے سے پہلے یہ وظائف نہ پڑھے جائیں اور جادو کا اثر ہو جائے تو بھی ان وظائف کے ذریعے جادو سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ بطورِ مثال ہم یہاں چند وظائف کا ذکر

کرتے ہیں، ان کا تفصیلی ذکر جادو کے علاج کے ضمن میں آئے گا، ان شاء اللہ۔

رات کو سونے سے پہلے آیت الکرسی پڑھ لینے سے انسان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ مقرر کر دیا جاتا ہے اور صبح ہونے تک شیطان اس کے قریب نہیں آ سکتا۔ صحیح بخاری میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے وہ فرماتے ہیں: ''میں زکوٰۃِ رمضان کے مال پر پہرہ دے رہا تھا، ایک آنے والا آیا اور غلہ سمیٹ کر اپنی چادر میں جمع کرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: اللہ کی قسم! میں ضرور تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر جاؤں گا۔ اس پر اس نے منت سماجت کی، کثیر العیال اور محتاجی کا عذر پیش کیا، جس پر میں نے اسے چھوڑ دیا۔ دوسرے دن پھر یہی معاملہ ہوا۔ جب تیسرے دن بھی اس نے یہی حرکت کی تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: یہ تیسرا موقع ہے، اب میں تجھے ضرور خدمتِ نبوی میں لے کر جاؤں گا۔ تب وہ کہنے لگا: مجھے چھوڑ دو، میں تمہیں ایسا وظیفہ بتاتا ہوں اگر تو اسے پڑھ لے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور صبح ہونے تک شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا۔ میں نے پوچھا: وہ کونسا وظیفہ ہے؟ اس نے کہا: آیت الکرسی ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴾ پڑھ لیا کرو۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس واقعہ کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا:

«أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُذْ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ»

اے ابو ہریرہ! اگرچہ وہ جھوٹا تھا لیکن تجھ سے یہ بات سچ کہہ گیا ہے۔

اے ابو ہریرہ! تم کو یہ بھی معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا معاملہ کس

سے تھا؟ انھوں نے کہا کہ نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔''①

اسی طرح نبیِ کریم ﷺ فرماتے ہیں:

«إِنَّهُ مَنْ قَرَأَ بِالآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ»

''جس نے سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات میں پڑھ لیں وہ اس کے لیے کافی ہیں۔''②

---

① صحیح البخاری، الوکالۃ ، باب اذا وکل رجلا فترک الوکیل شیئا فاجازہ الموکل فھو جائز ، حدیث :2311

② صحیح البخاری، فضائل القران ، باب فی کم یقرأ القران؟ حدیث: 5051 وصحیح مسلم، صلاۃ المسافرین، باب فضل الفاتحۃ و خواتیم سورۃ البقرۃ …… حدیث : 807 و مسند احمد :121/4

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ③ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ④ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ⑤

جادو سے بچاؤ کی اہم حفاظتی تدابیر

آپ پڑھ چکے ہیں کہ جادو کا ہو جانا برحق ہے۔ اس پر ہم نے قرآن وحدیث سے دلائل بھی نقل کیے، یہاں ہم چند حفاظتی تدابیر کا ذکر کرتے ہیں جن کو اپنا کر انسان جادو اور شیطانی وساوس سے محفوظ رہتا ہے، اس لیے کہ اگر کوئی شخص اہتمام کے ساتھ ان حفاظتی تدابیر پر عمل کرے تو وہ نہ صرف جادو اور شیطانی شرارتوں سے محفوظ رہے گا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی اس پر محافظ متعین رہے گا، ان شاء اللہ۔ وہ حفاظتی تدابیر کون سی ہیں اب ہم ان کا تذکرہ کریں گے۔

آیت الکرسی پڑھنا

نبیٔ کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، جس شخص نے رات کو سونے سے پہلے آیت الکرسی پڑھی، اس کے اوپر اللہ کی طرف سے ہمیشہ ایک محافظ مقرر رہے گا اور صبح ہونے تک شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا۔ ①

گھر میں قرآنِ مجید کی کثرت سے تلاوت کرنی چاہیے۔ خاص طور پر سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی۔ یہ دونوں وہ عظیم سورتیں ہیں کہ جن کے پڑھنے سے شیطان اور جادوگروں کے باطل ہتھکنڈے ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ رسولِ اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

«اقْرَءُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لأَصْحَابِهِ

---

① صحيح البخاري، الوكالة، باب اذا وكل رجلا فترك الوكيل شيئا فاجازه المؤكل فهو جائز، حديث : 2311

اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ : الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ ، فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ ، فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ»

”قرآن کی تلاوت کرو کیونکہ قیامت کے دن قرآن اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گا ، دو چمکتی ہوئی روشن سورتیں بقرہ و آل عمران پڑھا کرو ، قیامت کے دن یہ دونوں اس حال میں آئیں گی، گویا دو بادل دو سائبان یا پرندوں کے دو جھنڈ ہیں اور یہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے ان کی بخشش کے لیے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کریں گی۔ پھر آپ نے فرمایا: سورۃ البقرہ پڑھا کرو، کیونکہ اس کا پڑھنا باعثِ برکت اسے چھوڑ دینا باعثِ حسرت اور اس کے پڑھنے والے پر جادوگر قدرت نہیں پا سکتے۔“①

ایک حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

«اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي بُيُوتِكُمْ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَدْخُلُ بَيْتًا يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ»

”اپنے گھروں میں سورۃ البقرہ پڑھا کرو کیونکہ جس گھر میں سورۂ بقرہ

① صحيح مسلم، صلاة المسافرين، باب فضل قراءة القران و سورة البقرة حديث: 804 ومسند احمد: 249/5 وسلسلة الاحاديث الصحيحة ، حديث: 3992

پڑھی جاتی ہے اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔"①

یہ احادیث ہر مسلم کو اس بات کا درس دیتی ہیں کہ اسے اپنے گھر میں سورۃ البقرہ ضرور پڑھنی چاہیے، کیونکہ جادو اور شیطانوں کے شر سے بچاؤ کے لیے یہ انمول قدرتی تحفہ ہے۔

کوشش یہی ہونی چاہیے کہ سورۃ البقرہ مکمل تلاوت کی جائے، لیکن اگر فرصت ساتھ نہ دے تو سورۃ البقرہ کی وہ دس آیات ضرور تلاوت کرنی چاہئیں جن کے متعلق سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يَدْخُلْ ذٰلِكَ الْبَيْتَ شَيْطَانٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى يُصْبِحَ ،أَرْبَعًا مِنْ أَوَّلِهَا وَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَآيَتَانِ بَعْدَهَا وَثَلَاثَ خَوَاتِيمِهَا أَوَّلُهَا: ﴿لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ﴾

"جس آدمی نے رات کے وقت سورۃ البقرہ کی دس آیات تلاوت کیں صبح ہونے تک شیطان اس کے گھر میں داخل نہیں ہوگا۔ وہ دس آیات یہ ہیں: ابتدائی چار آیات ، آیت الکرسی اور اس کے ساتھ والی دو آیات اور آخری تین آیات جو ﴿لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ﴾...... سے شروع ہوتی ہیں۔"②

قارئین کی سہولت کے پیشِ نظر ہم وہ دس آیات ترجمہ کے ساتھ ذکر کر رہے ہیں:

---

① المستدرك للحاكم :561/1 وصحيح الترغيب والترهيب للالبانى، حديث :1463 وسلسلة الاحاديث الصحيحة ، حديث :1521

② سنن الدارمى ، حديث : 3377

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۗ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾

”اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والے مہربان کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ الٓمّٓ۔ اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں۔ پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اُتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اُتارا گیا' اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح و نجات پانے والے ہیں۔“ (البقرۃ:1-5)

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۗ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّيْنِ

قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۗ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

''اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین و آسمان کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے وہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا اور نہ اکتاتا ہے۔ وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔ دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں، سیدھی راہ ٹیڑھی راہ سے ممتاز اور روشن ہو چکی، اس لیے جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا جو کبھی نہ ٹوٹے گا اور اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔ ایمان لانے والوں کا کارساز اللہ تعالیٰ خود ہے وہ انھیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لے جاتا ہے اور کافروں کے اولیاء شیاطین ہیں، وہ انھیں روشنی سے نکال کر

اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں، یہ لوگ جہنمی ہیں جو ہمیشہ اسی میں پڑے رہیں گے۔" (البقرۃ: 256-257)

﴿ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴾

"آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہے، تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے تم ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ اس کا حساب تم سے لے گا، پھر جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے سزا دے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ رسول مان چکا اس چیز کو جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اُتری اور مومن بھی مان چکے، یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے

اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے، انھوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لیے اور جو بُرائی وہ کرے وہ اس پر ہے، اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو، اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم کر، تُو ہی ہمارا مالک ہے، ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔'' (البقرۃ:284-286)

سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات تو انتہائی اہمیت کی حامل ہیں۔ نبیٔ کریم ﷺ نے ان آیات کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے جس کا اندازہ آپ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے بخوبی لگا سکتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَلاَ يُقْرَآنِ فِي دَارٍ ثَلاَثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ»

''بے شک اللہ تعالیٰ نے آسمانوں وزمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل ایک کتاب لکھی، پھر اس میں سے دو آیتیں ایسی نازل فرمائیں

جن سے سورۃ البقرہ کا اختتام فرمایا۔ جس گھر میں تین راتیں یہ آیات پڑھی جاتی ہیں، شیطان اس گھر کے قریب (یعنی اس گھر میں داخل) نہیں ہوتا۔"①

اس حدیث سے سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات کی فضیلت وعظمت اور اہمیت کا پتا چلتا ہے کہ یہ دو آیات کس قدر عظیم ہیں۔ ان کی تلاوت ہر شخص کو اپنے اوپر لازم کر لینی چاہیے کیونکہ یہ آیات انسان کو ہر قسم کے تکلیف دہ شر سے کافی ہو جاتی ہیں جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عالی ہے:

«إِنَّهُ مَنْ قَرَأَ بِالآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ»

"جس نے سورۃ البقرہ کے آخر کی دو آیتیں رات میں پڑھ لیں وہ اس کے لیے کافی ہیں۔"②

یعنی ہر طرح کی مصیبت، آفت اور پریشانی سے کافی ہیں۔ لہٰذا ان آیات کی تلاوت سے کبھی بھی غفلت نہیں برتنی چاہیے۔ اسی طرح قرآن مجید کی آخری تین سورتیں یعنی سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ہر صبح اور شام تین تین مرتبہ پڑھنا اپنے معمول میں شامل کر لیجیے، ان شاء اللہ، شیاطین، جن اور جادوگر ایسے شخص کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ نبی کریم ﷺ نے سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا کہ صبح اور

---

① جامع الترمذی ، فضائل القرآن ، باب ماجاء فی آخر سورة البقرة، حديث:2882 والمستدرك للحاكم:2 / 260 ومجمع الزوائد:6 / 312 وسنن الدارمی حديث : 3382

② صحيح البخاری ، فضائل القرآن ، باب فی كم يقرأ القران ، حديث : 5051 وصحيح مسلم ، صلاة المسافرين ، باب فضل الفاتحة وخواتيم سورةالبقره حديث:807

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

شام تین مرتبہ **قل ھو اللّٰہ احد** اور معوذتین (الفلق، الناس) پڑھا کرو یہ تمہیں ہر چیز سے کافی ہو جائیں گی۔[1]

یہ تھیں صحیح احادیث کی روشنی میں وہ قرآنی آیات جن کے پڑھنے سے انسان جادو، آسیب اور دیگر شیطانی حملوں سے محفوظ رہتا ہے۔

اب ہم ان اذکار کا ذکر کرتے ہیں جو نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں اور ان کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ان کے پڑھنے سے انسان، شیطان کے وسوسوں اور اس کی چالبازیوں سے محفوظ رہتا ہے۔

انسان کسی مکان میں ہو یا صحرا میں، فضا میں ہو یا سمندر میں ہر جگہ شام کے وقت اسے ان کلمات کا ورد ضرور کرنا چاہیے:

«أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ»

”میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ تمام چیزوں کے شر سے پناہ چاہتا ہوں، جو اس نے پیدا کی ہیں۔“[2]

جو شخص ان کلمات کو پڑھ لیتا ہے کوئی بھی نقصان دہ چیز (خواہ وہ جادو ہی کیوں نہ ہو) اس کو تکلیف نہیں دے سکتی۔ اسی طرح صبح اور شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھنا بھی انسان کا معمول ہونا چاہیے:

«بِسْمِ اللهِ الَّذِي لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الأَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ»

---

[1] سنن ابی داود، الادب، باب ما یقول اذا اصبح، حدیث :5082
وجامع الترمذی، الدعوات، باب الدعاء عند النوم، حدیث :3575

[2] صحیح مسلم، الذکر والدعا، باب فی التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء وغیرہ، حدیث : 2709

"اُس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، زمین کی ہو یا آسمانوں کی اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔"①

اس دعا کے متعلق نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو اس دعا کو صبح اور شام تین مرتبہ پڑھ لے گا تو اس کو کوئی چیز تکلیف نہیں دے گی۔

شیطان انسان کا دشمن ہے۔ وہ روز اول سے انسان کو بہکانے کی قسم اُٹھائے ہوئے ہے۔ وہ مختلف حربے استعمال کر کے ابنِ آدم کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے اور اسے نقصان پہنچا کر اپنے انتقام کی آگ کو تسکین بخشتا ہے، کبھی اپنے چیلوں اور کارندوں کے ذریعے سے جادو اور آسیب کے حملے کر کے اپنے حسد اور بغض کی بیماری کو راحت دیتا ہے۔ شیطان اس لحاظ سے بھی بدترین مخلوق ہے کہ اس کے شر سے انبیاء و رسل بھی پناہ مانگا کرتے تھے، کیونکہ یہ اپنے شر کے جال میں ان فرشتہ صفت ہستیوں کو بھی جکڑنا چاہتا تھا، لیکن وہ عظیم لوگ اللہ کی پناہ طلب کر کے اس دشمن کے فریب سے محفوظ رہے۔ ایک شیطان نے نبی ﷺ کو نقصان پہنچانے کی بڑی کوشش کی اور دور دراز سے آپ کو تلاش کرتا آپ تک آ پہنچا، اس کے ہاتھ میں ایک شعلہ تھا جس سے وہ نبی کریم ﷺ کو (نعوذ باللہ) جلانا چاہتا تھا۔ نبی ﷺ اسے دیکھ کر گھبرا گئے، لیکن جونہی وہ آگ کا شعلہ لیے نبی ﷺ کے پاس پہنچا، جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور آپ کو کہا کہ اے محمد ﷺ یہ دعا پڑھیے:

① جامع الترمذی، الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح واذا امسٰی حدیث: 3388 ومسند احمد: 63,62/1

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

«أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلاَ فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ، يَا رَحْمٰنُ»

''میں اللہ کے ان پورے کلمات کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں کہ کوئی نیک اور بد ان سے تجاوز کر ہی نہیں سکتا، اس برائی سے جو آسمان سے اُترتی ہے اور چڑھتی ہے اور اس بُرائی سے جو زمین میں پیدا ہوتی ہے اور جو زمین سے نکلتی ہے، اور رات دن کے فتنوں کی بُرائی سے، اور رات دن کے تمام حوادث کی برائی سے، مگر اس واقعہ سے جو بھلائی لے کر آئے۔ اے شفیق ومہربان! ہمارے اوپر رحم فرما۔''①

جیسے ہی نبی ﷺ نے یہ کلمات پڑھے وہ شعلہ بھسم ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے شیطان کو ذلیل ورسوا کر دیا۔

ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ان کلمات کو ازبر کرے اور صبح وشام ان کو پڑھنا اپنی عادت بنالے، ان شاء اللہ جن وشیاطین کا بڑے سے بڑا حملہ بھی کوئی ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

ان کے علاوہ صبح وشام کے مسنون اذکار پڑھنے کا بھی اہتمام ہونا چاہیے، دن میں سو مرتبہ یہ ذکر ضرور کرنا چاہیے:

---

① مسند احمد: 419/3 ومسند ابی یعلٰی، حدیث: 6844 والمعجم الاوسط للطبرانی، حدیث: 43 ومجمع الزوائد: 127/10

«لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ»

''نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، نہیں ہے کوئی شریک اس کا، اسی کی بادشاہت اور اسی ہی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔''

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے جو شخص دن بھر میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھ لیتا ہے:

«كَانَ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ»

''اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اس کے نامۂ اعمال میں سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس روز دن بھر یہ دعا شیطان سے اس کی حفاظت کرتی رہتی ہے، یہاں تک کہ شام ہو جائے اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہ آئے گا، مگر جو اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھ لے۔''①

علامہ قسطلانی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

''یہ کلمہ ہر روز سو بار پے در پے پڑھے یا تھوڑا تھوڑا کر کے، ہر حال میں وہی ثواب ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ صبح سویرے اور رات ہوتے ہی سو سو بار پڑھے تا کہ دن اور رات دونوں میں شیطان کے شر سے محفوظ رہے۔''②

---

① صحیح البخاری، بدء الخلق، باب صفة ابلیس وجنوده، حدیث:3293 وصحیح مسلم الذکر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، حدیث :2691

② ارشاد الساری :202/7

باوضو رہنے کی کوشش کریں

باوضو مسلمان پر جادو کا اثر نہیں ہوتا اور وہ فرشتوں کی حفاظت میں رات گزارتا ہے۔ ایک فرشتہ اس کے ساتھ رہتا ہے اور وہ جب بھی کروٹ بدلتا ہے، فرشتہ اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے کہتا ہے:

«اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فُلاَنٍ، فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا»

''اے اللہ! اپنے اس بندے کو معاف کر دے، اس لیے کہ اس نے طہارت کی حالت میں رات بسر کی ہے۔''①

نماز باجماعت کی پابندی کریں

نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کی وجہ سے انسان شیطان سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اس سلسلے میں سستی برتنے کی وجہ سے شیطان اس پر غالب آ جاتا ہے اور جب وہ غالب آ جاتا ہے تو اس میں داخل بھی ہو سکتا ہے، اس پر جادو بھی کر سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«مَا مِنْ ثَلاَثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلاَ بَدْوٍ لاَ تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلاَةُ إِلاَّ قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ»

''کسی بستی میں جب تین آدمی ہوں اور وہ باجماعت نماز ادا نہ کریں تو شیطان ان پر غالب آ جاتا ہے، لہٰذا تم جماعت کے ساتھ رہا کرو، کیونکہ

---

① صحیح ابن حبان، حدیث: 1048 وصحیح الترغیب والترھیب للالبانی، حدیث: 597

بھیڑیا اس بکری کا شکار کرتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہو جاتی ہے۔''①

قیام اللیل کا اہتمام کریں

جو شخص جادو کے اثر سے بچنے کے لیے قلعہ بند ہونا چاہتا ہے، اسے رات کا قیام ضرور کرنا چاہیے، کیونکہ اس میں کوتاہی کر کے انسان خود بخود اپنے اوپر شیطان کو مسلط کر لیتا ہے اور اس کے مسلط ہونے کی صورت میں اس کے لیے جادو کا راستہ ہموار ہو جاتا ہے۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو صبح ہونے تک سویا رہتا ہے اور رات کی نماز کے لیے بیدار نہیں ہوتا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ»

''یہ وہ آدمی ہے جس کے کانوں میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے۔''②

اسی طرح فتح الباری میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک موقوف روایت اس طرح ہے:

«مَا أَصْبَحَ رَجُلٌ عَلَى غَيْرِ وِتْرٍ، إِلاَّ أَصْبَحَ عَلَى رَأْسِهِ جَرِيرٌ قَدْرِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا»

''جو شخص وتر پڑھے بغیر صبح کرتا ہے، اس کے سر پر ستر ہاتھ لمبی رسی کا بوجھ ہوتا ہے۔''③

---

① سنن ابی داود، الصلاة، باب التشديد فی ترك الجماعة، حديث: 547 وسنن النسائی، الامامة، باب التشديد فی ترك الجماعة، حديث: 848 ومسند احمد: 196/5

② صحيح البخاری، بدء الخلق، باب صفة ابليس و جنوده، حديث: 3270 وصحيح مسلم، صلاة المسافرين، باب الحث على صلاة الليل وان قلت حديث: 774 ومسند احمد: 427/1

③ فتح الباری (دارالسلام): 33/3

بیت الخلا میں جانے سے قبل دعا کا اہتمام کریں

بیت الخلا میں جاتے وقت خیال رکھنا چاہیے کہ دعا پڑھے بغیر اندر داخل نہ ہوں کیونکہ ناپاک جگہ شیطانوں کا گھر اور ٹھکانا ہوتا ہے، اور اس میں کسی مسلمان کی موجودگی کو شیطان غنیمت تصور کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ بیت الخلا میں جاتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ»

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں خبیثوں اور خبیثنیوں سے۔''①

نماز شروع کرتے وقت شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کریں

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسولِ اکرم ﷺ کو نماز کے شروع میں یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا:

«اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ للهِ كَثِيرًا الْحَمْدُ للهِ كَثِيرًا، الْحَمْدُ للهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلاً»

''اللہ سب سے بڑا ہے اور بہت ہی بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور بہت ہی بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور بہت ہی بڑا ہے، اللہ کی بہت سی تعریفیں ہیں اللہ کی بہت سی تعریفیں ہیں، اللہ کی بہت سی تعریفیں ہیں اور صبح و شام اس کے لیے پاکیزگی ہے۔''

اس کے بعد نبی ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

«أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ»

---

① صحیح البخاری، الوضوء، باب مایقول عندالخلاء، حدیث: 142
وصحیح مسلم، الطهارة، باب مایقول اذا اراد دخول الخلاء، حدیث: 375

”میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان سے، اس کی پھونک، تھوک اور وسوسے سے۔“①

شادی کے بعد اپنی بیوی کی پیشانی پر دایاں ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ»

”اے اللہ! میں اس کی بھلائی کا طلبگار ہوں اور اس کے مزاج کی بھلائی چاہتا ہوں کہ جس پر تو نے اس کو بنایا اور میں اس کے شر سے اور اس کے مزاج کے شر سے کہ جس پر تو نے اس کو بنایا، تیری پناہ چاہتا ہوں۔“②

ازدواجی زندگی کا آغاز نماز کے ساتھ کیا جائے

طبرانی کی حدیث ہے، سیدنا عبداللہ بن مسعود ﷜ فرماتے ہیں، شادی کے بعد جب آپ اپنی بیوی کے پاس جائیں تو اسے حکم دیں کہ وہ آپ کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرے، پھر آپ یہ دعا پڑھیں:

«اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي أَهْلِي وَبَارِكْ لَهُمْ فِيَّ، اللَّهُمَّ ارْزُقْهُمْ مِنِّي وَارْزُقْنِي مِنْهُمْ ، اللَّهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا مَا جَمَعْتَ بِخَيْرٍ، وَفَرِّقْ بَيْنَنَا إِذَا فَرَّقْتَ إِلَى الْخَيْرِ»

”اے اللہ! میرے لیے میرے گھر والوں میں اور میرے گھر والوں کے لیے مجھ میں برکت رکھ دے۔ اے اللہ! ان کو مجھ سے اولاد دے اور مجھے ان سے اولاد سے اے اللہ! جب تک تو ہمیں اکٹھا رکھے

---

① سنن ابی داود، الصلاۃ، باب مایستفتح به الصلاۃ من الدعاء، حدیث :764

② سنن ابی داود، النکاح ، باب فی جامع النکاح، حدیث :2160 وسنن ابن ماجه ، النکاح ، باب مایقول الرجل اذا دخلت علیه اهله ، حدیث:1918

بھلائی پر اکٹھا رکھ اور جب جدا کرے تو بھلائی پر جدا کرنا۔'' [1]

ازدواجی تعلقات سے قبل شیطان سے پناہ طلب کریں

صحیح بخاری میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

تم میں سے جب کوئی اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستر ہو تو یہ دعا پڑھے:

«بِسْمِ اللهِ، اللَّهُمَّ! جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا»

''میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اے اللہ! شیطان کو ہم سے دور رکھ اور شیطان کو اس چیز سے بھی دور رکھ جو (اولاد) تو ہمیں عطا کرے۔''

پھر اس عرصہ میں ان کے لیے کوئی اولاد نصیب ہو، تو شیطان اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ [2]

مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں

«أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ»

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ سے، جو صاحبِ عزت وعظمت ہے اور جس کی بادشاہی قدیم ہے، شیطان مردود سے۔''

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

---

① المعجم الكبير للطبراني: 231،230/9 ومصنف عبدالرزاق حديث: 10460 ومجمع الزوائد: 292,291/4

② صحيح البخاري، النكاح، باب مايقول الرجل اذااتى اهله، حديث: 5165 وصحيح مسلم، النكاح، باب مايستحب ان يقوله عندالجماع، حديث: 1434

«فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ، قَالَ الشَّيْطَانُ: حُفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ»

"جو آدمی یہ دعا پڑھ لیتا ہے، شیطان اس کے متعلق کہتا ہے کہ یہ شخص تمام دن کے لیے میرے شر سے محفوظ ہو گیا۔"①

مسجد سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھیں

«بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ، اللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ»

"اللہ کے نام کے ساتھ (میں نکلتا ہوں) اور سلام ہو رسول اللہ ﷺ پر اے اللہ! مجھے بچا کے رکھ شیطان مردود سے۔"②

گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھیں

«بِسْمِ اللهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ»

"(میں اس گھر سے) اللہ کے نام کے ساتھ (نکل رہا ہوں) میں نے بھروسہ کیا اللہ پر، اور گناہ سے بچنے کی ہمت ہے اور نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے۔"③

یہ تھا مختصر بیان روزمرہ پڑھے جانے والے اہم اذکار کا۔ جو شخص صدق دل سے اللہ پر یقین رکھتا ہو اور مذکورہ اذکار کا شرح صدر سے پابند ہو، اس کے لیے یہ اذکار و معوذات جادو وغیرہ کے شر سے بچنے کے لیے عظیم اسباب ہیں۔

---

① سنن ابی داود، الصلاۃ، باب مایقول الرجل عند دخوله المسجد حدیث : 466

② سنن ابن ماجه، الصلوۃ، باب الدعاء عند دخول المسجد، حدیث : 773

③ سنن ابی داود، الادب، باب مایقول اذا خرج من بیته، حدیث :5095

وجامع الترمذی، الدعوات، باب ماجاء مایقول اذا خرج من بیته، حدیث : 3426

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ③ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ④ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ⑤

جادو کا علاج اور حفاظتی تدابیر
(شریعت کی روشنی میں)

جادو کا علاج عام طور پر دو طرح سے کیا جاتا ہے:

1- قرآنی آیات، مسنون اذکار، اور حسی دواؤں کے ذریعے سے۔

2- جادو، منتر اور دیگر شرکیہ اعمال کے ذریعے سے۔

جہاں تک شرکیہ اعمال اور منتر وغیرہ کے ذریعے سے جادو کے علاج کا تعلق ہے تو اس پر تمام علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ یہ ناجائز ہے، کیونکہ نبیٔ کریم ﷺ سے کسی شخص نے نشرہ (جو کہ منتر کی ایک قسم ہے) کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ» ''وہ شیطانی کام ہے۔''①

لہٰذا جادو کا علاج جادو اور منتر وغیرہ کے ذریعے سے کرنا حرام ہے جیسا کہ حدیث سے واضح ہے۔

اب رہا جادو کا علاج قرآنِ مجید کی آیات کی تلاوت سے کرنا، تو یہ درست ہے۔ لیکن ایک بات کا خیال رہے کہ جادو اُتارنے والا شخص عالم، صاحبِ بصیرت تجربہ کار اور پابندِ شریعت ہو، کیونکہ اگر کوئی عام شخص یہ کام کرے گا تو خطرہ ہے کہ اُلٹا اسے جادو کا اثر نہ ہو جائے، اس لیے کہ شریعت پر مکمل طور پر پابند نہ ہونے کی وجہ سے وہ خود اس خطرے سے محفوظ نہیں ہے۔ لہٰذا جادو اُتارنے کا کام وہی آدمی کرے

---

① سنن ابی داود، الطب، باب فی النشرة، حدیث: 3868 ومسند احمد: 294/3

جواذکار پر ہیشگی کرنے والا اور شریعت کے قواعد وضوابط کا خیال رکھنے والا ہو۔

جادو کا بہترین علاج قرآن مجید کی تلاوت ہے، کیونکہ خود اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾

''یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔'' (بنی اسرائیل:82)

نبیٔ کریم ﷺ نے بھی قرآنِ مجید کے ساتھ علاج کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ ایک دفعہ گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک عورت کو دم کر رہی ہیں، تو آپ نے فرمایا:

«عَالِجِيهَا بِكِتَابِ اللهِ»

''کتاب اللہ یعنی قرآن مجید کے ساتھ اس کا علاج کرو۔''①

اس حدیث میں نبیٔ اکرم ﷺ نے پورے قرآن کو علاج قرار دیا ہے اور کسی سورت یا آیت کی تخصیص نہیں فرمائی ہے اور یہ بات مجرب ہے کہ قرآن مجید نہ صرف جادو، حسد اور آسیب زدہ کا علاج ہے، بلکہ جسمانی بیماریوں کا بھی علاج ہے۔

حافظ ابنِ قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جادو و آسیب کا سب سے بہترین علاج اور دوا، آیاتِ الٰہی (قرآن مجید) ہیں، بلکہ یہ بالذات نفع مند دوائیں ہیں۔ جادو چونکہ سفلی ارواحِ خبیثہ کے اثر سے ہوتا ہے، اس لیے اس کے اثر کو اس سے ٹکر لینے اور مقابلہ کرنے والے اذکار اور ان آیات اور دعاؤں کے ذریعے سے ہی دور کیا جا سکتا ہے، جو اس کے عمل و اثر کو بالکل ختم کر دیں۔ یہ چیزیں جتنی ٹھوس اور قوی ہوں گی

① موارد الظمان، حديث:1419 وسلسلة الاحاديث الصحيحة، حديث:1931

جادو اُتارنے میں اتنی ہی موثر ثابت ہوں گی۔''[1]

لہٰذا ہم جادو کے علاج کے طور پر ان آیات کو پیش کریں گے جو نبیٔ کریم ﷺ سے ثابت ہیں یا قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اس انداز میں ذکر کیا ہے کہ ان میں جادو کا توڑ، جادوگروں کی بے بسی اور اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا تذکرہ ہے۔ اسی طرح ہم جادو کے علاج میں ان آیات کا بھی ذکر کریں گے جو نبیٔ اکرم ﷺ سے جادو کے علاج میں نص کے طور پر تو ثابت نہیں، لیکن سلف صالحین نے ان کا قرآنِ مجید کے عمومی طور پر شفا ہونے کے تحت ورد کیا، تو انھوں نے اپنا اثر دکھایا۔

1- سحر زدہ شخص پر سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کی جائے، جیسا کہ ایک صحابی نے زنجیروں میں بندھے ایک دماغی مریض پر اس سورت کو پڑھ کر دم کیا تو وہ بالکل درست ہوگیا۔[2]

سورۃ الفاتحہ اور اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ﴾

''اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے۔''

---

① زاد المعاد: 127,126/4

② سنن ابی داود، البیوع، باب فی کسب الاطباء، حدیث: 3418

"تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔
نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔ بدلے کے دن کا مالک ہے۔
ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ دکھا ہمیں
سیدھا راستہ۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، جن پر تیرا
غضب نہیں ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے۔"

جس شخص پر جادو ہو، اس پر کثرت کے ساتھ سورۃ البقرہ کی تلاوت کی جائے کیونکہ نبیٔ کریم ﷺ کا فرمان ہے "سورۃ البقرہ کا پڑھنا برکت اور اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور جادوگر اس پر قدرت نہیں پا سکتے"①

یعنی سورۃ البقرہ کی تلاوت سے جادوگر بے بس ہو جاتے ہیں اور جب جادوگر بے بس ہو جائیں گے تو ان کا کیا ہوا جادو، تارِ عنکبوت کی طرح ختم ہو جائے گا۔

2- بار بار آیت الکرسی پڑھی جائے

جادو کے توڑ میں یہ آیت مجرب اور پُر تاثیر ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بہت سے تجربہ کرنے والوں نے یہ تجربہ کیا ہے کہ شیطان کو بھگانے اور ان کے کثرت وقوت کے اعتبار سے ناقابلِ تحریر احوال کو باطل کرنے کے سلسلہ میں آیت الکرسی میں خصوصی تاثیر موجود ہے، بالخصوص انسانی نفس اور آسیب زدہ شخص پر سے شیطان کو دفع کرنے کے لیے تو اس میں عظیم تاثیر پائی جاتی ہے۔"②

پھر نبیٔ کریم ﷺ کا بھی فرمان ہے: "جو شخص رات کو آیت الکرسی پڑھ لے اللہ

---

① صحیح مسلم ، صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ القران و سورۃ البقرۃ حدیث: 804 ② مجموعۃ الفتاوی: 56/19

کی طرف سے اس پر ایک محافظ مقرر ہو جاتا ہے اور صبح ہونے تک شیطان اس کو کوئی تکلیف نہیں دے سکتا۔''①

جادو اور آسیب سے متاثر شخص پر بار بار آیت الکرسی کی تلاوت کریں ان شاء اللہ جادو کا اثر زائل ہو جائے گا۔

3-سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات کی کثرت سے تلاوت کریں، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

«إِنَّهُ مَنْ قَرَأَ بِالآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ»

''جو شخص ان آیات کو رات کے وقت پڑھ لیتا ہے تو یہ آیتیں (ہر آفت و مصیبت سے) اس کو کافی ہو جاتی ہیں۔''②

جادو زدہ پر ان دو آیات کی بار بار تلاوت جادو کے ابطال میں انتہائی مفید ہے۔ ذیل میں دونوں آیات اوران کا ترجمہ ذکر کیا جا رہا ہے:

﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا

---

① صحیح البخاری ، الوکالۃ ، باب اذاوکل رجلا فترک الوکیل شیئا ، حدیث :2311
② صحیح البخاری ، فضائل القران ، باب فی کم یقرأ القران؟ ، حدیث :5051

فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴾

''رسول مان چکا اس چیز کو جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اُتری اور مومن بھی مان چکے، یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے، انھوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لیے اور جو برائی وہ کرے وہ بھی اسی پر ہے، اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو، اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر، تُو ہی ہمارا مالک ہے، ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔'' (البقرۃ:286,285)

4- سورۃ البقرہ کی درج ذیل آیت پڑھ کر دم کریں:

﴿ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ

اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ط فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ط وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ط وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ڟ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴾

”اور انھوں نے اس کی پیروی کی جسے شیطان، سلیمان کی بادشاہت میں پڑھتے تھے، اور سلیمان نے کفر نہیں کیا تھا بلکہ شیطانوں نے کفر کیا تھا، وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور انھوں نے اس کی پیروی کی جو بابل میں ہاروت اور ماروت دو فرشتوں پر نازل کیا گیا تھا، وہ دونوں فرشتے جادو سکھانے سے پہلے کہہ دیتے تھے کہ ہم تو صرف آزمائش ہیں، لہٰذا تو کفر نہ کر، چنانچہ لوگ ان دونوں سے وہ جادو سیکھتے جس کے ذریعے سے وہ مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈالتے، اور وہ اس جادو سے اللہ کے حکم کے سوا کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔ اور لوگ ان سے وہ علم سیکھتے تھے جو انھیں نقصان پہنچاتا تھا، ان کو نفع نہیں دیتا تھا، حالانکہ وہ بالیقین جانتے تھے کہ جس نے اس (جادو) کو خریدا، آخرت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہیں، اور البتہ وہ بہت بری چیز تھی جس کے بدلے میں انھوں نے اپنی جانیں بیچ ڈالیں کاش! وہ جانتے ہوتے۔“ (البقرۃ: 102)

5- سورۃ البقرہ کی ذیل میں درج آیات پڑھ کر دم کریں:

﴿ وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اِنَّ فِیْ خَلْقِ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَ السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴾

''اور تمہارا معبود ایک ہی ہے، اس کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں، وہ نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔ بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں اور ان کشتیوں میں جو سمندر میں ان چیزوں کو لیے چلتی ہیں جو لوگوں کو نفع دیتی ہیں اور اللہ کے نازل کردہ آسمانی پانی میں کہ پھر اس کے ذریعے سے زمین کو جو مردہ ہو چکی تھی زندہ کیا اور ان ہر قسم کے جانوروں میں جو اس نے زمین میں پھیلائے ہیں اور ہواؤں کے پھیرنے میں اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان پابند کر دیے گئے ہیں، (ان سب میں) ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔'' (البقرۃ 164,163)

6- سورۂ آلِ عمران کی درج ذیل آیات پڑھ کر دم کریں:

﴿ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ

مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴾

''اللہ نے گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں فرشتوں اور اہلِ علم نے بھی (گواہی دی ہے) درآں حالیکہ وہ انصاف کے ساتھ قائم ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ غالب ہے، خوب حکمت والا۔ بے شک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے اور اہل کتاب نے (صحیح) علم آ جانے کے بعد صرف اس لیے اختلاف کیا کہ وہ باہم ضد اور حسد رکھتے تھے اور جو کوئی اللہ کی آیات کا انکار کرتا ہے تو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔'' (آل عمران: 19,18)

7- سحر زدہ شخص پر سورۃ الاعراف کی مندرجہ ذیل آیات پڑھ کر دم کریں:

﴿ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۫ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ○ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۚ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴾

''بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا، پھر عرش پر قائم ہوا۔ وہ رات سے دن کو ایسے طور

پر چھپا دیتا ہے کہ وہ رات اس دن کو جلدی سے آ لیتی ہے اور سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔ یاد رکھو اللہ ہی کے لیے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا بڑی خوبیوں سے بھرا ہوا ہے اللہ جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔ تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو عاجزی ظاہر کر کے بھی اور چپکے چپکے بھی واقعی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں۔ اور دنیا میں اس کے بعد کہ اس کی درستی کر دی گئی ہے فساد مت پھیلاؤ اور تم اللہ سے ڈرتے ہوئے اور (اس کی رحمت کی) اُمید رکھتے ہوئے اس کو پکارو، بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے۔'' (الاعراف:54-56)

8- ان کے ساتھ ہی سورۃ الاعراف کی ذیل میں درج آیات پڑھ کر بھی دم کریں:

﴿ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۚ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۚ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۚ وَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴾

''اور ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ آپ اپنا عصا ڈال دیجیے! لہٰذا عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کر دیا۔ پس حق ظاہر ہو گیا اور انھوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا۔ لہٰذا وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر پھرے۔ اور وہ جو ساحر

تھے سجدے میں گر گئے۔ کہنے لگے کہ ہم ایمان لائے رب العالمین پر۔ جو موسیٰ اور ہارون کا بھی رب ہے۔'' (الاعراف: 117-122)

9- سورۂ یونس کی ذیل میں درج آیات پڑھ کر دم کریں:

﴿ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُه ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴾

''پھر جب انھوں نے ڈالا تو موسیٰ نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے۔ یقینی بات ہے کہ اللہ اس کو ابھی درہم برہم کیے دیتا ہے، اللہ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا۔ اور اللہ حق کو اپنے فرمان سے ثابت کر دیتا ہے گو مجرم لوگ برا ہی مانیں۔'' (یونس: 81,80)

10- سورۂ طٰہٰ کی ذیل میں مذکور آیات پڑھ کر دم کریں:

﴿ وَاَلْقِ مَا فِیْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴾

''تیرے دائیں ہاتھ میں جو ہے اسے ڈال دے کہ ان کی تمام کاریگری کو وہ نگل جائے، انھوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا۔'' (طٰہٰ: 69)

11- سورۃ المومنون کی ذیل میں مذکور آیات پڑھ کر دم کریں:

﴿ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ○ وَمَنْ يَّدْعُ

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○ وَ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴾

''کیا تم نے سمجھا تھا کہ ہم نے تمہیں بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آ ؤ گے؟ چنانچہ اللہ اعلیٰ ہے، بادشاہ سچا، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عرشِ کریم کا رب ہے۔ اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں، تو یقیناً اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے، بے شک کافر فلاح نہیں پائیں گے۔ اور آپ کہیں: اے میرے رب! میری مغفرت فرما، اور (مجھ پر) رحم فرما اور تو ہی سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔'' (المومنون: 115,118)

12- سورۃ الصافات کی درج ذیل آیات پڑھ کر دم کریں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۗ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِالْكَوَاكِبِ ۙ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴾

اللہ کے نام سے (شروع) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

''قسم ہے قطار در قطار صفیں باندھنے والوں (فرشتوں) کی۔ پھر جھڑک کر ڈانٹنے والوں کی۔ پھر قرآن کی تلاوت کرنے والوں کی۔ بلاشبہ تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ (وہی) رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور اس کا بھی جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور (تمام) مشرقوں کا رب ہے۔ بے شک ہم نے آسمانِ دنیا کو ستاروں سے زینت دے کر سجایا ہے۔ اور ہر سرکش شیطان سے (اس کی) حفاظت کا بندوبست کیا ہے۔ (تاکہ) وہ عالمِ بالا کی باتیں سن نہ پائیں، اور ان پر ہر طرف سے (شہاب) پھینکے جاتے ہیں (انھیں) بھگانے کے لیے، اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے مگر جو کوئی ایک آدھ بات اچک کر لے بھاگے تو شہاب ثاقب اس کے پیچھے لگ جاتا ہے۔'' (الصافات: 1-8)

13- سورۃ الاحقاف کی درج ذیل آیات پڑھ کر دم کریں:

﴿ وَ اِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْۤا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ۝ قَالُوْا یٰقَوْمَنَاۤ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْۤ اِلَى الْحَقِّ وَ اِلٰى طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ یٰقَوْمَنَاۤ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰهِ وَ اٰمِنُوْا بِهٖ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ وَ مَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰهِ فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَیْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءُ ؕ اُولٰٓىِٕكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾

''اور (یاد کیجیے) جب ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو آپ کی طرف متوجہ کیا، جبکہ وہ قرآن سنتے تھے، پھر جب وہ اس (کی تلاوت سننے) کو حاضر ہوئے، تو (ایک دوسرے سے) کہا: خاموش رہو، چنانچہ جب (تلاوت) ختم ہوگئی تو وہ اپنی قوم کی طرف ڈرانے والے بن کر لوٹے۔ انھوں نے کہا: اے ہماری قوم! بے شک ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے، وہ ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے کی ہیں، وہ حق کی طرف اور صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم! اللہ کے داعی کی بات کو قبول کرلو، اور اس پر ایمان لے آؤ، وہ تمہارے لیے تمہارے (کچھ) گناہ بخش دے گا، اور وہ تمھیں نہایت دردناک عذاب سے پناہ دے گا۔ اور جو کوئی اللہ کے داعی کی بات قبول نہیں کرے گا تو وہ زمین میں (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکے گا اور اللہ کے سوا اس کا کوئی حمایتی نہیں ہوگا، یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔ کیا انھوں نے دیکھا (جانا) نہیں کہ بے شک اللہ، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ ان کے پیدا کرنے سے تھکا نہیں، اس پر قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کرے؟ کیوں نہیں! بلاشبہ وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔'' (الاحقاف: 29-33)

14- سورۃ الرحمٰن کی درج ذیل آیات پڑھ کر دم کریں:

﴿ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ۬ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴾

اے گروہ جن وانس! اگر تم آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل بھاگنے کی طاقت رکھتے ہو تو نکل جاؤ، قوت اور غلبے کے بغیر تو تم نکل ہی نہیں سکتے (اور وہ قوت تم میں کہاں!) پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ تم دونوں پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جائے گا، پھر تم دونوں (عذاب سے) بچ نہ سکو گے۔ پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (الرحمٰن:33-36)

15- سورۃ الحشر کی ذیل میں مذکور آیات پڑھ کر دم کریں:

﴿ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴾

”(اے نبی!) اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو آپ دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دب جاتا (اور) پھٹ جاتا، اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں شاید کہ وہ غور وفکر کریں۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے، وہ رحمٰن ہے، رحیم ہے۔ اللہ وہ ہستی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہے، نہایت پاک، سلامتی والا، امن دینے والا، نگہبان زبردست، زور آور، بڑائی والا، پاک ہے اللہ اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔ وہ اللہ ہے، خالق ہے، موجد، صورت گر، اسی کے لیے ہیں اسمائے حسنیٰ اس کی تسبیح پڑھتی ہے جو چیز آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ غالب ہے خوب حکمت والا۔“ (الحشر :21-24)

16- سورۃ الجن کی درج ذیل آیات پڑھ کر دم کریں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاۗءَ

فَوَجَدۡنٰهَا مُلِئَتۡ حَرَسًا شَدِیۡدًا وَّ شُهُبًا ۙ وَّ اَنَّا كُنَّا نَقۡعُدُ مِنۡهَا مَقٰعِدَ لِلسَّمۡعِ ؕ فَمَنۡ یَّسۡتَمِعِ الۡاٰنَ یَجِدۡ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ﴿

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے۔

”(اے نبی!) کہہ دیجیے: میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) غور سے سنا، تو انھوں نے کہا: بے شک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ وہ رشد وہدایت کی راہ دکھاتا ہے، تو ہم اس پر ایمان لائے ہیں، اور ہم کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت اونچی ہے، نہ اس نے (اپنی) کوئی بیوی بنائی ہے اور نہ اولاد۔ اور یہ کہ ہمارے بے وقوف اللہ کی بابت ناحق جھوٹی باتیں لگاتے رہے ہیں۔ اور یہ کہ ہمارا خیال تھا کہ انسان اور جن اللہ پر ہرگز جھوٹ نہیں بولیں گے۔ اور بے شک انسانوں کے کچھ مرد، جنوں کے کچھ مردوں کی پناہ پکڑتے تھے، تو انھوں نے ان کو سرکشی میں بڑھایا۔ اور یہ کہ انھوں نے خیال کیا تھا جیسے تم (جنوں) نے خیال کیا تھا کہ اللہ کسی کو دوبارہ نہیں اُٹھائے گا۔ اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اسے سخت پہریداروں اور شہابوں (شعلوں) سے بھرا پایا۔ اور یہ کہ ہم آسمان کے ٹھکانوں میں سن گن لینے کو بیٹھا کرتے تھے چنانچہ اب جو سننے کی کوشش کرتا ہے تو ایک شہاب اپنی گھات میں پاتا ہے۔“ (الجن:1-9)

سحر زدہ شخص پر ان آیات کو بار بار پڑھیں کیونکہ ان آیات میں جادو کے باطل

ہونے، جادوگروں کے مغلوب ہونے اور قدرت الٰہی کے کمال کا ذکر ہے۔ مذکورہ آیتوں کو پانی پر پڑھنے کے بعد کچھ پانی پی لے اور باقی سے غسل کرے ان شاء اللہ پریشانی دور ہو جائے گی اور اگر یہ عمل کئی بار کرنا پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

17- معوذتین یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو بار بار آسیب زدہ شخص پر پڑھا جائے کیونکہ شیطانی وساوس، آسیب، شرور کائنات اور جادو کے توڑ کے لیے معوذتین کا دم اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ سیدنا ابن عابس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

«أَلاَ أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ مَا يَتَعَوَّذُ بِهِ الْمُتَعَوِّذُونَ ؟ قَالَ: بَلَى يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ هَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ»

''اے ابن عابس! کیا میں تجھے وہ بہترین چیز نہ بتاؤں کہ جس سے تعوذ (پناہ) چاہنے والے تعوذ کرتے ہیں؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس، یہ دو سورتیں۔''①

معوذتین اور ان کا ترجمہ ذیل میں ذکر کیا جا رہا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝١ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝٢ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝٣ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝٤ وَ مِنْ

① سنن نسائی، الاستعاذہ، باب ماجاء فی سورتی المعوذتین، حدیث : 5434

شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴾

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

''آپ کہہ دیجیے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور اندھیری رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔ اور گرہ لگا کر ان میں پھونکنے والیوں کی بُرائی سے بھی اور حسد کرنے والے کی بُرائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴾

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

''آپ کہہ دیجیے کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں، لوگوں کے مالک کی اور لوگوں کے معبود کی پناہ میں۔ وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی برائی سے۔ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔''

مسنون اذکار کے ذریعے سے جادو کا علاج

صحیح مسلم اور احادیث کی دیگر کتب میں ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے، اے محمد ﷺ! آپ بیمار ہیں؟ آپ نے فرمایا، ہاں! اس

وقت جبریل علیہ السلام نے یہ دعا پڑھ کر آپ کو دم کیا:

«بِاسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ ، اللّٰهُ يَشْفِيكَ، بِاسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ»

''میں اللہ کے نام کے ساتھ تجھ پر دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو تجھ کو تکلیف دے، ہر نفس کے شر سے، یا حسد کرنے والی نظرِ بد سے، اللہ تجھے شفا دے، اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھ پر دم کرتا ہوں۔''①

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جادو ہو جانے کے بعد بطور علاج اس دعا کو تین مرتبہ پڑھ کر بار بار دم کریں۔

جادو اور اس جیسی دیگر بیماریوں کے علاج کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو دعائیں ثابت ہیں اور جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کا علاج کرتے تھے ان میں سے ایک یہ ہے:

«أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا»

''اے لوگوں کے رب! یہ تکلیف دور کر دے اور شفا عطا فرما دے۔ تُو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا کارگر نہیں، ایسی شفا عطا فرما کہ مرض کا نام و نشان باقی نہ رہے۔''②

شیخ ابنِ باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس دعا کو تین بار پڑھ کر دم کیا جائے۔

---

① صحیح مسلم، السلام، باب الطب والمرض والرقی، حدیث:2186 ومسند احمد: 28/3

② صحیح البخاری، المرض، باب دعاء العائد للمریض، حدیث: 5675 وصحیح مسلم، السلام، باب استحباب رقیۃ المریض، حدیث: 2190

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دم کیا کرتے تھے اور یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

«امْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ ، بِيَدِكَ الشِّفَاءُ ، لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ»

''تکلیف کو دور کر دے اے لوگوں کے پروردگار! تیرے ہی ہاتھ میں شفا ہے، تیرے سوا تکلیف کو دور کرنے والا کوئی اور نہیں ہے۔''①

① صحیح البخاری ، الطب ، باب رقیة النبی ﷺ حدیث : 5744 وصحیح مسلم، السلام باب استحباب رقیة المریض ، حدیث : 2191 و مسند احمد : 50/6

دواؤں کے ذریعے سے جادو کا علاج

جادو کا علاج حسی دواؤں سے بھی کیا جاتا ہے، چنانچہ احادیث کی روشنی میں ان دواؤں کو ذکر کیا جاتا ہے:

عجوہ کھجور سے علاج

نبیِ کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

«مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ»

''جس شخص نے صبح (نہار منہ) سات عجوہ کھجوریں کھائیں تو اسے اس دن زہر اور جادو نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔''①

واضح رہے کہ یہ خصوصیت صرف مدینے کی عجوہ کھجور میں ہے۔ امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''عجوہ کھجور کا جادو اور زہر کے لیے مفید ہونا مدینے کی کھجور کے لیے نبیِ کریم ﷺ کی دعا کی برکت کے باعث ہے، اس میں کھجور کی کوئی خصوصیت نہیں۔'' اسی طرح امام نووی فرماتے ہیں: ''حدیث میں مدینے کی عجوہ کی خصوصیت مذکور ہے'' قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ وصف، اعلیٰ درجہ کی عجوہ اور مدینہ کی حدود میں پیدا ہونے والی کھجوروں کے لیے ہی خاص ہے۔ ان کی اس خصوصیت کا اشکال اس طرح دور ہو جاتا ہے کہ بعض دواؤں میں شفا ان کی جنس کی بجائے بعض علاقوں کے ساتھ خاص ہوتی ہے۔''②

---

① صحیح البخاری، الطب، باب الدواء بالعجوة للسحر، حدیث: 5769

② فتح الباری (دارالسلام): 295/10

2- کلونجی کے ذریعے سے علاج: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ هٰذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلاَّ مِنَ السَّامِ»

''کلونجی میں سوائے موت کے ہر مرض کی شفا ہے۔''①

3- سینگی کے ذریعے سے علاج: حافظ ابنِ قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سینگی لگوانا علاج کے طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے، جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَىٰ وَعِشْرِينَ كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ»

''جس نے قمری ماہ کی 17، 19 اور 21 تاریخوں کو سینگی لگوائی، اسے ہر بیماری سے شفا ہو جائے گی۔''②

ایک دوسری صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

«إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ»

''جن چیزوں سے تم علاج کرتے ہو ان میں بہترین علاج سینگی لگوانا ہے۔''③

---

① صحیح البخاری، الطب، باب الحبة السوداء، حدیث: 5687 و صحیح مسلم السلام، باب التداوی بالحبة السوداء، حدیث: 2215 و مسند احمد: 241/2

② سنن ابی داود، الطب، باب متی تستحب الحجامة، حدیث: 3861 وسلسلة الاحادیث الصحیحة، حدیث: 622

③ صحیح البخاری، الطب، باب الحجامة من الداء، حدیث: 5696 وصحیح مسلم المساقاة، باب حل اجرة الحجامة، حدیث 1577 والمستدرك للحاکم: 208/4 وسلسلة الاحادیث الصحیحة: حدیث: 1053
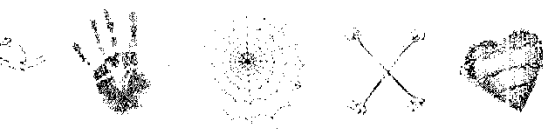
حافظ ابنِ قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جادو خبیث روحوں کی تاثیرات، ان کی طرف طبیعت کے میلان اور اثر کو قبول کرنے کی استعداد کا مجموعہ ہے۔ حقیقت میں طبیعت کا یہ میلان اور اثرات کو جلد قبول کرنا ہی جادو کے اثر کو شدید تر بنا دیتا ہے۔ جادو کا اثر کبھی جسم کے خاص حصے تک ہی محدود ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں جسم کے اس مخصوص حصے پر سینگی لگوانا، جہاں جادو کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہو، بہترین علاج ہے۔ بشرطیکہ سینگی کا استعمال اسی طریقے پر کیا جائے جو کہ مطلوب ہے۔''①

---

① زاد المعاد: 126,125/4

نظرِ بد حقیقت اور علاج

اللہ تعالیٰ نے انسانی نظر میں بڑی تاثیر رکھی ہے، دیکھنے والے کی آنکھوں سے زہر نکل کر نظر لگنے والے کے جسم میں سرایت کر جاتا ہے، جس سے وہ مختلف بیماریوں اور مصائب کا شکار ہو جاتا ہے۔ نظر کا لگ جانا برحق ہے اور قرآن و حدیث میں اس کی حقانیت پر واضح دلائل موجود ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ○ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾

''اور (یعقوب) نے کہا: اے میرے بیٹو! تم سب ایک دروازے سے نہ داخل ہونا، بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا، میں اللہ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم سے ٹال نہیں سکتا۔ حکم اور فیصلہ صرف اللہ کے اختیار میں ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے اور بھروسہ کرنے والوں کو صرف اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ جب وہ انھی راستوں سے گئے جن کا حکم ان کے والد نے انھیں دیا تھا۔ کچھ نہ تھا کہ اللہ نے جو بات مقرر کر دی ہے وہ اس سے انھیں ذرا بھی بچا لے مگر یعقوب کے دل میں ایک خیال (پیدا ہوا) جسے اس نے پورا کر

لیا، بلاشبہ وہ ہمارے سکھلائے ہوئے علم کا عالم تھا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' (یوسف: 68,67)

حافظ ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں آیات کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اللہ تعالیٰ یعقوب علیہ السلام کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ انھوں نے جب ''بنیامین'' سمیت اپنے بیٹوں کو مصر جانے کے لیے تیار کیا تو انھیں تلقین کی کہ وہ سب کے سب ایک دروازے سے داخل ہونے کی بجائے مختلف دروازوں سے داخل ہوں، کیونکہ انھیں جس طرح کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما، محمد بن کعب، مجاہد، ضحاک، قتادہ اور سدی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ کا کہنا ہے، اس بات کا خدشہ تھا کہ ان کے بیٹے خوب صورت شکل صورت والے ہیں، کہیں نظرِ بد کا شکار نہ ہو جائیں، اور نظر کا لگ جانا حق ہے۔ ①

سورۃ القلم میں فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴾

''اور قریب ہے کہ کافر اپنی تیز نگاہوں سے آپ کو پھسلا دیں، جب کبھی قرآن سنتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں یہ تو ضرور دیوانہ ہے۔'' (القلم: 51)

حافظ ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

''اگر آپ کے لیے اللہ کی حفاظت و حمایت نہ ہوتی تو ان کافروں کی حاسدانہ نظروں سے آپ نظرِ بد کا شکار ہوجاتے، اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نظر کا لگ جانا اور اس کا دوسروں پر اللہ کے حکم سے اثر انداز

---

① تفسیر ابن کثیر (دارالسلام): 637/2

ہونا حق ہے اور بہت سی احادیث سے یہ بات ثابت ہے۔"①

نظر کی تاثیر احادیث نبویہ کی روشنی میں

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الْعَيْنُ حَقٌّ» "نظر لگنا حق ہے۔"②

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اسْتَعِيذُوا بِاللهِ، فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ»

"نظر سے اللہ کی پناہ طلب کیا کرو، کیونکہ نظر کا لگ جانا حق ہے۔"③

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا»

"نظر حق ہے اور اگر تقدیر سے کوئی چیز سبقت لے جاسکتی تھی تو وہ نظر ہے' اور جب تم میں سے کسی ایک سے غسل کرنے کا مطالبہ کیا جائے تو غسل کرلیا کرو (تاکہ غسل کے پانی سے وہ شخص غسل کر سکے جسے تمہاری نظر لگ گئی ہے)۔"④

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ بنو جعفر کو نظر لگ جاتی ہے تو کیا وہ ان پر دم کرسکتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

① تفسیر ابن کثیر (دارالسلام): 526/4

② صحیح البخاری، الطب، باب العین حق، حدیث: 5740

③ سنن ابن ماجه، الطب، باب العین، حدیث: 3508

④ صحیح مسلم، السلام، باب الطب والمرض والرقی، حدیث: 2188

«نَعَمْ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ»

''ہاں! اور اگر تقدیر سے کوئی چیز سبقت لے جانے والی ہوتی تو وہ نظر ہے۔''①

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«إِنَّ الْعَيْنَ لَتُولِعُ الرَّجُلَ بِإِذْنِ اللهِ، حَتَّى يَصْعَدَ حَالِقًا ثُمَّ يَتَرَدَّى مِنْهُ»

''بے شک نظر اللہ کے حکم سے انسان پر اثر انداز ہوتی ہے، حتیٰ کہ وہ اگر ایک اونچی جگہ پر ہو تو نظر کی وجہ سے نیچے گر سکتا ہے۔''②

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«الْعَيْنُ حَقٌّ، تَسْتَنْزِلُ الْحَالِقَ»

''نظر کا لگنا حق ہے اور یہ انسان کو اونچے پہاڑ سے نیچے گرا سکتی ہے۔''③

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«الْعَيْنُ تُدْخِلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ، وَالْجَمَلَ الْقِدْرَ»

''نظر آدمی کو قبر تک اور اونٹ کو ہانڈی تک پہنچا دیتی ہے۔''④

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

① جامع الترمذی ، الطب ، باب ماجاء فی الرقیة من العین، حدیث : 2059 وسنن ابن ماجه ، الطب ، باب من استرقی من العین ، حدیث :3510

② مسنداحمد :146/5، 167 ومجمع الزوائد :106/5 ومسندالبزار، حدیث:3972 وسلسلة الاحادیث الصحیحة ، حدیث :889

③ المستدرك للحاكم: 215/4 ومسنداحمد:274/1

④ تاریخ بغداد : 244/9 وسلسلة الاحادیث الصحیحة ، حدیث : 1249

«أَكْثَرُ مَنْ يَمُوتُ مِنْ أُمَّتِي بَعْدَ كِتَابِ اللهِ وَقَضَائِهِ وَقَدَرِهِ بِالأَنْفُسِ»

''اللہ کی قضا اور تقدیر کے بعد سب سے زیادہ نظر کی وجہ سے میری امت میں اموات واقع ہوں گی۔''①

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نظر کی وجہ سے دم کرنے کا حکم دیتے تھے۔②

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اور بچھو وغیرہ کے ڈسنے سے اور پسلی پر نکلنے والی پھنسیوں پر دم کرنے کی اجازت دی ہے۔③

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کے چہرے پر کالے یا پیلے رنگ کا نشان دیکھا تو آپ نے فرمایا:

«اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ»

''اسے نظر لگ گئی ہے، اس پر دم کرو۔''④

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آلِ حزم کو سانپ سے ڈسنے کی وجہ سے دم کرنے کی رخصت دی اور آپ نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے پوچھا:

---

① مسند ابوداؤد الطیالسی ، حدیث : 1760 ومجمع الزوائد : 106/5 ومختصر زوائد مسند البزار، حدیث : 1164 وسلسلة الاحادیث الصحیحة حدیث : 747

② صحیح البخاری ، الطب ، باب رقیة العین، حدیث : 5738 وصحیح مسلم السلام، باب استحباب الرقیة من العین والنملة والحمة والنظرة، حدیث:2195

③ صحیح مسلم ، السلام ، باب استحباب الرقیة من العین والنملة والحمة والنظرة حدیث :2196

④ صحیح البخاری ، الطب ، باب رقیة العین، حدیث : 5739 وصحیح مسلم السلام ، باب استحباب الرقیة من العین والنملة والحمة والنظرة ، حدیث :2197

«مَالِي أَرَى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي ضَارِعَةً تُصِيبُهُمُ الْحَاجَةُ»

''کیا وجہ ہے کہ میرے بھتیجے کمزور ہیں، کیا فقرو فاقے کا شکار ہیں؟''

انھوں نے کہا نہیں، بلکہ انھیں نظر بہت جلد لگ جاتی ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ارْقِيهِمْ» ''ان پر دم کیا کرو۔''①

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''نظر کا اللہ کے حکم سے لگنا اور اثر انداز ہونا حق ہے۔''②

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''نظر کی حقیقت کچھ یوں ہے کہ ایک خبیث فطرت انسان اپنی حاسدانہ نظر جس شخص پر ڈالے تو اسے نقصان پہنچ جائے۔''③

امام ابن الاثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''کہا جاتا ہے کہ فلاں آدمی کو نظر لگ گئی ہے ایسا اس وقت ہوتا ہے جب دشمن یا حسد کرنے والا انسان اس کی طرف دیکھے اور اس کی نظریں اس پر اثر انداز ہو جائیں اور وہ ان کی وجہ سے بیمار پڑ جائے۔''④

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کچھ کم علم لوگوں نے نظر کی تاثیر کو باطل قرار دیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ یہ محض توہم پرستی ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ سب سے زیادہ جاہل اور ارواح کی صفات اور ان کی تاثیر سے ناواقف ہیں اور ان کی عقلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے، جب کہ تمام امتوں کے عاقل لوگ مذہبی اختلافات کے باوجود

① صحیح مسلم، السلام، باب استحباب الرقیة من العین والنملة والحمة والنظرة، حدیث: 2198 ② تفسیر ابن کثیر (دارالسلام): 526/4

③ فتح الباری (دارالسلام): 246/10 ④ النہایة: 332/3

نظر سے انکار نہیں کرتے، اگرچہ نظر کے سبب اور اس کی تاثیر کے بارے میں ان میں اختلاف موجود ہے۔

مزید فرماتے ہیں: اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جسموں اور روحوں میں مختلف طاقتیں اور طبیعتیں پیدا کر دی ہیں اور ان میں کئی خواص اور اثر انداز ہونے والی بہت سی کیفیات پیدا کی ہیں اور کسی عقل مند کے لیے ممکن نہیں کہ وہ جسموں میں روحوں کی تاثیر سے انکار کرے، کیونکہ یہ چیز خود دیکھی اور محسوس کی جاسکتی ہے۔آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ایک شخص کا چہرہ اس وقت انتہائی سرخ ہوجاتا ہے جب اس کی طرف وہ انسان دیکھتا ہے جس کا وہ احترام کرتا ہے اور جس سے وہ شرماتا ہے اور اس وقت پیلا پڑ جاتا ہے جب اس کی طرف ایک ایسا آدمی دیکھتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔لوگوں نے ایسے کئی اشخاص دیکھے ہیں جو صرف کسی کے دیکھنے کی وجہ سے کمزور پڑ جاتے ہیں، تو یہ سب کچھ روحوں کی تاثیر کے ذریعے سے ہوتا ہے اور چونکہ اس کا تعلق نظر سے ہوتا ہے، اس لیے نظرِ بد کی نسبت آنکھ کی نظر کی طرف کی جاتی ہے، حالانکہ آنکھ کی نظر کچھ نہیں کرتی، یہ تو روح کی تاثیر ہوتی ہے۔

روحیں اپنی طبیعتوں، طاقتوں اور اپنے خواص کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں۔ حسد کرنے والے انسان کی روح واضح طور پر اس شخص کو اذیت پہنچاتی ہے جس سے حسد کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حاسد کے شر سے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے۔لہٰذا حاسد کی تاثیر ایک ایسی چیز ہے،جس سے وہی شخص انکار کرسکتا ہے جو حقیقتِ انسانیت سے خارج ہو۔

نظرِ بد بنیادی طور پر اس طرح لگتی ہے کہ حسد کرنے والا ناپاک نفس جب

ناپاک کیفیت اختیار کر کے کسی کے سامنے آتا ہے تو اس میں اس ناپاک کیفیت کا اثر ہوجاتا ہے اور ایسا کبھی آپس کے ملاپ کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی آمنے سامنے آنے کی وجہ سے، کبھی دیکھنے کی وجہ سے اور کبھی اس شخص کی روح کی توجہ سے اور کبھی چند دعاؤں اور دم وغیرہ کے پڑھنے سے اور کبھی محض وہم وگمان سے ہوجاتا ہے اور جس شخص کی نظر لگتی ہے، اس کی تاثیر دیکھنے پر موقوف نہیں ہوتی، بلکہ کبھی اندھے کو کسی چیز کا وصف بیان کر دیا جائے تو اس کے نفس میں اگر حاسدانہ جذبات پیدا ہوجائیں تو اس کا اثر بھی ہوسکتا ہے اور بہت سارے ایسے لوگ ہیں جن کی نظر اثر انداز ہوتی ہے، محض وصف کے ساتھ بغیر دیکھے، ان کی نظر لگ جاتی ہے اور یہ وہ تیر ہوتے ہیں جو نظر لگانے والے انسان کے نفس سے نکلتے ہیں، کبھی نشانے پر جا لگتے ہیں اور کبھی ان کا نشانہ خطا ہوجاتا ہے۔ جس شخص کی طرف یہ تیر متوجہ ہوتے ہیں، اگر اس نے ان سے اور نظرِ بد سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کر رکھی ہیں، تو وہ تیر نشانے سے خطا ہو جاتے ہیں اور کبھی کبھار خود حسد کرنے والے انسان کو بھی جا لگتے ہیں۔

خلاصۂ کلام یہ کہ نظر تین مراحل سے گزر کر کسی پر اثر انداز ہوتی ہے: سب سے پہلے دیکھنے والے شخص میں کسی چیز کے متعلق حیرت پیدا ہوتی ہے، پھر اس کے ناپاک نفس میں حاسدانہ جذبات پیدا ہوتے ہیں اور پھر ان حاسدانہ جذبات کا زہر نظر کے ذریعے سے منتقل ہوجاتا ہے۔[1]

نظر اور حسد میں فرق

ہر نظر لگانے والا شخص حاسد نہیں ہوتا ہے، لیکن ہر حاسد نظر لگانے والا ہوتا

---

[1] زاد المعاد: 4/165-167

ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفلق میں حاسد کے شر سے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا کوئی بھی مسلمان جب حاسد سے پناہ طلب کرتا ہے تو اس میں نظر لگانے والا انسان بھی خود بخود آ جائے گا اور یہ قرآن کریم کی بلاغت، شمولیت اور جامعیت ہے۔

2- حسد، بغض اور کینے کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس میں یہ خواہش پائی جاتی ہے کہ جو نعمت دوسرے کو ملی ہوئی ہے، وہ اس سے چھن جائے اور حاسد کو مل جائے جب کہ نظرِ بد کا سبب حیرت، پسندیدگی اور کسی چیز کو بڑا سمجھنا ہے۔ خلاصہ یہ کہ دونوں کی تاثیر ایک ہے، لیکن سبب الگ الگ ہوتا ہے۔

3- حاسد کسی متوقع کام کے متعلق حسد کر سکتا ہے جب کہ نظرِ بد لگانے والا کسی موجود چیز ہی کو نظر لگا سکتا ہے۔

4- انسان اپنے آپ سے حسد نہیں کر سکتا، البتہ اپنے آپ کو نظر لگا سکتا ہے۔

5- حسد صرف کینہ پرور شخص ہی کرتا ہے جب کہ نظر ایک نیک آدمی کی بھی لگ سکتی ہے، جب کہ وہ کسی چیز پر حیرت کا اظہار کرے، گو اس میں کسی نعمت کے چھن جانے کا ارادہ شامل نہ ہو، جیسا کہ سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی نظر سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو لگ گئی تھی، حالانکہ سیدنا عامر رضی اللہ عنہ بدری صحابہ کرام میں سے تھے۔

نظر سے بچاؤ کا طریقہ

نظر سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان جب کسی چیز کو دیکھے اور اسے وہ پسند آ جائے تو زبان سے ''ماشاء اللہ'' یا ''بارک اللہ'' کے الفاظ بولے تاکہ اس کی پسندیدگی کی نظر کا برا اثر نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو یہی

تعلیمات دی تھیں۔ ①

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور انسانوں کی نظر سے پناہ طلب کرتے تھے، پھر جب معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) نازل ہوئیں تو نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پڑھنے لگے اور باقی دعائیں آپ نے چھوڑ دی تھیں۔ ②

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا، اس کے چہرے پر سیاہ نشان تھا، چنانچہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ»

''اس کو دم کرو، کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے۔'' ③

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ یہ سیاہ نشان، جن کی نظر کی وجہ سے تھا۔ ④

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جس طرح انسان کی نظر اثر انداز ہوتی ہے، اسی طرح جن کی نظر بھی اثر انداز ہوتی ہے، اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ وہ جب بھی کپڑے اتارے یا آئینہ دیکھے یا کوئی کام بھی کرے تو ''بسم اللہ'' پڑھ لیا کرے تاکہ جنوں اور انسانوں کی نظرِ بد کی تاثیر سے بچ سکے۔

---

① سنن ابن ماجه، الطب، باب العين، حديث: 3509

② جامع الترمذی، الطب، باب ماجاء فی الرقية بالمعوذتين، حديث: 2058
وسنن ابن ماجه: الطب، باب من استرقى من العين، حديث: 3511

③ بخاری، الطب، باب رقية العين، حديث: 5739 وصحيح مسلم، السلام
باب استحباب الرقية من العين والنملة والحمة والنظرة، حديث: 2197

④ فتح البارى (دارالسلام): 249/10

نظر کا علاج

اس کے علاج کے کئی ایک طریقے ہیں، ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

1- جس شخص کی نظر لگی ہو، اگر اس کا پتا چل جائے تو اسے غسل کرنے کا کہا جائے، پھر جس پانی سے اس نے غسل کیا ہو، اسے نظر سے متاثر ہونے والے شخص پر بہا دیا جائے۔ اس طرح ان شاء اللہ شفا ہوگی۔

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے باپ سیدنا سَہْل بن حُنَیف رضی اللہ عنہ نے غسل کا ارادہ کیا۔ جب انھوں نے قمیص اتاری تو سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ میرے والد کا رنگ انتہائی سفید تھا اور جلد بہت خوب صورت تھی۔ سیدنا عامر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے آج تک اتنی خوب صورت جلد کسی کنواری لڑکی کی بھی نہیں دیکھی۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو سخت بخار شروع ہوگیا۔ چنانچہ نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ قصہ بتایا گیا اور آپ کو یہ بھی بتایا گیا کہ سہل کی حالت یہ ہے کہ وہ سر بھی نہیں اٹھا سکتے۔ نبئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، تمھیں کسی پر شک ہے؟ انھوں نے کہا، جی ہاں! عامر بن ربیعہ پر شک ہوسکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بلایا اور ناراضی ظاہر کرتے ہوئے فرمایا:

"تم میں سے کوئی ایک کیوں (نظر سے) اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے؟ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی میں ایسی بات دیکھے جو اسے پسند آئے تو وہ اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔"

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور سیدنا عامر رضی اللہ عنہ کو وضو کرنے کا حکم دیا۔

تب سیدنا عامر رضی اللہ عنہ نے اپنا چہرہ، ہاتھ، کہنیاں، گھٹنے، پاؤں اور اپنی چادر کے اندرونی حصے دھوئے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے وہ پانی سیدنا سہل رضی اللہ عنہ کے اوپر پیچھے سے بہا دیا گیا اور سہل رضی اللہ عنہ شفایاب ہوگئے۔ ①

امام ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمارے زمانے کے علماء نے اس غسل کی کیفیت یہ بیان کی ہے:

جس آدمی کی نظر لگی ہو، اس کے سامنے ایک برتن رکھ دیا جائے۔ اس میں وہ سب سے پہلے کلی کرے اور پانی اسی برتن ہی میں گرائے۔ پھر اس میں اپنا چہرہ دھوئے، بائیں ہاتھ کے ذریعے سے اپنی دائیں ہتھیلی پر پانی بہائے، پھر دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہتھیلی پر پانی بہائے، پھر پہلے دائیں کہنی پر پھر بائیں کہنی پر پانی بہائے، پھر بائیں ہاتھ سے دایاں پاؤں دھوئے، پھر دائیں ہاتھ سے بایاں پاؤں دھوئے، پھر اسی طرح گھٹنوں پر پانی بہائے، پھر اپنی چادر یا شلوار وغیرہ کا اندرونی حصہ دھوئے۔ اس پورے طریقے میں اس بات کا خیال رکھے کہ پانی برتن ہی میں گرتا رہے، اس کے بعد جس شخص کو نظر لگی ہو، اس کے پچھلی جانب سے وہ پانی ایک ہی بار بہا دیا جائے۔ ②

---

① سنن ابن ماجه، الطب، باب العين، حديث:3509 والسنن الكبرى للنسائي حديث:10036 والمستدرك للحاكم:411,410/3 ومسند احمد:487,486/3

② السنن الكبرى للبيهقي :352/9

نظر کے لیے غسل کی شرعی حیثیت

نبیٔ اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

«الْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا»

''نظر کا لگنا حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہوتی تو وہ نظر ہوتی اور جب تم میں سے کسی ایک سے غسل کا مطالبہ کیا جائے تو وہ ضرور غسل کرے۔''①

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

«كَانَ يُؤْمَرُ الْعَائِنُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ الْمَعِينُ»

''جس شخص کی نظر کسی کو لگ جاتی تھی، اسے غسل کرنے کا حکم دیا جاتا تھا پھر اس پانی سے مریض کو غسل کرا دیا جاتا تھا۔''②

ان دونوں احادیث سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جس شخص کی نظر کسی کو لگ گئی ہو، وہ مریض کے لیے غسل یا وضو کرے۔

2- مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر مندرجہ ذیل دعائیں پڑھیں:

«بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اللهُ يَشْفِيكَ، بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ»

''میں اللہ کے نام کے ساتھ تجھ پر دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو تجھے تکلیف

---

① صحیح مسلم، السلام، باب الطب والمرض والرقی، حدیث: 2188

② سنن ابی داود، الطب، باب ماجاء فی العین، حدیث: 3880

دے، ہر نفس کے شر سے یا حسد کرنے والی نظرِ بد سے، اللہ تجھے شفا دے، اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھ پر دم کرتا ہوں۔"①

«بِاسْمِ اللهِ يُبْرِيكَ ، وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ، وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ»

"اللہ کے نام کے ساتھ، وہ اللہ تجھے ہر بیماری سے شفا دے گا اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے اور ہر نظر لگانے والے کے شر سے۔"②

«اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ ، أَذْهِبِ الْبَأْسَ وَاشْفِهِ ، وَأَنْتَ الشَّافِي لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُكَ ، شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا»

"اے اللہ! لوگوں کے پالنے والے! تکلیف کو دور کر دے، اسے شفا دے دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، ایسی شفا (دے) کہ کسی قسم کی بیماری باقی نہ رہے۔"③

3- مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر قرآن مجید کی آخری تین سورتیں (سورۃ الاخلاص سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) پڑھیں اور اس پر دم کریں۔

نوٹ: غیر محرم عورتوں کو دم کرتے ہوئے ان کے سر یا کسی اور متاثر عضو پر ہاتھ رکھنے سے اجتناب کرنا چاہیے، کیونکہ مرد کے لیے تو غیر محرم عورت کو دیکھنا بھی

① صحیح مسلم، السلام، باب الطب والمرض والرقی، حدیث : 2186 ومسند احمد : 28/3

② صحیح مسلم ، السلام ، باب الطب والمرض والرقی ، حدیث : 2185

③ صحیح البخاری ، الطب ، باب رقیۃ النبی ﷺ ، حدیث : 5743

حرام ہے کجا یہ کہ وہ اس کو چھوئے یا ہاتھ لگائے۔ لہٰذا غیر محرم عورت کو دم کرتے ہوئے ہاتھ نہ لگائیں۔ ایسا نہ ہو کہ شرع کی مخالفت کی وجہ سے آپ کا دم بے اثر ہو جائے۔

شیطان سے بچاؤ کے چند سنہری اصول

آپ اب تک جان چکے ہیں کہ شیاطین کے خطرے سے کوئی شخص کسی وقت بھی محفوظ نہیں، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ ان سے تحفظ کے لیے وہ تدابیر اختیار کرے جو اثر انگیز اور مجرب ہونے کے ساتھ ساتھ ایسی بھی ہوں جن میں دنیا و آخرت کی بھلائی پنہاں ہو۔ اگر آپ یہ احتیاطی تدابیر اختیار کر لیں گے تو بہت فائدے میں رہیں گے، عربی کا مقولہ ہے:

«اَلْوِقَایَةُ خَیْرٌ مِنَ الْعِلَاجِ» ''احتیاط علاج سے بہتر ہے۔''

انسان کا مکّار اور خبیث دشمن (شیطان) انسان کو گمراہ کرنے پر تلا رہتا ہے لہٰذا اس سے نجات پانے کے لیے ضروری ہے کہ اس کا شرعی علاج ہمیں معلوم ہو انسان ان امور سے جتنا غافل ہوگا، اتنا ہی دشمن آسانی سے اپنے مقاصد حاصل کر لے گا۔

✱ شیطان سے دفاع کا سب سے بڑا ذریعہ کتاب اللہ اور سنت رسول پر سختی سے قائم رہنا ہے، یہ دونوں چیزیں دین کی بنیاد اور صراطِ مستقیم ہیں، شیطان ہمیں اس سیدھے اور صحیح راستے سے بھٹکانے کی ہر ممکن کوشش میں رہتا ہے، چنانچہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، خَطًّا، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا سَبِيلُ اللهِ، ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: هَذِهِ سُبُلٌ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِنها شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ﴾

''رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا: یہ اللہ کا سیدھا راستہ ہے، پھر اس لکیر کے دائیں اور بائیں کچھ اور لکیریں بھی کھینچیں اور فرمایا: یہ بہت سے راستے ہیں، جن میں سے ہر راستے پر ایک شیطان ہے اور اپنی طرف بلاتا ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے آیت: ﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ۔ الانعام: 154﴾ تلاوت فرمائی۔ ①

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ شریعت کے احکام ہمارے پاس آئے ہیں، خواہ وہ عقائد کے بارے میں ہوں یا اعمال، اقوال، معاملات، حلال وحرام یا منکرات ومحرمات وغیرہ کو چھوڑنے کے بارے میں ہوں، ان پر سختی سے کار بند ہونے اور شیطان کے نقشِ قدم سے دور رہنے ہی سے بندہ شیطان سے پناہ میں رہ سکتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ

''اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان

---

① مسند احمد: 435/1 والمستدرك للحاكم : 318/2 وصحيح ابن حبان (بترتيب ابن بلبان) حديث (7)ص : 181/1

کے قدموں کی پیروی نہ کرو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔'' (البقرہ:208)

اللہ کی کتاب اور سنتِ رسول کا اہتمام شیطان کے لیے سب سے بڑے صدمے کا سبب ہے، چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ: يَا وَيْلَهُ - وَفِي رِوَايَةٍ يَا وَيْلِي! أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ»

''جب ابنِ آدم سجدہ کی آیت پڑھتا ہے، پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان تنہائی میں جا کر روتا ہے اور کہتا ہے: اس کا ستیاناس ہو، (ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ میرا ستیاناس ہو) ابنِ آدم کو سجدے کا حکم دیا گیا، اس نے سجدہ کیا، لہٰذا جنت کا مستحق بن گیا، لیکن مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کر دیا، لہٰذا میرے لیے جہنم ہے۔''[1]

✵ مسلمان کے لیے شیطان کی گمراہی کے راستوں اور وسائل کو معلوم کرنا اور عوام کے سامنے ان کو ظاہر کرنا اور بیان کرنا ضروری ہے۔ قرآنِ کریم اور رسول اللہ ﷺ نے اس مشن کو بخوبی انجام دیا ہے اور ہمارے لیے اس چیز کی اہمیت اور ضرورت جاننے کے رہنما اصول بیان کیے ہیں، چنانچہ قرآنِ کریم سے ہمیں وہ اسلوب معلوم ہوتا ہے جس سے شیطان نے سیدنا آدم علیہ السلام کو صلاح کار کے بھیس

---

① صحيح مسلم ، الايمان ، باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة حديث : 81

میں بہکایا تھا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ﴾

''اور اس نے ان دونوں کے روبرو قسم کھائی کہ یقین جانیے میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔'' (الاعراف: 21)

ایک دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

﴿ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴾

''لیکن شیطان نے اسے وسوسہ ڈالا، کہنے لگا، اے آدم! کیا میں تجھے دائمی زندگی کا درخت اور بادشاہت بتلاؤں جو کبھی پرانی نہ ہو۔'' (طٰہٰ: 120)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کیفیت سے آگاہ فرمایا تھا جس سے جن اور شیاطین آسمانوں میں ہونے والی گفتگو میں سے کچھ اُچک کر کاہنوں اور جادوگروں کے کانوں میں ڈال دیتے تھے، پھر وہ اس میں سو جھوٹ ملا کر لوگوں کو بتاتے اور انھیں دھوکا دیتے تھے۔ اسی طرح نبیٔ کریم ﷺ نے وہ کیفیت بھی بیان کی ہے کہ شیطان کس طرح بندوں کے دلوں میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے، کس طرح وہ شوہر اور بیوی کے درمیان تفرقہ ڈالتا ہے، کس طرح انسان کے دل میں شکوک وشبہات پیدا کرتا ہے، بالآخر انسان کہہ اٹھتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا

وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَرُ اللهِ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ»

''اگر تمہیں کوئی تکلیف یا نقصان پہنچے تو یہ مت کہو، اگر میں ایسا اور ویسا کرتا (تو اس طرح یا اُس طرح ہو جاتا) بلکہ یوں کہو، اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں جو لکھا ہے اور اس نے جو چاہا کیا، کیونکہ لفظ ''اگر'' شیطان کے عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے۔''①

✽ نماز کی صفوں میں خالی جگہ نہ چھوڑیں، بلکہ اپنی صفوں کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند بنالیں اور کوئی نمازی اپنے درمیان شیطان کے لیے خالی جگہ نہ چھوڑے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لأَرَى الشَّيَاطِينَ بَيْنَ صُفُوفِكُمْ كَأَنَّهَا غَنَمٌ عُفْرٌ»

''اپنی صفوں کو قائم کرو اور ایک دوسرے سے خوب مل کر (گتھ کر) کھڑے ہو، کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بلاشبہ میں تمہاری صفوں کے درمیان شیطانوں کو اس طرح دیکھتا ہوں، گویا کہ وہ مٹیالا بکری کا بچہ ہو۔''②

✽ غیر محرم عورت سے خلوت سے اجتناب کیجیے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

«لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، إِلاَّ كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ»

---

① صحيح مسلم ، القدر ، باب الايمان بالقدر والاذعان له ، حديث :2664

② مسند ابى داود الطيالسى ، حديث :2108 وصحيح الجامع ، حديث :1194

''جب کوئی آدمی کسی غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں ملتا ہے، تو ان کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے۔''①

✵ عورت تنہا گھر سے باہر نہ نکلے، کیونکہ نبیٔ کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ»

''عورت پردے کی چیز ہے، جب وہ گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے۔''②

✵ ہمیں ہر عمل میں شیطان کی مخالفت کرنی چاہیے۔ شیطان کبھی انسان کے پاس انتہائی ہمدرد اور مخلص نصیحت کرنے والے کے بھیس میں آتا ہے' جیسا کہ آدم علیہ السلام کے قصے میں مذکور ہے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ شیطان اسے جس بات کا حکم دے، اس کے خلاف عمل کرے اور اس سے کہے کہ اگر تو کوئی نصیحت کرنے والا ہوتا تو سب سے پہلے اپنے آپ کو نصیحت کرتا، مگر تو نے خود کو آگ کا ایندھن بنا ڈالا اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کا سبب بنا، لہٰذا تُو تو خود کو نصیحت نہ کر سکا دوسروں کو کیسے نصیحت کر سکتا ہے؟

حارث بن قیس کا قول ہے، ''جب شیطان تیرے پاس نماز کی حالت میں آئے اور کہے کہ تُو ریاکاری کر رہا ہے، تو تُو نماز کو خوب طویل کر دے۔''③

✵ جب ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ شیطان کن کن باتوں کو پسند کرتا ہے تو ہمیں

---

① جامع الترمذی، الرضاع ، باب ماجاء فی کراھیة الدخول علی المغیبات ، حدیث : 1171 والسنن الکبری للنسائی، حدیث :9219

② جامع الترمذی، الرضاع، باب استشراف الشیطان المرأة اذا خرجت، حدیث: 1173 وموارد الظمان ، حدیث:329 وسلسلة الاحادیث الصحیحة، حدیث:2688

③ تلبیس ابلیس (عربی) ص : 37

چاہیے کہ اس کی مخالفت کریں، مثلاً شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے، بائیں ہاتھ سے کوئی چیز لیتا اور دیتا ہے تو ہم ایسے تمام کام دائیں ہاتھ سے کریں۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لاَ يَأْكُلَنَّ أَحَدُ مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ، وَلاَ يَشْرَبَنَّ بِهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا»

''تم میں سے کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ بائیں ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔''①

✵ اسی طرح ہمیں ایک جوتی پہن کرنہیں چلنا چاہیے، کیونکہ یہ شیطانی عمل ہے۔ شیطان ایک جوتی پہن کر چلتا ہے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ الشَّيْطَانَ يَمْشِي فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ»

''بے شک شیطان ایک جوتی پہن کر چلتا ہے۔''②

لہٰذا ہمیں شیطان کی مخالفت میں ہمیشہ یا تو دونوں جوتیاں پہن کر چلنا چاہیے یا پھر دونوں جوتیاں اُتار کر۔ اگر اتفاق سے ایک جوتی ٹوٹ جائے تو دوسری جوتی بھی اُتار لی جائے، کیونکہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

«إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَمْشِ فِي نَعْلٍ

---

① صحیح مسلم، الاشربة، باب آداب الطعام والشراب واحکامهما، حدیث:2020

② سلسلة الاحادیث الصحیحة، حدیث: 343 وتحفة الاخیار بترتیب شرح مشکل الآثار، حدیث: 4160

وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَهَا»

''اگر تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک جوتے میں نہ چلے، یہاں تک کہ اس کی مرمت نہ کروالے۔''①

✻ نبیٔ کریم ﷺ نے ہمیں قیلولہ کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے اس کا سبب بیان فرمایا ہے کہ شیطان قیلولہ نہیں کرتا، آپ ﷺ نے فرمایا:

«قِيلُوا فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لاَ تَقِيلُ»

''قیلولہ کیا کرو، اس لیے کہ شیاطین قیلولہ نہیں کرتے۔''②

✻ قرآن کریم نے ہمیں بے جا اسراف سے ڈرایا ہے، اور دکھاوے کے لیے بے جا اسراف کرنے والوں کو شیاطین کا بھائی شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا إِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ﴾

''بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔'' (بنی اسرائیل: 27)

یہ اس لیے فرمایا کہ شیطانوں کو مال کا ضیاع اور بلاضرورت مال خرچ کرنا بہت پسند ہے۔

✻ شیطان کو جلد بازی بہت پسند ہے، کیونکہ اس سے انسان کثرت سے غلطیاں کرتا ہے، نبیٔ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

«اَلتَّأَنِي مِنَ اللهِ، وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ»

---

① سنن النسائی ، الزینة ، باب ذکر النهی عن المشی فی نعل واحدة ، حدیث : 5372,5371

② سلسلة الاحادیث الصحیحة، حدیث : 1647 والمعجم الاوسط للطبرانی حدیث : 28

''سوچ سمجھ کر کام کرنا اللہ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے۔''①

لہٰذا ہمیں شیطان کی مخالفت کرنی چاہیے اور ہر کام تحمل اور آرام وسکون سے کرنا چاہیے۔

* شیطان کو انسان کا جمائی لینا بھی بہت پسند ہے کیونکہ جمائی سستی و کاہلی کی علامت ہے۔ انسان کا سست و کاہل ہونا شیطان کو نہ صرف محبوب اور پسندیدہ ہے بلکہ اس کے لیے بے حد خوشی کا باعث ہے، چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ: هَا، ضَحِكَ الشَّيْطَانُ»

''جمائی شیطان کی طرف سے ہے، لہٰذا جب کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے، اسے روکے، کیونکہ جب کوئی (جمائی لیتے ہوئے) ہاہا، کرتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔''②

* شیطان سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان اپنے ایمان کو مضبوط بنائے۔ اپنے رب تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اور اسی سے التجا کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس نہ اس کی طاقت ہے اور نہ وہ اسے پناہ دے سکتا ہے۔

شیطان سے پناہ میں آنے کے لیے بنیادی شرط یہ ہے کہ انسان صرف

---

① شعب الایمان للبیهقی، حدیث:4367 وصحیح الجامع، حدیث :3011 وسلسلة الاحادیث الصحیحة، حدیث : 1795

② صحیح البخاری، بدء الخلق، باب صفة ابلیس و جنوده، حدیث : 3289

خالقِ کائنات کی پناہ طلب کرے، کیونکہ مخلوقات میں سے کسی کی بھی پناہ طلب کرنا حرام ہے۔ کتبِ احادیث میں شیطانی ہتھکنڈوں سے پناہ طلب کرنے کے بہت سے مواقع کا تذکرہ ہے۔ ان میں سے چند کا تذکرہ ہم ''شیاطین سے بچاؤ کی اہم حفاظتی تدابیر'' کے ضمن میں کر چکے ہیں، اس کے علاوہ چند اہم مواقع جن میں شیطان کے شر سے پناہ طلب کرنا ضروری ہے، کا تذکرہ کرتے ہیں۔

کسی شہر یا بستی میں داخل ہونے سے قبل یہ دعا پڑھیں

«اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الأَرْضِينَ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينَ وَمَا أَضْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ، أَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا»

''اے اللہ! رب ساتوں آسمانوں اور اُن چیزوں کے جن پر یہ سایہ کیے ہوئے ہیں! اور رب ساتوں زمینوں اور ان چیزوں کے جن کو یہ اُٹھائے ہوئے ہیں! اور رب شیطانوں کے اور (ان کے) جنہیں انھوں نے گمراہ کیا ہے! اور رب ہواؤں کے اور ان چیزوں کے جو انھوں نے اُڑائی ہیں۔ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس بستی کی بھلائی کا اور اس کے باشندوں کی بھلائی کا اور اس (بستی) میں موجود چیزوں کی بھلائی کا اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور اس کے باسیوں کے شر

سے اور (ان چیزوں کے) شر سے جو ان میں ہیں۔"①

دورانِ سفر میں یا سفر میں کسی جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو یہ دعا پڑھیں:

«أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ»

"میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، اس کی مخلوق کے شر سے"②

گدھے کے ہینگنے کی آواز سن کر یہ دعا پڑھیں

«أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ»

"میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔"③

بازار میں داخل ہونے سے قبل یہ دعا پڑھیں

«لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ»

نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، نہیں کوئی شریک اس کا، اسی کی بادشاہت اور اُسی ہی کی سب تعریف ہے، وہی زندگی دیتا اور وہی مارتا ہے اور وہ زندہ ہے، نہیں وہ مرتا، اسی کے ہاتھ میں ہے سب بھلائی، اور وہ ہر چیز پر (کامل) قدرت رکھتا ہے۔④

---

① المستدرك للحاكم: 101,100/2

② صحيح مسلم، الذكر والدعا، باب فى التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء و غيره، حديث : 2708

③ سنن ابى داود، الادب، باب فى الديك والبهائم، حديث : 5101

④ جامع الترمذى، الدعوات، باب ما يقول اذا دخل السوق، حديث : 3428

قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہوئے پڑھیں

«أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ»

''میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔''

بچوں کے لیے شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کریں

رسول اللہ ﷺ سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کے لیے ان الفاظ کے ساتھ شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے:

«أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ»

''میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان اور زہریلے جانور سے، اور ہر لگ جانے والی نظر سے۔''①

غصے سے اللہ کی پناہ طلب کریں اور یہ الفاظ پڑھیں

«أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ»

''میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔''②

نیند میں گھبراہٹ یا وحشت کے وقت یہ دعا پڑھیں

«أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ»

---

① صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، حدیث :3371

② صحیح بخاری، الادب، باب الحذر من الغضب، حدیث :6115

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے سے، اس کی ناراضی اور اس کی سزا سے اور اس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسہ ڈالنے (گناہوں پر اُبھارنے اور اُکسانے) سے اور اس بات سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس آئیں اور مجھے بہکائیں۔''①

اچھا یا برا خواب آئے تو مندرجہ ذیل کام کریں

1- تین دفعہ اپنی بائیں طرف تھوکیں۔
2- شیطان اور اپنے اُس خواب کی برائی سے تین مرتبہ اللہ کی پناہ مانگیں۔
3- وہ خواب کسی کو نہ سنائیں۔
4- جس پہلو پر لیٹے ہوں اُسے بدل دیں۔
5- اگر چاہیں تو اُٹھ کر نماز پڑھیں۔②

بے چینی اور اضطراب کے وقت یہ دعا پڑھیں

«اللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُو، فَلاَ تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ»

''اے اللہ! میں تیری رحمت ہی کی اُمید رکھتا ہوں، پس نہ سپرد کرنا تو مجھے میرے اپنے نفس کے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی اور سنوار دے میرے لیے میرے کام سب کے سب، نہیں ہے کوئی

---

① سنن ابی داود، الطب باب کیف الرقی، حدیث :3893

② صحیح مسلم، کتاب الرؤیا باب فی کون الرؤیا من اللّٰہ وانھا جزء من النبوۃ، حدیث : 2263,2262,2261

معبود مگر تو ہی۔"①

عقائد میں شیطانی حملے سے بچاؤ کے لیے یہ دعا پڑھیں

«اللهُ اللهُ رَبِّي لاَ أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا»

"اللہ، اللہ میرا رب ہے۔ میں اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔"②

موت کے وقت شیطانی حملے سے اللہ کی پناہ طلب کریں

«اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي، وَالْهَدْمِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرَقِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَأَعُوذُبِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا، وَأَعُوذُبِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا»

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کسی چیز کے نیچے آنے سے، اونچی جگہ سے گرنے، ڈوبنے اور جلنے سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ موت کے وقت شیطان مجھے خبطی بنا دے۔ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تیری راہ میں جہاد سے بھاگتا ہوا مروں اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ کسی زہریلے جانور کے ڈسنے سے مجھے موت آئے۔"③

صبح وشام ایک مرتبہ یہ دعا پڑھیں

«اللَّهُمَّ! أَنْتَ رَبِّي لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ

---

① سنن ابی داود، الادب، باب مایقول اذا اصبح، حدیث: 5090
② سنن ابی داود، الصلوة، باب فی الاستغفار، حدیث: 1525
③ سنن ابی داود، الصلوة، باب فی الاستعاذہ، حدیث: 1552

وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ»

''اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تجھ سے کیے عہد اور وعدے پر (قائم) ہوں جس قدر طاقت رکھتا ہوں۔ میں نے جو کچھ کیا، اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اپنے آپ پر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔''①

صبح وشام ایک مرتبہ یہ دعا پڑھیں

«اللَّهُمَّ! عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيءٍ وَمَلِيكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لاَّ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ، أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ»

''اے اللہ! غیب اور حاضر کے جاننے والے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ہر چیز کے رب اور اس کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود تیرے سوا۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے اور اس بات

① صحیح بخاری، الدعوات، باب افضل الاستغفار، حدیث: 6306

سے کہ میں اپنے نفس ہی کے خلاف کسی برائی کا ارتکاب کروں یا اسے کسی مسلمان کی طرف کھینچ لاؤں۔"①

صبح وشام ایک مرتبہ یہ دعا پڑھیں

«اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ! اسْتُرْعَورَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ! احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي»

"اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل اور اپنے مال میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری پردے والی چیزوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ۔ اے اللہ! میرے سامنے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں اور میرے اوپر (ہر طرف) سے میری حفاظت کر۔ اور اس بات سے میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔"②

صبح وشام تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں

«اللَّهُمَّ! عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ! عَافِنِي فِي سَمْعِي اللَّهُمَّ!

---

① جامع الترمذی الدعوات، باب منہ، حدیث: 3392 و سنن ابی داود، الادب باب ما یقول اذا اصبح، حدیث: 5083

② سنن ابی داود، الادب، باب ما یقول اذا اصبح، حدیث: 5074

عَافِنِي فِي بَصَرِي، لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ، اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ»

''اے اللہ! مجھے میرے جسم میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اے اللہ! میں کفر اور تنگدستی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔''①

صبح ایک مرتبہ یہ دعا پڑھیں

«أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ أَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَ خَيْرَ مَا بَعْدَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ»

''ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک نے صبح کی اور تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہی اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب! اس دن میں جو خیر ہے اور جو اس

---

① سنن ابی داود، الادب، مایقول اذا اصبح، حدیث: 5090

کے بعد میں خیر ہے، میں تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کے شر سے اور اس کے بعد والے دن کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کاہلی سے، برے بڑھاپے یا کفر سے۔ اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔

شام ایک مرتبہ یہ دعا پڑھیں

«أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَ هَا، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ»

''ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی اور تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہی اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب! اس رات میں جو خیر ہے اور جو اس کے بعد والی رات میں خیر ہے، میں تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں اور اس رات کے شر سے اور اس کے بعد والی رات کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کاہلی سے

برے بڑھاپے یا کفر سے۔ اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔ ①

صبح وشام ایک مرتبہ پڑھیں

«أَصْبَحْنَا "أَمْسَيْنَا" عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامَ وَعَلٰى كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلٰى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى مِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ»

''ہم نے فطرتِ اسلام، کلمہ اخلاص پر اور اپنے نبی ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام حنیف مسلم کی ملت پر صبح (شام) کی اور وہ مشرک نہیں تھے۔'' ②

(شام کے وقت اَمْسَیْنَا کے الفاظ کہیں)

سونے سے قبل یہ دعا پڑھیں

«بِسْمِ اللهِ وَضَعْتُ جَنْبِي، اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَاخْسَأْ شَيْطَانِي وَفُكَّ رِهَانِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْأَعْلٰى»

''اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اپنے پہلو کو رکھا، اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، شیطان کو دور کر دے اور میری گردن (عذاب سے) آزاد فرما دے اور مجھے بلند تر مجلس والوں میں شامل فرما دے۔'' ③

---

① صحیح مسلم، الذکر والدعا، باب فی الادعیة، حدیث: 2723
② صحیح الجامع، حدیث: 2094
③ سنن ابی داود، الادب، باب مایقول عند النوم، حدیث: 5054

مراجع ومصادر

قرآن مجید (دارالسلام)
صحیح البخاری(دارالسلام)
صحیح المسلم(دارالسلام)
سنن ابی داود (دارالسلام)
جامع الترمذی (دارالسلام)
سنن النسائی(دارالسلام)
سنن ابن ما جه(دارالسلام)
مؤطا امام مالك
مسند احمد
صحیح الترغیب و الترهیب للالبانی
مسند ابی یعلیٰ
مجمع الزوائد
مسند البزار
المستدرك للحاكم
صحیح ابن حبان
سنن الدارمی
سلسلة الاحادیث الصحیحة
صحیح الجامع، الموسوعة الفقهیة
فتح الباری (دارالسلام)
تحفة الاخیار بترتیب شرح مشکل الآثار

ارشاد الساری
المعجم الکبیر والاوسط للطبرانی
التاریخ الکبیر للبخاری
سیرا علام النبلاء
السنن الکبریٰ للبیهقی والنسائی
مختصر زوائد مسند ا لبزار
مسند ابی داود الطیالسی
موارد الظمآن
تفسیر القرطبی
تفسیر طبری
تفسیر القاسمی
تفسیر ابن کثیر(دارالسلام)
تفهیم القرآن
المغنی و الشرح الکبیر
زادالمعاد، کتاب التوحید (اردو)
شعب الایمان للبیهقی
مجموعة الفتاویٰ لابن تیمیه
مفردات القرآن، مقاییس اللغة
لسان العرب، تلبیس ابلیس

پُراسرار حقائق

تکلیف یا دکھ سے دوچار انسان کو کبھی کبھی کوئی راستہ نہیں ملتا، کوئی علاج اُس کی سمجھ میں نہیں آتا۔ مشورہ دینے والے اسے جادو، آسیب اور نظرِ بد کا نام دیتے ہیں۔ پریشانی کے عالم میں وہ معاشرے میں ناسور کی طرح پھیلے ہوئے شعبدہ بازوں، بازی گروں اور نام نہاد عاملوں کی چوکھٹ پہ اپنی مشکل کا حل ڈھونڈنے کے لیے جا پہنچتا ہے۔ جس کی جیب اجازت نہ دے...... وہ بازار میں بکنے والی تعویذوں مجربات اور پراسرار علوم پر مبنی کتب خرید کر اپنا مسئلہ حل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اُن میں سے اکثر کتب میں اوٹ پٹانگ عملیات، مجرب نسخے اور نقش، آدمی کو سراسر گمراہی کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اُس کا ایمان بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

شاید ہمیں یاد نہیں رہا کہ اسلام دین فطرت ہے۔ اُس نے زندگی کے ہر معاملے میں ہماری رہنمائی کی ہے۔ جنات اور جادو کے حوالے سے قرآن کریم اور احادیثِ مبارکہ میں ہمارے لیے مکمل رہنمائی موجود ہے، بات صرف اُن سے رجوع کرنے کی ہے۔

''پراسرار حقائق'' قرآن وحدیث میں بتائے گئے طریقِ علاج پر مبنی ہے۔ بازاروں میں بکنے والی، گمراہ کن کتب سے بچنے اور قرآن وحدیث کی روشنی میں صحیح علاج کے لیے یہ کتاب ازحد مفید ہے۔

دارالسلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ